ہندوستان گذشتہ میں

یعنے

ہندوستان کی سوشل مذہبی ملکی و مالی حالت کا شروع زمانہ سے
آج تک کا ایک تاریخی نظارہ مع ہر ایک زمانہ کے
مشہور آدمیوں کی سوانح عمری کے

مصنّفہ

رائے بہادر لالہ بیجناتھ صاحب بی اے۔ ایف اے یو جج خفیفہ الہ آباد
مصنف کتاب انگلینڈ اینڈ انڈیا (انگریزی۔ اردو) ہندو سوشل ریفارم
ہندوازم اینشینٹ اینڈ موڈرن (انگریزی)
مسائل قانون دہرم سار دہرم وچار وغیرہ

سنہ ۱۹۰۴ء

در مطبع عثمانی ... باہتمام محمد فرید الدین ... چھپ کر شائع ہوا

جملہ

بہی خواہان ملک

کو

یہہ کتاب

معنون

کی گئی

فہرست مضامین

تمہید

ہندوستان کی حالت اسوقت وہ ہے کہ جو دو مختلف تہذیبون کے ملنے سے ہوتی ہے اور مشرقی و مغربی خیالات کے میل کا اثر یہ ہوا ہے کہ مختلف مذہب و ملت کے لوگ وقتاً فوقتاً جلسون و کانگریسون و کانفرنسون مین جمع ہوکر اپنی حالت کو درست کرنے پر آمادہ ہوگئے ہین اور یہ آمادگی رفتہ رفتہ انگریزی دانون سے عوام مین بھی پھیلنے لگی ہے لیکن بمقابلہ انگریزی کے دیسی زبانون مین اس قسم کا مصالحہ کمتر ہے کہ جس سے لوگ یہ معلوم کرسکین کہ اصلاح کا صحیح طریقہ آیا پرانے رسم و رواجون کو قطعاً چھوڑنے سے یا اونکو پورے پورے قایم رکھنے سے یا اونمین سے صرف وہی قایم رکھنے سے جو مناسب وقت ہون ہوسکتا ہے ایسی صورت مین اگر یہان کی ملکی و سوشل و اخلاقی حالت پر شروع سے اخیر تک نظر ثانی کیجاوے اور تاریخی واقعات سے یہ دکھلایا جاوے کہ اسمین وقتاً فوقتاً کیا تغیر و تبدل ہوے اور کیون ہوے تو اوس سے غالباً اصلاح کے طریقے کو مدد ملے گی ہندوستان کا جہان کا تہان رہنا اسوقت ناممکن ہے یا تو وہ آگے بڑھیگا یا پیچھے ہٹے گا آگے بڑھنے مین ہی اوسکی بہتری نظر آتی ہے پیچھے ہٹنے مین نہین۔ اسلئے یہان کی حالت موجودہ و سابقہ کے ساتھہ دیگر مہذب ملکون کی حالت کا بھی مقابلہ کرکے یہہ دکھلانا ضرور ہے کہ اون ملکون مین وقتاً فوقتاً اصلاح کے کیا کیا طریقے اختیار کئے گئے اور یہان پر کون طریقہ

اختیار ہونے چاہئیں اسی غرض سے یہ کتاب ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

اسمین مثل دیگر کتب تاریخ کے محض لڑائیون اور راجاؤن اور بادشاہون کے ایک دوسرے پر غالب آنے اور تخت پر بیٹھنے اور اُس سے اوترنے کا ذکر نہین ہے بلکہ ہر ایک زمانہ کے لوگون کی حالت اُنکے روزمرہ کے برتاؤ۔ اونکے خیالات و طریقہ بود و باش و اونکی گورنمنٹ کا ان سب پر اثر نیک و بد دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اور برابر یہ ہی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ سست اور دہرم پر کہانتک چلنے سے زمانہ سابقہ مین کسقدر ترقی و بہبودی ہوئی اور اب کسقدر ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کے تین حصے ہین۔ اول حصہ ویدون کے وقت سے مسلمانون کے آنے تک۔ حصہ دوم مسلمانون کے زمانہ کا۔ اور حصہ سوم مین گورنمنٹ انگلشیہ کا ذکر ہے۔ پہلے حصہ مین تین باب ہین باب اول مین ہندوستان کی حالت قدیم شروع سے پانچسو برس قبل از مسیح تک دکھلائی گئی ہے۔ یہ زمانہ ویدون اور رامائن اور مہابہارت کا تہا کہ جسمین یہان کے لوگ اپنی سادہ مزاجی اور راست بازی کی وجہ سے مثل دیوتاؤن کے گنے جاتے تھے اوسوقت کے بہت سے رسم و رواج اب تک ہمارے یہان باقی ہین اور وہ نہین پلٹ سکتے۔ اوسوقت کے آریہ لوگ دنیا کی تمام قومون سے زیادہ مہذب تھے بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ محض کاشتکار ہی تھے مگر شاسترون سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ ذات کی تفریق اوسمین نہتی لوگ اپنے ہنر یا پیشہ سے ہی برہمن کشتری یا ویش ہوتے تھے نہ کہ پیدایش سے۔ کہانے پینے مین بڑی آزادی تہی اوسوقت بجای

۳۳ کروڑ دیوتاؤن کے ۳۳ دیوتا تہے مگر یہہ سب ایک پرمیشور کے تابع تہے یہ وہ زمانہ تہا کہ جب رشی منب کی آتما کو اپنی ہی آتما جانتے تہے اور اوس سے آجکل کے ہندوستانیون کو سبق لینے سے ضرور فائدہ ہوگا۔ پہر اسمرتیون کا زمانہ آیا اور اوس مین جو حالت سوسائٹی کی منوجی اور اور رشیون نے بیان کی ہے وہ راماین اور مہابہارت سے صحیح ثابت ہوتی ہے یہ دونون کتابین ہمارے رشیون کی عالی دماغی کے نمونہ ہین اور رامائین مین۔ رام۔ سیتا۔ لکشمن۔ ہنومان وغیرہ کے۔ اور مہابہارت مین۔ یدہشٹر۔ کرشن بہیشم۔ ارجن وغیرہ کی سوانح عمریون سے پایا جاتا ہے کہ کتنے سچے اور دہرم پر چلنے والے لوگ تہے اور اگر اس زمانہ مین بہی اونکی تقلید کیجاوے تو ملک کی حالت کیسے اچھی ہو جاوے اس لحاظ سے ہمنے اون مہاتماؤن کے جیون چرتر اور خیالات خود اونکے الفاظ مین دکہلانے کی کوشش کی ہے۔ وہ سادگی جو ویدون کے زمانہ مین تہی اوسوقت نہ رہی تہی مگر پہر بہی ان لوگون کو تمام مخلوقات کے ساتھ اپنے فرائض کا پورا خیال تہا۔ رشیون کے اپدیشون پر کم وبیش عمل ہوتا تھا۔ اور وہ انکو دہرم کے راستہ پر جب وہ گرنے لگتے تہے چلاتے رہتے تہے۔ باب دوم مین بدہون کے زمانہ کا ۵۰۰ برس قبل از مسیح سے سنہ ۵۰۰ء تک کا ذکر ہے۔

اس مین بدہ بہگوان کے جیون چرتر و اپدیشون سے یہ دکہلایا گیا ہے کہ اون کا اپدیش دراصل وہی تہا جو سری کرشن جی وغیرہ کا تہا۔ اور لوگون کا انکو ناستک خیال کرنا غلط ہے۔ اس زمانہ مین راجہ اشوک کی سلطنت کی کیفیت اور یونانی مسافرون مثل میگستہنیس وغیرہ کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ رعایا مین کسقدر امن و امان اور ترقی انتظام کس اعلی درجہ پر پہونچ گئے تہے۔ اشوک کے زمانہ کا انتظام ملکی وجنگی اور اوسکے احکام

ایک بڑی مہذب قوم کی گورنمنٹ کے نمونہ ہین اور ہم نے اونکو بقدر صراحت کے ساتھہ دکھلایا ہے تاکہ حال کے لوگ اس سے فائدہ اوٹھا سکین۔ اسی باب اول مین جینیون کے عروج اور بدہون کے زوال اور ملک سے نکالے جانیکا بہی تذکرہ ہے۔ باب سوم مین سنہ ۶۰۱ء ۱۰۰۰ء تک کا بیان ہے اور اوس مین ہندوستان کی حالت کو بدہون کے زوال پر بہی دکھلاکر یہہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سری شنکر اچاریہ جی مہاراج کی کوششون سے ہندو مذہب نے کیسے زور پکڑا۔ اوسوقت مین برہمنون اور اور لوگون مین علم گھٹنے اور ملک نیچے گرنے لگا تہا مگر بکرماجیت جیسے راجاؤن نے اوسکو زیادہ گرنے نہ دیا چنانچہ اونکے دربار کا کچہہ تذکرہ کرکے اونکے نورتنون یعنی سنسکرت کے نو بڑے شاعرون و سائنس کے جاننے والون کا کہ جنکا نام ہمیشہ یادگار رہے گا کچہہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس زمانہ مین جو مسافر کہ چین سے ہندوستان مین آئے اونکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنا گرنے پر بہی یہہ ملک کیسا سرسبز و مہذب و شاداب تہا۔ اسوقت کی سنسکرت ناٹکون سے یہان کے لوگون کی حالت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور پایا جاتا ہے کہ برہمنون کا ظلم عوام مین جہالت کی ترقی۔ عام اعلی خیالات کا نہ اوٹھنا۔ پہلے سے رشیون کا ملک مین پیدا ہوکر لوگون کو ٹہیک راستہ پر نہ لانا۔ یہہ سب رفتہ رفتہ ہندوؤن کے زوال کے باعث ہوئے تاہم یہہ قوم اُسوقت مین بہی بالکل گری ہوئی نہ تہی۔ اور اگر اوس مین اتفاق باہمی رہتا تو اوپر مسلمان یا دیگر قومین کبہی قابو یافتہ نہ ہوتین۔

باب چہارم سے باب ہفتم تک مسلمانون کے زمانہ کی کیفیت دکھلائی گئی ہے۔

باب چہارم مین سنہ ۱۰۰۱ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک یعنی مسلمانون کی عملداری کے ابتدا مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ۵۰۰ برس تک ملک پر اپنا زیادہ تسلط نہین جما سکے۔ اونکی عملداری صرف دہلی کے قرب و جوار [illegible] چند اور ریاستون مین جو دکن و دیگر ممالک مین قائم ہوئین

محدود رہی - ملک کا بہت سا حصہ ہندوؤن کے ہاتھہ مین ہی رہا - وہ صرف اون سے خراج
لیکر یا برائے نام حاکم تسلیم کئے جانے پر اکتفا کرتے تھے - مسلمانون کی گورنمنٹ مین بہی ہندوؤن
کو بہت دخل تہا لیکن انتظام گورنمنٹ عموماً باقاعدہ نہین تہا - کل گورنمنٹ جنگی تہی - سول
گورنمنٹ بہت کم تہی - تاہم ملک مین کسیقدر تجارت اور بہبودی تہی - اور ابن بطوطہ و مارکوپولو
وغیرہ جو مسافر غیر ملکون سے یہان پر آئے وہ یہان کی شادابی اور رونق کی تعریف کرتے ہین
ہندوؤن مین ذاتی تفرقے و جہالت و خیالات فاسد بہت بڑہ گئے تہے - اور لوگ اپنے
اصلی مذہب کو بالکل بہول گئے تہے - مگر ملک دکن مین سری رامانوج اچاریہ
نے بنگال مین سری چیتن دیو نے بمبئی مین توکارام و رامداس نے شمالی ہندوستان
مین گرونانک و کبیر وغیرہ نے لوگون کو اصلی مذہب کی طرف راغب کرنے کی اور ذات کی
قید اور دیگر فروعات سے پاک کرکے اصلی دہرم کی دکہلانے کی کوشش کی - اسی زمانہ مین
پوری ملک اڑیسہ مین جگن ناتہہ جی کا مندر بنایا گیا اور اسمین کہانے پینے کی وہ قید کہ جو
ہندوؤن مین اور مقامات پر عموماً تہی دور کرکے یہ ثابت کیا گیا کہ یہ قید اصلی ہندو دہرم
کا کوئی جزو نہین ہے -

باب پنجم مین بابر - ہمایون - اکبر - کا زمانہ ۱۵۲۴ء سے ۱۶۰۵ء تک کا بیان کیا گیا ہے بابر - ہمایون کے وقت
مین کوئی خاص بات ایسی نہین ہوئی ہے کہ جس سے ملک کی حالت پر اثر ہو - مگر شیر شاہ کی
زمانے مین وہ انتظام ملک کہ جسکا بقیہ ابتک موجود ہے کیا گیا - اکبر کا زمانہ مثل اشوک
و بکرم کے ہندوستان کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہیگا - اوسکے وقت مین بہی لڑائیان
برابر ہوتی تہین - مگر تاہم اکبر جیسا کہ میدان جنگ مین کامیاب ہوا - ویسا ہی اپنی سول
گورنمنٹ مین بہی تہا - اس کا بڑا سبب یہہ تہا کہ اسنے ہندوؤن کی دلجوئی کرکے اور ان سے

تعلق بڑہاکر اونکو اپنی ریاست کا بجائے مخالف کے معاون بنا لیا۔ اور اوسکے ہان جیسی
قدر ابو الفضل و فیضی و خانخانان وغیرہ کی ہوتی تہی ویسی ہی ٹوڈرمل مان سنگہہ بیربل وغیرہ
کی بہی تہی۔ شاید اگر وہ زیادہ عرصہ تک زندہ رہتا۔ تو وہ تمام ملک کو ایک خیال کا کردکہاتا
لیکن اب بہی اسکے انتظام کا خاص کر طریقہ وصول مال گزاری کا اثر باقی ہے
اور گو بعض لوگ اوسکے خلاف تہے مگر اوسکو تاریخ نے ہندوستان کے اُن بادشاہون
مین جگہہ دی ہے کہ جنہون نے اس ملک کی بہتری کی بڑی کوشش کی۔

پس اکبر کی سلطنت مین جو حالت ملک کی تہی اور اُسکے دربار کے چند مشہور لوگون کی سوانح عمری
کسیقدر صراحت کے ساتھ دینی مناسب خیال کی گئی۔

باب ششم مین سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۷۰۷ء تک جو حالت ملک کی جہانگیر و شاہجہان اور اورنگ زیب
کے وقت مین ہوئی دیسی مورخون اور یوروپ کے مسافرون کی تحریرات سے اخذ کر کے
دکہلائی گئی ہے۔ جہانگیر اور شاہجہان کے وقت مین ملک کی حالت اکبر کے عہد سے کسیقدر
گر گئی تہی مگر جیسے کہ بعد کو ہوئی ویسی نہین تہی شاہجہان بہت باخبر بادشاہ تہا۔ اوسکو
اپنی رعایا کے ساتھ محبت بہی تہی اور وہ خود بہت سا کام اپنے آپ کرتا تہا۔ پس وہ خرابیان
کہ جو اُسکے جانشینون کے وقت مین ہوئین اوسکے وقت مین کمتر تہین اُسکی عمارات مثل
تاج و قلعے دہلی وغیرہ ہمیشہ کے لئے یاد رہینگے اور اوسکی اُن عمارتون اور دربار کی شان
و شوکت اور اوسکے خزانہ کی دولت کا اس باب مین صراحت کے ساتھ ذکر ہے
اوسکے جانشین اورنگ زیب کے وقت مین سلطنت مغلیہ اپنے عروج کی حد کو پہنچی اور
اُسکا زوال بہی شروع ہوگیا۔ اسکی وجہ اورنگ زیب کا تعصب مذہبی اور ہندؤنکے
ساتھ زیادتی اور کسی پر اعتبار نہ کرنا تہا۔ اسی زیادتی کی وجہ سے ہندو مغلون سے ایسے

علیحدہ ہو گئے کہ پہر وہ اُن کے مددگار نہ ہوے۔ ملک کی حالت تباہ تہی نہ تجارت
تہی نہ کسی کو اپنی کمائی سے بہرہ ور ہونیکا اطمینان تہا صوبون کی حاکم رعایا پر جیسا چاہتے
ویسا ظلم کرتے تہے اور بادشاہ اونکو روک نہین سکتا تہا۔ کاریگر بہ جبر کام کرتے تہے
اور جب اونکو اپنے کام کی اُجرت نہین ملتی تہی تو اونکو اپنے پیشہ مین ترقی کرنیکی کوئی رغبت
نہین ہوتی تہی۔ ایک بڑا شاندار دربار ایک بڑی فوج کے زور پہ جو ملک کو لوٹتے کہاتی
تہی قایم تہا۔ اور اوسکا اثر یہ ہوا کہ خود اورنگ زیب کے وقت مین ہی نشانات تباہی
نظر آنے لگے اور مرہٹہ کہ جو پہلے چہوٹی سی قوم تہی سر اوٹہانے لگی۔ باب ہفتم مین سلطنت
مغلیہ کے زوال کی کیفیت سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک دکہلا کر ثابت کیا گیا ہے
کہ جو کانٹون کا درخت اورنگ زیب نے لگایا تہا اوسکا پہل عنقریب اُسکے جانشینون
کو کہانا پڑا۔ اور اودہر شمال سے نادر شاہ و احمد شاہ ابدالی وغیرہ اودہر جنوب سے
مرہٹے اودہر پنجاب سے سکہہ ادہر خود مغلون کے وزیر و صوبون نے اونکو ایسا دبایا
کہ اُنکی بادشاہت رفتہ رفتہ برائے نام رہ گئی۔ اور پہلے سیدون کی پہر مرہٹون کی پہر
انگریزون کی دست نگر ہوئی۔ اور آخر بادشاہ خاندان مغلیہ کا انگریزون کا قیدی ہو کر
رنگون مین مرا۔ اسوقت مین انتظام گورنمنٹ برائے نام رہ گیا تہا۔ زبردست کا قابو چلتا
تہا تجارت و صنعت بہت کم رہ گئی تہی۔ صرف جہان پر کہ مقامی حاکم اچہے ہوتے تہے
وہان پر کچہہ رونق تہی۔ بادشاہان دہلی سے لیکر باقی سب نواب و صوبے عیش و عشرت
مین غرق تہے۔ رعایا کی حالت کی مطلق پرواہ نہین تہی اور اپنے حظ نفس مین ہی
اپنا تمام وقت و روپیہ برباد کرتے تہے یہی باعث مسلمانون کی تباہی کا ہوا۔
باب ہشتم مین مرہٹون و سکہون کی کیفیت درج کی گئی ہے۔ اس مین سنہ ۱۶۴۴ء

سے سنہ ۱۸۴۹ء تک کا ذکر ہے۔ سیواجی کا حال کسیقدر تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے
کیونکہ وہ نہ صرف بڑا بہادر اور بڑا لایق مدبر اور منصف مزاج حاکم تھا۔ اور ہندوستان کے لوگ
فخر کے ساتھ اوسکو پچھلے زمانہ کے بڑے آدمیون مین بجا طور پر شمار کرسکتے ہین۔ سیواجی
کے بعد اوسکے جانشینون نے ایک جماعت کہ جو مرہٹہ کانفیڈریسی کے نام سے
مشہور ہوئی قایم کی اور وہ نہ صرف ملک کے حاکم ہوگئے بلکہ یورپ اون سے بیحد خائف
تھے۔ مرہٹون مین بعض پیشوا بھی بڑے مدبر و اچھے حاکم ہوے اور اونہون نے
ہندؤون کے پرانے طریقہ گورنمنٹ کو پھر زندہ کردیا۔ مگر نفاق باہمی اور حسد نے اونکو
تھوڑے عرصہ مین ہی گرادیا اور انگریز قابو یافتہ ہوگئے۔ سکھون کی حالات سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ان لوگون پر مسلمانون نے شروع مین کیسے کیسے ظلم کئے اور اونہون نے
کس جوانمردی اور استقلال کے ساتھ اونکو برداشت کیا۔ موت قبول کی اور مذہب
نہ چھوڑا۔ ان مین سب سے بڑے مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوے۔ اونہون نے
اپنی جوانمردی اور لیاقت سے پنجاب کے بہت حصہ کو اپنے تابع کرلیا۔ پنجاب مین
اب بھی اونکا نام بہت وقعت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اونکی سوانح عمری صراحت
کے ساتھ دکھلانی مناسب خیال کی گئی ہے۔

باب سوم مین سنہ ۱۵۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۳ء تک گورنمنٹ انگلشیہ کی ابتدا اور اوس کا
عروج دکھلاکر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسطرح سے پورچوگیل ہولینڈ اور فرانس کے لوگون پر
غالب آکر انگلستان کہ جہان سے اول چند لوگ محض تجارت کی غرض سے ہندوستان
مین آئے تھے رفتہ رفتہ کسطرح پر کل ملک کا حاکم ہوگیا اور وہ گورنمنٹ قایم کی کہ جو ہندو
اور مسلمان دونون قایم کرنے مین قاصر رہے تھے۔ اس کا بڑا سبب انگلستان کے

لوگون کی مستقل مزاجی شکست کہا کر بہی پیچہے نہ ہٹنا اور اونکے ہموطنون کا اونکی برابر امداد کرنا تہا۔ مگر ناظرین حال کو بمقابلہ اسکے کہ انگریزون نے یورپ کی دیگر قومون پر یہان کے ہندو مسلمان بادشاہون وراجاؤن پر کس کس لڑائی مین کس کس طرح پر فتح پائی وکملاؤ کی اونکی گورنمنٹ کے ہر صیغہ کے قایم ہونیکی تاریخ سے زیادہ تر فایدہ ہوگا۔ اسلئے اس کی ہی کوشش کی گئی ہے۔ انگریزی حکومت کا آغاز سنہ ۱۷۵۷ء مین پلاسے کی لڑائی سے خیال کیا جاتا ہے۔ اسوقت لارڈ کلائیو نے سول سروس کی تنخواہ بڑہا کر اوسکو ایماندار بنایا۔ وارن ہسٹینگز نے پولس وعدالتین وبورڈ مال قایم کئے۔ لارڈ کارنوالس نے بنگال مین بندوبست دوامی کیا۔ لارڈ ولیم بینٹنگ کے وقت مین ہندوستانیون کو انتظام ملک وعدالتون مین عہدے دئے گئے۔ ٹامسن صاحب نے اضلاع مغربی وشمالی کا منرو صاحب نے مدراس کا اور الفنسٹن صاحب نے بمبئی کا بندوبست کیا۔ لارڈ ڈالہاوسی صاحب کے وقت مین ریل وتار وصیغہ تعمیرات سرکاری قایم ہوئے لارڈ کننگ کے وقت مین سنہ ۱۸۵۷ء کا غدر ہوا اور اونہون نے اپنی رحم دلی سے ہندوستانیون کو تباہی سے بچایا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین ہندوستان کی سند اعظم یعنی ملکہ معظمہ کا اشتہار کہ جس مین یہانکی رعایا کو سلطنت انگریزی کی دیگر رعایا کے موافق سمجہا گیا اور اونکے حقوق ویسے ہی قایم کئے گئے جاری ہوا۔ پہر ضابطہ دیوانی وفوجداری ومال کل ملک کے لئے بنائے گئے۔ لارڈ میو صاحب کے وقت مین ریاستہاے ہندوستان کے متعلق یہ اصول قرار دیا گیا کہ وہ انگریزی گورنمنٹ مین عموماً شامل نہ کی جاوین۔ لارڈ لٹن کے زمانہ مین ملکہ معظمہ نے قیصرہ ہند کا لقب اختیار کیا۔ لارڈ رپن صاحب کے وقت مین ہندوستانیون کو بہت سے نئے حقوق

عطا ہوئے اور اونکا زمانہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگا - لارڈ ڈفرن کیوقت مین
پبلک سروس کمیشن ہندوستانیون کو ملازمت سرکار مین زیادہ عہدے ملنے کی غرض
سے جاری ہوا نیشنل کانگرس قایم ہوئی تاکہ گورنمنٹ پر رعایا کے خیالات پورے پورے
ظاہر ہوسکین - کونسل واضعان قانون مین ہندوستانی ممبر بذریعہ انتخاب کے مقرر
ہوئے اور اونکو معاملات ملکی پر سوالات کرنے کی اجازت دی گئی - اسوقت لارڈ کرزن
صاحب نے ہر صیغہ گورنمنٹ کی اصلاح کی کوشش کی اور بہت سی کمیشنین مثل
یونیورسٹی - پولیس - آریگیشن کمیشن وغیرہ کے جاری کی ہین - اور یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو
ایک دربار تاج پوشی بادشاہ ایڈورڈ ہفتم ہوا - اس دربار کی نظیر کبھی دیکھنے یا سننے
مین نہ آئی تھی اس ملک کی تمام رعایا اور رؤسا نے بادشاہ کی جان ومال کو ایک زبان
ہوکر دعا دی اور اوسکی گورنمنٹ کی خیر منائی - اب انگریزی گورنمنٹ یہان پر مستحکم اور
قایم ہے اور تمام ہندوستانی اسکے قیام کے خواستگار ہین - اوس مین ملک نے
بہت ترقی کی اور کر رہا ہے - پس ملک کی حالت اس گورنمنٹ مین کیا ہے اور کیا ہونی
چاہیئے - کسی قدر صراحت کے ساتھ باب دوم مین دکھلائی گئی ہے - حصہ (۱)
انتظام گورنمنٹ مین ہوم گورنمنٹ و گورنمنٹ آف انڈیا و لوکل گورنمنٹ و گورنمنٹ ضلع کی
صراحت کی گئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستانیون کو اعلی عہدہ ملنے کی اسوقت
کہانتک گنجایش ہے - اور چند مشہور مدبران مثل سر سالار جنگ و سر ٹی - مادہوراو وغیرہ
کی سوانح عمری سے ہندوستانیون کی انتظامی لیاقت ثابت کی گئی ہے - اسی مقام پر
ہندوستانی ریاستون اور اونکے انتظام کی کیفیت بیان کرکے مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ
کی سوانح عمری سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر رئیس لائق ہون تو وہ اپنی ریاست کا کیسا عمدہ

انتظام کرسکتے ہین حصہ (۲) مین کاشتکارون و زمینداروں کی حالت موجودہ اور بندوبست دوامی
کا اثر اور اوسکی نسبت مختلف خیالات و کاشتکارونکی بہتری کے ذریعہ بیان کئے گئے ہین اور یہ
دکہلایا گیا ہے کہ انکا افلاس او رتباہی تب تک دور نہوگی جب تک کہ وہ خود اپنی آراضی کی پیداوار
بڑہانے کی کوشش نہ کرین گے حصہ (۳) مین کارخانجات و تجارت و صنعت و حرفت کی حالت
موجودہ کو انگلینڈ و جرمنی و امریکہ و جاپان سے مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب تک
اس ملک مین بہی یورپ کے سائنس کا پورا فائدہ اٹہاکر بیشقرار روپیہ سے بذریعہ کلون کے
معمولی اشیار ضرورت کی ویسی ہی کثرت کے ساتھ اور ارزان قیمت پر نہ پیدا کیجاوینگی ملک سے
افلاس و تباہی دور نہین ہوسکتی ۔ آگے اس باب مین ہندوستان اور یورپ اور امریکہ کے چند
مشہور تجارون کا کہ جو افلاس سے ثروت کو پہونچے اور اپنی دولت کو رفاہ عام مین لگایا ہی
ذکر کیا گیا ہے ۔ حصہ (۴) مین تعلیم حال اور اوسکے نتائج کی بابت غور کیا گیا ہے ۔ اور اوسکو
یہانکے ہندو و مسلمانونکی پرانے طریقہ اور یورپ اور امریکہ و جاپان کے طریقہ تعلیم کے طریقہ سے
مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جب تک اُس سے ضعف جسم و دماغ و عقاید مذہبی کی
نقص دور نہونگے ہمارے تعلیم یافتہ ترقی نہین کرسکین گے یورپ کے چند مشہور عقلا و فلاسفرون
کے خیالات بہی یہانپر درج کئے گئے ہین اور اون نقصون کے دور کرنیکا طریقہ بتلایا گیا ہے
حصہ (۵) مین ملک کی سوشل و مذہبی حالت دکہلائی گئی ہے لفظ ہندو کی وجہ تسمیہ اور ہندون
کی عام حالت اور اونکی تباہی کے باعث ذات کی پیچیدگی خیالات فاسد کی ترقی و اصول
مذہب سے ناواقفیت و مسلمانون کی تباہی کے باعث انکا بیجا فخر قوم و تعلیم سے نفرت و تعصب
ظاہر کئے گئے ہین اور جس طریقہ سے کہ یہہ سب خرابیان رفع ہوسکتی ہین وہ مختصر طور پر بیان
کیا گیا ہے اسوقت تمام اصلاح کی بنا عموماً سوشل رفارم ہے اور جن امور پر ایسے الیسو ملک

دوست جیسے کہ راجہ رام موہن رائے۔ بابو کیشب چندر سین سوامی دیانند سرسوتی سوامی
ویویکانند۔ مہادیو گووند رانا ڈے۔ ملاباری وغیرہ متفق الرائے ہین وہ اس غرض سے دکھلائے
گئے ہین کہ ہر خاص و عام اونپر غور کرکے اپنی سوسائیٹی کی حالت کو بدعادات سے پاک کرین جسسے
اور دہرم کو بڑہاوین اور وہ رتبہ جو اونکے بزرگون کو مہذب قومون مین حاصل تہا حاصل کرین
اور جیسا کہ وہ اپنے بزرگون پر فخر کرتے ہین انکی اولاد بھی انپر ویسا ہی فخر کرے۔

اس کتاب مین شروع سے آخر تک مستند کتابون اور مصنف کا ذاتی تجربہ ہی کام مین لایا گیا ہے
اور ۲۵ سال کے عرصہ مین مختلف جلسون و سوسائیٹیون مین ملک کے جلسہ مین شریک
اور یورپ اور ہندوستان کے بہت سے مصنفون کی کتابین پڑھکر اور بہت سے گورنمنٹون و مختلف
ملک کے رسم و رواجون پر غور کرتے اور اپنے یہان کے علم و ادب و فلاسفہ کو یورپ کے
علم ادب و فلاسفہ قدیم و حال کے ساتھ مقابلہ کرتے جو حالات معلوم ہوئے وہ درج
کیے گئے ہین۔ اور اسکا یہ اطمینان ہوگیا ہے کہ اگر ہندوستان ترقی کرسکتا ہے تو وہ صرف
اس طریقہ سے کرسکتا ہے کہ وہ اپنا منشا آخر تو وہی رکھے جو انکے قدما نے کیا تہا مگر اسکو
حاصل کرنے مین طریقہ حال کو طریقہ سابق کے ساتھ حسب ضرورت دخل دے۔ ممکن ہے
کہ مصنف کے بعض خیالات سے کہ جو ملک کی حالت موجودہ اور اسکی بہتری کی نسبت اس
کتاب مین بیان کیے گئے ہین سبکو اتفاق نہ ہو لیکن اگر یہان کے لوگون کو بہتری
کے ذریعے سوچنے اور اونپر عمل کرنے کی اس کتاب سے کچھ بھی مدد ملے گی تو مصنف اپنی
محنت کو سودمند خیال کریگا۔

اوم

باب اول

ہندوستان کی حالت قدیم

شروع سے (٥٠٠) برس قبل از مسیح

ویدون کا زمانہ - ہندوستان مین جو ترقی زمانہ سابق مین ہوئی تہی اوسکے معلوم کرنے کے لئے یہ دیکہنا لازم ہے کہ یہان کی سوسائٹی وتہذیب وکہیتی و تجارت وصنعت وحرفت کی شروع مین کیا حالت تہی یہ ناممکن ہے کہ اوسکا پورا پورا ذکر اِس کتاب مین کیا جاوے مگر مختصر طور پر لکہنا نامناسب نہ ہوگا - ہندوؤن مین وید کو انادی अनादि اور اَپورُشیہ अपौरुषेय اور پرم آتما کے سانس سے پیدا ہوا مانا گیا ہے نہ کہ انسان کی تصنیف یورپ کے علماء پہلے وید کو بارہ سو یا چودہ سو سال مسیح کے قبل کا بتلاتے تہے لیکن پہر پروفیسر جے کوبی صاحب نے نجوم اور موسمون کے واقع ہونے سے حساب لگا کر یہ تحقیق کیا کہ وید مسیح سے چار ہزار سال قبل نازل ہوئے مگر اِس بات مین تو کسی کو بہی شبہ نہین ہے کہ دنیا کے تمام علمون مین وید سب سے پُرانا ہے ویدون مین رگ وید ऋगवेद سب سے پہلا ہے یجر यजुर اور سام साम کے بہت سے منتر اِسی سے ہی لئے گئے ہین اور منوجی وغیرہ نے بہی صرف تین ویدون کو مستند مانا ہے - ہندوئون کا ہمیشہ سے یہی یقین چلا آیا ہے

کہ جیسے دنیا کا آغاز نہین ہے اوسی طرح ویدون کی بہی ابتدا نہین ہے اور جو جو کرم جس جس
متنفس کے پہلی سرشٹی सृष्टि مین تہے وہ ہی کرم اوس متنفس کے اس سرشٹی مین ہی ہین
رشیون کے نام اور جو جو سرشٹی ویدون مین کہی گئی ہین اور ہر مخلوق کی صورت اور کرم
ایشور نے وید کے شبدون سے ہی بنائے ہین پرلی महाप्रलय مین یہ سب بیج روپ
سے رہتے ہین اور سرشٹی کے ظہور مین پہر ظاہر ہو جاتے ہین جیسے کہ ہر موسم کے علامات اوس
موسم مین ظاہر ہو کر آخر مین فنا ہو جاتے ہین اور پہر وقت پر ظاہر ہوتے ہین ویسی ہی حالت
سرشٹی کے ظہور اور فنا کی ہے برہما ब्रह्मा بشن विष्णु مہیش महेश وغیرہ دیوتا اور
ہر متنفس کے کرم اور دہرم برابر ظاہر اور فنا ہوتے رہتے ہین یہی وجہ ہے کہ شبد یعنی
وید جو دنیا یعنی سرشٹی کے ظہور اور فنا کو بتلاتا ہے انادی ہے۔
اِس بارہ مین کہ منترون کا سلسلہ کب مقرر ہوا اور کس نے مقرر کیا اور کونسا منتر کس رشی کو
ملا اختلاف رائے ہو سکتا ہے مگر ست सत्य اور دہرم धर्म اور گیان ज्ञान
کی اصلی غرض (لکش) लक्ष्य مین کوئی فرق نہین ہو سکتا وید ایشور کا علم باطنی ہے اور
ہرنیہ گربہ हिरण्य गर्भ (برہما) وغیرہ کو جو ایشور کی طرف سے ویدون کا ظہور ہوا اور
جس کا ذکر شاسترون مین ہے وہ یہ بتلاتا ہے کہ جن جن رشیون اور مہاتماؤن نے اپنے
گیان اور تپ سے منتر درشن کی شکتی حاصل کی وہ منتر اونکو سمادہی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی۔
اس لئے اگر یہ کہا جاوے کہ فلان رشی کو فلان منتر کا درشن فلان وقت مین ہوا تو ہو سکتا
ہے لیکن یہ کہنا کہ وہ گیان یعنی علم خود اوس منتر مین ہے اوس رشی ہی سے شروع ہوا ہوگا۔
معمولی طور پر ارتہ अर्थ سے شبد शब्द پہلے ہوتا ہے یعنی اشیا موجود کو ہی لفظ
ظاہر کرتے ہین لیکن وید کے شبد اور ارتہ دونون نِتیہ नित्य یعنی دوامی ہین اور انکا

آپس کا تعلق بہی دوامی ہے دیوتاؤن وغیرہ کی جتنی سرشٹیان ہین وہ سب شبد کے ساتھہ
ساتھہ ہوئے ہین اور ویدون سے پایا جاتا ہے کہ رشیون نے پہلی سوکرت सुकृत
یعنی تپ اور بچار کے ذریعہ سے بانی वाणी یعنی کلام کو ڈہونڈا اور اوسکو نت جانا اور نام
اور روپ کے سمان समान یعنی برابر ہونے سے گو سرشٹی برابر ہوتے رہے تاہم شبد یعنی
وید کے نتیتا नित्यता یعنی دوام کو ہے معلوم کیا - ویدون مین رگ وید سب سے
پورانا اور بڑا ہے اوسمین ایک ہزار اٹہائیس [1028] سوکت सूक्त اور دس منڈل ہین یہہ
سوکت اون رشیون کے کہے ہوئے ہین کہ جنکو اون منترون کا درشن ہوا شاستر مین یہ
بات برابر کہی گئی ہے کہ رشی منترون کے دیکھنے والے تہے اُن کے کرنیوالے نہین تہے
اور ویاس جی کا نام وید ویاس वेदव्यास اس وجہہ سے ہوا کہ اونہون نے ویدون
کی ترتیب دی - رگ وید کے ایک ایک سوکت مین تین سے لیکر سولہہ [16] اٹہاون [58] منتر
ہوتے ہین اور بہت سا حصہ اس وید کا گاتیری गायत्री چہند مین ہے کچہہ حصہ انشٹبہ
अनुष्टुभ جاگتی जागति اور ترشٹبہ त्रिष्टुभ چہندون مین بہی ہے - وید کو
بلا بہاشیہ भाष्य یعنی شرح کے سمجہنا ناممکن ہے چنانچہ رگ وید پر سب سے مستند سائن
सायण بہاشیہ ہے جو وجیانگر مین چودہوین صدی عیسوی مین سائنیاچارج جی نے
کیا تہا - رگ وید کے متعلق سام وید ہی خیال کیا جانا چاہیئے اوس مین سوای پچہتر [75] رچاؤن
کے باقی سب رگ وید سے لی گئی ہین یہ سام وید اُدگاتریون उद्गातृ کی طرف سے
یگون مین گایا جاتا ہے اسمین پندرہ سو اونچاس [1549] منتر ہین اور اُن کے دو [2] حصے کئے گئے ہین
رگ وید کے پانچ شاکہائین یعنی شاکلا शाकला واسکلا बास्कल - آشولاینی आश्वलायनी
سانکہاینی शांखायनी اور مانڈوکیہ माण्डूक्य ہین اور سام وید کی دو [2] شاکہائین

کوتھمی कौथुमी اور رانا یتی राणायनी ۔ یجُر وید کے دو حصے ہین شوکل یجر وید शुक्ल यजुर्वेद اور کرشن یجر وید कृष्ण यजुर्वेद شوکل یجر وید مین صرف سنگھتا بھاگ ہے اور کرشن یجر وید مین سنگھتا संहिता اور براہمن ब्राह्मण دونون بھاگ ہین اس وید کی بہت سی شاکھا ہین اون مین سے کٹھ कठ ۔ میترائنی मैत्रायनी واجسنیئی वाजसनेई اب تک ملتی ہین شوکل یجر وید کے چالیس ۴۰ ادہیای ہین ۔ سام وید سوم یگ سے متعلق ہے یجر وید مین کل یگون کی بدہی ہے ۔ یجر وید کے منتر رگ وید سے بہت کچھہ ملتے ہوئے ہین مگر فرق بھی کہین کہین ہے ۔ چوتھا وید اتھر وید अथर्व ہے کہ جسمین بہت سی چیزین جو اور ویدون مین نہین ہین مثلاً مارن ۔ موہن ۔ اوچاٹن و بیماریون کا علاج وغیرہ شامل ہین اسکی دو شاکھا ہین پیپلاد पिप्पलादि اور شونک शौनक اسمین سات سو تیس ۷۳۰ سوکت ہین اور اون مین چھہ ہزار منتر ہین اور انھین سے بارہ سو ۱۲۰۰ رگ وید مین سے لئے گئے ہین اس وید کو کسی رشی نے پرمان مانا ہی کسی نے نہین ۔ ہر وید کے ساتھہ اُپ وید उपवेद ہے رگ وید کا اُپ وید آیور وید आयुर्वेद یعنی علم حکمت یجر وید کا دہنور وید धनुर्वेद یعنی علم سپہ گری سام وید کا گندہرو اُپ وید गन्धर्ववेद اور اتھر وید کا تنتر तन्त्र شاستر اُپ وید ہے ہر وید کا براہمن بھاگ الگ الگ ہے اور آخر مین اونپشد بھاگ ہے ۔

وید کے لکھنے کا رواج پہلے زمانہ مین نہین تھا بلکہ گورو وششش शिष्य یعنی گورو چیلے کے سلسلے سے سینہ بسینہ چلا آتا تھا ۔ یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ ہندوستان مین لکھنے کا رواج مسیح سے (۴۰۰) برس پہلے نہین تھا ۔ پہلے براہمی ब्राह्मी حروف لکھے جاتے تھے اوسی سے دیوناگری حروف کہ جسمین اب سنسکرت اور ہندی لکھی جاتی

ہے نکلے ہین- بہوج پتر اور تاڑ کے پتون پر لکہنے کا رواج برابر جاری تہا تانبے کے اوپر
بہی حروف کہود دیے جاتے تہے کاغذ کا رواج مسلمانون کے زمانہ سے ہوا بہت سی رنگین
سیاہی سے نوکدار قلم سے تاڑ مین چہید کر لکہی جاتی تہین اور مین نے شنکر مٹہ مقام اوڑیسہ
مین بارہ سو برس تک کی ایسی کتابین دیکہی ہین- اور پنڈ وکیشر مین تانبے کی بڑی بڑی
تختیون پر پرانی سنسکرت لکہی ہوئی ابہی بدری ناتہہ جی کی جاترا مین دیکہی ہے-
ویدون سے اچہی طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگون نے اوس وقت مین کتنی بڑی
ترقی کی تہی میکس مولر صاحب اور عقلاء یورپ آریون کو صرف کہیتی کرنے والا کہتے ہین
اور ان کی راے مین لفظ آریہ اس بات کو بتلاتا ہے مگر یہ درست نہین ہے آریہ کے معنی
شریشٹ ہین اور اسمین کوئی شبہ نہین ہوسکتا کہ جسوقت آریہ لوگ پنجاب مین آکر آباد ہوے انہین
نہ صرف کاشت زمین کی بلکہ اور فنون کی بہت ترقی ہوئی تہی- علاوہ بیلون کے گہوڑے
بہی کہیتی کے کام مین آتے تہے کنوون سے پانی دیا جاتا تہا گہٹی چکر سے کہ جیسے اب ریٹ
کہتے ہین اور جو پنجاب مین اب تک جاری ہے کہیت سینچے جاتے تہے نہرین جاری تہین-
کہیتون کی حفاظت لوگ اوسی طرح کرتے تہے جیسے آجکل کرتے ہین کہیتی کرنیوالون کا دیوتا
پوشن تہا لوگ گوؤین چرانے ویسے ہی لیجاتے تہے جیسے آجکل لیجاتے ہین اور
دن بہر گوؤین چرا کر شام کو اون کو واپس لاتے تہے روپیہ کا قرض لینا اور سود دینا برابر جاری
تہا خرید فروخت اشیاء کا بہی رواج برابر پایا جاتا ہے رگ وید مین ایک جگہہ پر کہا ہے کہ
ایک شخص بہت سی چیز کو پہلے تہوڑی قیمت پر بیچتا ہے اور پہر خریدار کے پاس جا کر بیچنے سے
انکار کرتا ہے اور زیادہ قیمت مانگتا ہے مگر وہ اوس قیمت سے جو پہلے قرار پائی تہی اس
عذر پر کہ چیز زیادہ نہین ہے زیادہ قیمت دینے سے انکار کرتا ہے خواہ قیمت کم ہو خواہ قیمت

مناسب ہو جو قیمت مقرر ہوگئی وہ ہی قایم رہیگی"۔ اشیاء کی قیمت بذریعہ سکّہ رائج الوقت
کے دیجاتی تھی بہت سے رشی کہتے ہین کہ ہم کو سو نشک निष्क ملی جس سے سکّہ
کا رواج پایا جاتا ہے ان سکّون کو جیسے کہ لوگ آجکل روپیون۔ اشرفیون کے ہار بنواکر گلے
مین ڈالتے ہین ویسے ہی وہ لوگ بھی ڈالتے تھے پس لفظ نشک کے دونون معنی ہین۔
سکّہ اور مالا اوسوقت مین سونا اور مویشی اور اَن अन्न دولت کے ذریعہ گنے جاتی تھے
جہازون کا بھی رگ وید مین برابر ذکر ہے چنانچہ کہا ہے کہ "ہے اشون! جیسے کہ ایک مردہ
آدمی اپنی دولت کو چھوڑ جاتا ہے ویسے ہی تم نے بھوجیو भुज्यु کو سمندر مین چھوڑ دیا اور
اوسکے دوست نے اوسکو اشوؤن کے ذریعہ سے نکالا" یہان پر اشو کے معنی جہاز یا ناؤ سمجھے
جاتے ہین۔ "ہے ناستیہ नासत्य تم بھوجیو भुज्यु کو پروار چیزون سے جو تین رات دن
بہت تیزی کے ساتھ چلتی تھین سمندر کے دوسرے کنارہ پر تین رتھون مین کہ جنکے سو سو
پہیہ اور چھ چھ گھوڑے تھے لیگئے۔ دوسری جگہہ پر کہا ہے کہ جب مین اور ورن ساتھ سوار
ہوکر اپنی ناؤ کو سمندر کے بیچ مین لیجاتے ہین۔ جب ہم سمندر کی چوٹی پر سوار ہوتے ہین اور
جب ہم اوس جھوٹے پر جھولتے ہین تو سوکھی ہوتے ہین"۔ اوس زمانہ مین کشتی بنانیوالے
اور بڑھئی اور رسّی بنانے والے اور چمڑہ صاف کرنیوالے اور دھات پگھلانے والے اور
لوہار اور سود لینے والے اور پیشہ ور برابر موجود تھے اور سوداگرون کا برابر تذکرہ ایک جگہہ
پر کہا گیا ہے کہ اندر इन्द्र سب سود لینے والون سے اور سب تجارون سے بڑھکر ہے
بھاٹون اور بیدون کا بھی برابر ذکر ہے آرسے وسوئی وچاقو وگلاسون کا بھی تذکرہ پایا
جاتا ہے۔ بڑے بڑے مکان موجود تھے۔ رتھ سات سات پہیون کے ہوتے تھے۔
لوگ سونے کے جڑے ہوئے زرہ بکتر پہنتے تھے۔ پاؤن مین کڑے اور سر پر سونے کے

مکٹ پہننے کا رواج تہا۔ قلعے اور شہر ایسے مضبوط تہے کہ اونکو لوہے کے شہرون اور
قلعون سے تشبیہ دیگئی۔ مکانون کی دیوارین پتہر کی بنتی تہین۔ راجاؤن کے یہان ہزار
ہزار کہمبہ کے مکانون مین سبہائین ہوتی تہین۔ اسی وقت مین رشیون نے وہ رچائین
کہین اور وہ برہم وّدیا کا پرچار کیا کہ جو اس ملک کی دولت ابدی ہے وید کا ہر منتر خواہ اسکو
ہرایک دیوتا کی لے مانو جسکا اوسمین ذکر ہے خواہ ایک پرمیشر کے اوپاسنا کی لے مانو ان
رشیون کے گیان اور تپ کو بخوبی ظاہر کرتا ہے کہ جنکو اوس کا درشن ہوا۔ نہ صرف مرد
بلکہ عورتین بہی اوس زمانہ مین مہذب ہوتی تہین۔ ہکسلی صاحب انگلستان کے بڑے
فلاسفر کا قول ہے کہ ویدون کے زمانہ کے ہندو ایسے جاندار اور جوانمرد تہے کہ دیوتاؤن
کا بہی آزادی کے ساتہہ مقابلہ کرنے کے قابل تہے برہم چریہ ब्रह्मचर्य کا پورا پورا رواج
تہا شادی کی رسم جو اوسوقت مین رائج تہی دلیل اس بات کی ہے کہ عورت اور مرد دونون
ایسی عمر مین شادی کرتے تہے کہ جب وہ اولاد کو پورے طور پر پرورش کرنیکے قابل ہون۔
عورت و مرد مین بجاے غلام و آقا کے تعلق کے برابری و محبت کا ہوتا تہا رگ وید مین
جو ذکر سوریا सूर्या کی شادی کا کیا گیا ہے اوس سے بخوبی ثابت ہے کہ کیسا
آزادی و بہبودی کا زمانہ تہا شوہر عورت سے کہتا ہے کہ مین تیرا ہاتہہ پکڑتا ہون کہ تو میرے
ساتہہ بوڑہاپے تک خوشی سے بسر کرے آریما अर्यमा اور ساوتری सावित्री
نے تجہے مجہکو دیا ہے کہ تو میرے گہر کی مالک ہو۔ اے پوشن पूषण تو اس عورت
کو نیک فال کر یہ میری خوشی کی ساتہی ہوگی اور محبت کے ساتہہ میری بغل مین رہیگی جسوقت
عورت وداع ہوتی تہی تو اوس سے اوسکا باپ کہتا ہے کہ تم دونون جدا نہ ہو انسان کی
پوری عمر پاؤ بیٹون پوتون کے ساتہہ خوشی خوشی رہو۔ تو دس بیٹون کی مان ہو اپنے گہر

کی رانی ہو کر رہ - پہر شوہر عورت سے کہتا ہے کہ "تیرا آنا ہمارے یہان کے سب لوگون اور جانورون کو مبارک ہو ہمارے دل ملے رہین ماترشوا मातरिश्वा دہاتری धातृ اور دیشٹری देष्ट्री ہم مین رشتہ محبت کا مضبوط کرین" - تعلیم کی اسقدر ترقی تہی کہ لوگ بلا صرفِ روپیہ وضائع کرنے تندرستی بارہ برس سے چہتیس برس تک گوروکل مین رہکر وید پڑہتے تہے راجاؤن کی سبہاؤن مین علم کی بڑی قدر ہوتی تہی جیسے برہمن لایق ہوتے تہے ویسے ہی راجا بہی لایق ہوتے تہے جنک जनक اور اجات شترو अजातशत्रु وغیرہ کے قصہ جو اوپنشدون مین موجود ہین وہ ثابت کرتے ہین کہ ودیا کی ترقی چہتریون مین برہمنون سے کم نہین تہی بلکہ بعض حالتون مین زیادہ تہی اور جیسا کہ چہاندوگ اوپنشد چھान्दोग्योपनिषद् کے ادہیای پانچ کہنڈ تین اور برہ دہارنیک اوپنشد ब्रहदारण्यकोपनिषद् کی ادہیای دو براہمن ایک سے پایا جاتا ہے چہتری (क्षत्री) برہمنون کو برہم ودیا سکہاتے تہے -

ذات کی تمیز محض پیدایش پر منحصر نہین تہی لوگ اپنے گُن اور کرم سے برہمن یا چہتری یا ویش ہوتے تہے - چنانچہ ایک جگہہ مین کہا گیا ہے کہ "ہم سب مختلف خیالون کے ہین انسان کے طبائع اور آزادی مختلف ہین برہمن پوجا کرانے والے کی فکر مین ہین بڑہئی تختہ لکڑی کی تلاش مین ہین اور بید بیمار کی فکر مین ہین - مین رچائین کہتا ہون میرا باپ بید ہے میری مان آٹا پیستی ہے ہم سب دولت کے لئے مختلف قسم کے کام کرتے ہین" - رگ وید مین پنچ جن اور پنچ اکشتی पंच क्षाति کا ذکر موجود ہے اور پنچ جن سے پانچ قومین آریہ لوگون کی مراد ہین یعنی تورُواسا (तुरुवासा) انو (अनु) دُرہو (द्रुहु) یدو - پورو - صرف پُرروش سوکت مین کہا گیا ہے کہ براہمن پوروش کا موکہہ یعنی مُنہہ راجن یعنی چہتری اوسکی دونو بانہین

ہوئین وَیش اوسکی رانین تہین اور شودر اوسکے پاؤن سے پیدا ہوا ہی اوسکے یہ معنی ستہے کہ
سوسائٹی کے چار حصّے تہے ایک اون لوگون کا جنکا کام پڑہنا پڑہانا یگ کرنا کرانا تہا۔
دوسرا وہ جو حاکم ہوتے تہے تیسرے کاشتکار اور تجار اور چوتہے مزدور یہ سب لوگ
استعارتًا پرم آتما کے انگ یعنی بدن کے حصہ قرار دئے گئے تہے یہ نہین تہا کہ کسی شخص
کے مُنہہ سے برہمن بازوسے چہتری رانون سے وَیش اور پاؤن سے شودر نکلے۔ کہانے
پینے مین سکہری نکہری کی تمیز نہین تہی برہمن چہتریون کے ہاتہہ کی پکّی ہوئی چیزین برابر کہاتے
تہے اور سوسائٹی کی حالت ایسی آزادی کی تہی کہ جسمین بجائے فروعات کے اصلی اصول دہرم
پر زیادہ لحاظ کیا گیا تہا اور اس بات کو کبہی نظرانداز نہین کیا جاتا تہا کہ دہرم کا برتاؤ دل سے
ہونا چاہیئے نہ کہ محض ضابطہ پُری سے۔ رشیون کو ایشور کے سرشٹی کا باقاعدہ چلنا سورج
اور چاند کی حرکت کا معیّن ہونا موسمون کا اپنے وقت پر آنا بخوبی معلوم تہا اور وے اسی نیم
کو رتِ ऋत کے نام سے کہتے تہے رتِ کے معنی بعد کو ستّ یعنی راستی کے ہو گئے مگر
اصلی معنی رتِ کے قاعدہ یا راستہ تہا۔
دنیا کے تین حصّے یعنی پرتہوی (पृथ्वी) انترکش अन्तरिक्ष سورگ स्वर्ग مانے
جاتے تہے وید مین اگرچہ سورج اوشس उषस واگنی و وایو وغیرہ الگ الگ دیوتا
شمار کئے جاتے تہے مگر رشی کہتے ہین کہ ایک ہی ستّ کو وپر विप्र یعنی علماء بہت سے
طریقون سے کہتے ہین بعض اوسکو اگنی بعض یم यम بعض ماترشون मातरिश्वन کہتے ہین
آدتیہ دیو आदित्य کو تمام دیوتاؤن وانسان و ہر چیز کا جو ہے یا ہوگی وہوا و آسمان کے
نساتہہ ایک مانا گیا تہا اور ایشور کو نہ صرف دیوتاؤن کا دیوتا بلکہ سب کو اپنے اندر شامل کرنیوالا
کہا گیا ہے یورپ کے بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ وید مین ایک ہی دیوتا کو ایک وقت مین

ایسا مانا گیا ہے کہ گویا وہ سب سے اعلیٰ ہے اور دوسرے وقت مین اوسکو منجملہ اور دیوتاؤن
کے ایک مانا گیا ہے یہ خیال غلط ہے رشی ہر دیوتا کی حالت سے بخوبی واقف ستے اور
ویدون مین برابر پایا جاتا ہے کہ سب دیوتا ایک ایشور کے تابع تہے اور اونکا قیام چند روزہ
تہا۔ ویدون مین دیوتاؤن کی شبیہ انسان کی سی مانی گئی ہین لیکن اس پر شاستر کارون مین
اختلاف ہے کہ یہ صورتین خیالی ہین یا واقعی۔ کوئی کوئی عقلا جیسے جیمنی जैमिनी وغیرہ اونکو
خیالی کہتے ہین کوئی کوئی جیسے بہگوان شنکر (शंकर) اونکو واقعی مانتے ہین اور انہون
نے یہ ثابت کیا ہے کہ منترون سے دیوتاؤن کا مجسم ہونا ہی ظاہر ہوتا ہے اور اونکے مجسم
ہونے سے اونکو برہم ودیا کا ادہکار ہے اور رفتہ رفتہ موکش بہی مل سکتی ہے کسی دیوتا کا مندر
یا مورتی نہین تہی ایشور کے مورتی کا تو کیا ذکر ہے سوای رودر کے باقی سب دیوتا انسان
کے مددگار اور جان و مال کے محافظ و ترقی دینے والے ست کے دوست دہرم کے محافظ
شمار کئے جاتے ستے۔ اون کے پوجنے والے اونکی مرضی کے تابع ہوتے ستے یگ سے
نہ صرف دیوتا ہی خوش ہوتے ستے بلکہ سرشٹی کے قاعدے بہی پلٹ سکتی تہی وید مین تینتیس
دیوتا شمار کئے جاتے تہے یعنی آٹہ وسو वसु گیارہ رودر रुद्र بارہ آدتیہ आदित्य
پرجاپتی प्रजापति اور وشٹ کار (वषट्कार) آٹہ وسو یہ ہین۔ دہر धर
دہرو (ध्रुव) سوم सोम ساوترا सविता انل अनिल انل अनल پرتیوش
پربہاس (प्रभास) گیارہ رودر۔ اج अज ایک پات एकपात (अहिर्बुध्न्य)
اہی وردہن अहिर्बुध्न्य پناکی पिनाकी اپراجت अपराजित تریمبک त्र्यम्बक
مہیشور महेश्वर ورشاکپی वृषाकपि شمبہو (शम्भु) ہرن हरण ایشور ईश्वर
بارہ آدتیہ دیوسوان विवस्वान آریما अर्यमा پوشا पूषा توشٹا (त्वष्टा)

سوِتا (सविता) بھگا (भगा) دہاتا (धाता) ودہاتا विधाता ورن वरुण

متر (मित्र) شکر (शुक्र) اُورو کرم (उरुक्रम)

ان مین کہین کہین فرق بہی بتلایا جاتا ہے۔ لیکن مہابھارت وغیرہ مین یہی نام ملتے ہین

ادہیاتم درشٹی سے یہ سب ایک برہم مین داخل ہین چنانچہ یاگولک جی برہدارنیک اوپنشد

مین کہتے ہین کہ آٹھون وسو (वसु) پرتھوی पृथ्वी وایو वायु انترکش अन्तरिक्ष

آدیتہ आदित्य دیئو (द्यौ) چندرمان चन्द्रमस سورج (सूर्य) اور نکشتر

(नक्षत्र) ہی ہین اور یہ وسو اسوجہہ سے کہلاتے ہین کہ وہ ہی سرشٹی کی قائم کرنے والی

ہین پانچ گیان اندری ज्ञानेन्द्रिय اور پانچ کرم اندری कर्मेन्द्रिय اور آتما आत्मा یہ سب

گیارہون رودر (रुद्र) ہین کیونکہ جب جسم سے نکلجاتے ہین تو پاس کے لوگ رودن

کرتے ہین (رونے لگتے ہین) بارہون مہینے بارہ آدیتہ ہین کیونکہ وہ ہرایک چیز کو لیتے

ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین استن تینون स्तन यत्नु یعنی گرج اندر ہے

اور یگ (यज्ञ) پرجاپتی प्रजापति ہے ان ۳۳ تینتیس دیوتاؤن کو بہی رشیون نے چہہ

دیوتاؤن مین داخل کیا ہے وہ چہہ دیوتا۔ اگنی۔ وایو۔ پرتھوی۔ آدیتہ۔ انترکش ہین ان

چہہ کو بہی تین مین داخل کیا ہے وہ تین یہ ہین بھو (भूः) بہوہ भुवः سوہ (स्वः)

یہ تین دو مین داخل ہین یعنی ان (अन्न) اور پران प्राण (اسکو یورپ کے علما نے

میٹر (Matter) ان اور فورس۔ Force) کہا ہے لیکن یہ دونون

بہی ایک یعنی پران کے اندر داخل ہین اور پران ہی برہمہ ब्रह्म ہے۔

وہ مسئلہ ایوولیوشن (Evolution) یعنی پرنام کا جو یورپ مین اسوقت

دریافت ہوا ہے رشیون کو بخوبی معلوم تہا کیونکہ ایک جگہہ پر یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھہ ہے وہ

اوس سے نکلا ہے یعنی سرشٹی ایک ظہور ہے اوس شئے کا جسکا پہلے ظہور نہین تہا جب
نہ ستّ تہا نہ استّ تہا نہ دن تہا نہ رات تہی تب صرف ایک شِوَتتّو शिवतत्त्व ہی تہا
ستّ سے ہی سب کی پیدایش ہے اور اسی مین قیام اور فنا ہے۔
پروش سوکت पुरुषसूक्त اور ہرنیہ گربہ हिरण्यगर्भसूक्त سوکت وغیرہ سے پایا جاتا
ہے کہ اوس زمانہ مین وراٹ اوپاسنا زیادہ ترتہے اور ایشور کو روح اور جگت کو اُسکا جسم
مانتے تہے ہرنیہ گربہ سوکت مین رشی کہتے ہین کہ وہ ہی زمین اور آسمان کا کہنے والا
ہے وہ بَل (طاقت) اور پران (جان) کا دینے والا ہے اوسی کے حکم مین سب دیوتا چلتے
ہین وہ ہی موت کا مالک ہے امرت بہی اوسی کی چہایا ہے وہ ہی سب جگت کا جو چیشٹا
(चेष्टा) کرتا ہے اپنی مہما महिमा سے ایک راجا ہے وہ انسان اور حیوان کا مالک
ہے اوسی کے پہاڑ سمندر۔ اور ندیان ہین اوسی کی یہ دشا باہو दिशा बाहु ہے اوسی
نے زمین و آسمان سورگ اور انترکش کو اپنی اپنی جگہہ پر جما رکہا ہے وہ ہی دیوتاؤن کا دیوتا
ہے اور کوئی نہین ہے (رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۱)
پروش سوکت مین کہا گیا ہے کہ پوروش ہی یہ سب ہے جو کچہہ تہا یا ہے یا ہوگا وہ ہی امرتتو
(अमृततत्त्व) کا مالک ہے سب جگت اوسکا ایک پاد पाद یعنی پاؤن ہے باقی تین
پاد یعنی پاؤن سے وہ اپنی مہما مین قایم ہے اسی طرح پر یجروید کے منترون سے بہی ایک
ایشور کی اوپاسنا پائی جاتی ہے۔ جو جاگتے اور سوتے دور سے دور جانے والا ہے جو
جوتی ज्योति کے جوتی ہے جس کے حکم سے منی شئے मनीषि کرم کرتے ہین جو سب
پرجا کے اندر موجود ہے جو پرگیان چیت प्रज्ञान اور دہرتی روپ धृतिरूप ہے
جسکے بغیر کوئی کام نہین ہوسکتا جو گذشتہ اور حال اور آیندہ کو دہارن کرنیوالا ہے۔ جس مین

رگ - سام - یجر - داخل ہین جو سب مین پرویا ہوا ہے وہ ہمارا دل شدہ سنکلپ ہو -
یہ سوای ایشور کے کون ہو سکتا ہے (یجر وید دہیای ۳۴ منتر الغایۃ ۶) اسی یجروید کا ۴۰
ادہیای ایشاواس ईशा वास्य اوپنشد ہے - ایشور سے جو دنیا کی پیدایش پروش
سوکت وغیرہ مین بیان کی گئی ہے وہ سرشٹی کرم कर्म کو بتلاتی ہے اور پروش पुरुष
یعنی پرم آتما کے ہزار سر ہزار آنکھین اور ہزار پاؤن ہین وہ اِس تمام کائنات مین ویاپ
رہا ہے اور پہر بہی اوس سے دس اونگل پرے ہے اور اوسکا ایک پا یعنی حصہ व्याप
تمام کائنات ہے اور تین حصہ سوارگ स्वर्ग مین امرت ہے" ایسے کہنے سے یہ مراد ہے
کہ تمام کائنات کے ہر ذرہ ذرہ مین ایشور موجود ہے تاہم وہ اوس سے پرے ہے اور
اپنی مہان مین آپ ہی قایم ہے کیا دنیا کے تمام فلاسفہ اور سائنس کی جو ترقی اِس وقت تک
ہوئی ہے وہ رشیون کے اس خیال سے بڑہکر ہو سکتی ہے؟
رشی عاقلون سے کہتے ہین کہ اپنے من سے پوچھو کہ وہ کہان ہے اور کسطرح سے وہ جگت
کو قایم رکہتا ہے وہ ہی ہمارا ماتا پتا اور پالن کرنے والا پدہاتا ہے وہ ہر جگہہ پر موجود ہی ہر شے
کو جانتا ہے دیوتاؤن کو الگ الگ نام دیتا ہے اوسی کی طرف سب جاتے ہین وہ زمین
سے آکاش سے دیوتاؤن کے رہنے کے استہانون سے پرے ہے اوسمین یہ تمام سرشٹی
داخل ہے اوسکو تم نہین پا سکتے وہ جو تمہارے پاس ہے - اِس سے زیادہ نہ کسی شاستر
نے کہا نہ کہے گا رشیون کے اِن اوپدیشون کو سنکر اور پڑہکر کون ہے جسکا لوک اور پرلوک
نہ سدہرے - ہندوستان کی حالت طبعی پچہلے زمانہ مین کیسی ہی ہو مگر ادہیاتمک [illegible]
یعنی عقلی حالت ہمیشہ سب سے اونچی رہی اور رہیگی - [illegible]
رشی کہتے ہین کہ اپنے پرلوک کا خیال کرے کہ جو صاحب مقدرت ہو اوسکو چاہیے کہ غریب کی

مدد کرے یہ دولت مثل رتھ کے پہیون کے چلتی پہرتی رہتی ہے کبھی ایک شخص کے پاس
رہتی ہے کبھی دوسرے کے۔ شراب خواری۔ عورتون کے پاس زیادہ بیٹھنا۔ قماربازی چوری
ویسی ہی بری گنی جاتی تہین جیسے کہ آجکل رشی کہتے ہین کہ دیوتا منش मनुष्य کے پاپ کو
ہر وقت دیکھتے ہین اس سے ثابت ہوگا کہ ہندوستان مین قانون انسان کو برائی سے
روکنے کے لئے بڑا نہین مانا گیا تہا بلکہ گیان اور ایشور کا خوف ہی بڑے مانے گئے تہے۔
دان پن تپ کا وہ زور تہا کہ جس سے پاپ کبھی بڑہ نہین سکتا تہا رشی دنیا کو ست پر ہی
قایم مانتے تہے ست ہی زمین کو قایم رکھتا ہے نیم नियम سے ہی سورج اپنی جگہہ پر آسمان
مین قایم ہے اور ست ادس نیم پر قایم ہے کہ جو سوارگ کو بھی قایم رکھتا ہے ایک جگہہ پر
کہا گیا ہے کرت ऋत اور ست پرم آتما کے تیج سے پیدا ہوئی۔ یہ حالت سنگہتا بہاگ
(संहिता) کی دکہائی گئی اب اپنشد بہاگ سے یہ دیکھایا جاویگا کہ رشیون نے
انسان کی بہبودی آخر کا کس طرح پر سیدہا راستہ دکہلا دیا۔

اوپنشد۔ اوپنشدون کی تعداد مین بہت فرق ہے لیکن سری شنکر اچاریہ جی نے اپنی
شاریرک بہاشیہ शारीरक भाष्य مین ایش ईश کین केन کٹھ कठ
پرشن (प्रश्न) منڈک मुण्डक مانڈوک माण्डूक्य اتریہ (ऐतरेय) تیتریہ
(तैत्तरेय) چہاندوگیہ (छान्दोग्य) برہدارنیک बृहदारण्यक کوشتکی कौशीतकी
اور میتری برہمن मैत्रेयी ब्राह्मण اور جابال जाबाल اوپنشدون کو مستند مانا ہی
اورون کو نہین مانا ہے اس لئے ہم بھی انہین کا انتخاب کرینگے بہت سے اوپنشد جو آجکل
مانے جاتے ہین وہ پورانے نہین ہین نہ اون مین وہ اعلیٰ درجہ کے خیالات جو پورانے
اوپنشدون مین ہین موجود ہین نہ اونکے لفظون مین وہ بلاغت اور فصاحت ہی ہے

اون مین سے مختلف فرقون کے تائید کرنیکے لئے بنائے گئے ہین بہت سونمین پنچدشی گیتا
पंचदशी व गीता وغیرہ کے اشلوک لفظ بہ لفظ لکھدئے گئے ہین ایک دو مسلمانون کے
آنے کے بعد کے ہی بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین - پُورانی اوپنشدون مین جو گیان اور
اوپاسنا ہے اوسکو دویت وادیون द्वैत वादियों نے دُویت مین اور ادویت وادیون
نے ادویت مین کھینچا ہے لیکن سب اوپنشدون کا مطلب آخر ایک
ادویتہ برہمہ अद्वितीय ब्रह्म سے ہے وہ برہمہ سب کا انتر آتما ہے جب یہ جان لیا کہ
مین ہی برہمہ ہون تو پھر کوئی اور چیز جاننے کو نہین رہتی سب پرمان پرمیہ لوکک ویدک
(प्रमाण-प्रमेय-लौकिक-वैदिक) بیوہار کا خاتمہ ہو جاتا ہے - جو شخص اپنی آتما کو سب مین
اور سب کو اپنی آتما مین دیکھتا ہے اوسکو موہ اور شوک کہان آتم وت आत्म विन
یعنی گیانی شوک (शोक) سے ترجاتا ہے یہی تمام اوپنشدون کا مطلب ہے -
"تتوَمسی" तत्वमसि یعنے تو وہی ہے جو سوکشم सूक्ष्म سے سوکشم ہے اور جو استھول
(स्थूल) سے استھول ہے جو ستہ ہے اور جس سے یہ سب آتم وان आत्मवान ہے
یعنی جیتا ہے یہی اوپنشدون کا مہاواکیہ ہے -
اس برہم ودیا کے پراپتی ایسے ادہکاریون کو دکھلائی گئی ہے کہ جنکو سنسار سے پورا ویراگ
ہو جنکو سورگ کے بھوگون کی بھی پرواہ نہ ہو جو ماتا پتا اور گورو کی سیوا مین رہین اور جو
دونون مارگون یعنی بھوگ اور موکشہ کو اچھی طرح سے دیکھکر موکشہ کے مارگ کو ہی اختیار کرین
اور اوس پد کے پانے کی کوشش کرین کہ جسکا کبھی ناش نہین ہوتا جو نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے
جو ساری موجود ہے جو نیتہ नित्य ہے اور جو نہ بڑہتی سے ملتا ہے نہ بہت شاستر
پڑہنے سے بلکہ جو برے کام سے بچنے سے شانت اور من کو سادہان رکھنے سے

اور اوسی کا ہو رہنے سے ملتا ہے۔ آتما کا شریر رتھ ہے اور اندریان اوس رتھ کے گھوڑے ہین من اُن گھوڑون کی لگام ہے بُدّھی اوسکا ہانکنے والا ہے اگر بُدّھی سادھان ہو اور من مضبوط ہو تو اندریان بُرے راستہ مین نہین پڑینگی اور راجہ کو منزل مقصود پہ پہونچا دینگی رشی کہتے ہین کہ اوٹھو جاگو برہم وت ब्रह्मवित گورو کی سیوا مین جاؤ اور اپنی آتما کو جانو یہ راستہ چُھرے کی دہار پر چلنے سے بہی کٹھن ہے اس پر اگر چلوگے تو اُس پد کو پاؤگے جو شبد اسپرش۔ روپ رس گندہ سے یعنی حواس خمسہ سے پرے ہے اوسکو جان کر ہی موت کے مُنہ سے چھوٹ سکوگے۔ تمہارا آتما تمہارے ہی اندر ہے اوس کو پانی کی لئے اُونکار ओं کو دہنوش اور جیو آتما जीवात्मा کو تیر بناؤ۔ اوپاسنا سے اُس تیر کو تیز کرو اور برہمہ کو اپنا لکش लक्ष्य یعنے نشانہ بنا کر تن مے तन्मय یعنے برہم روپ ہو جاؤ جس مین یہ اکاش اور پرتہوی اور من اور سب اندریان یعنی حواس خمسہ پروئی ہوئی ہین اوسکو ہی ایک آتما جانو اور سب باتون کو چھوڑو وہی امرت (حیات ابدی) ہے اتنی ہی سب ناڑیان ایسی لگی ہوئی ہین جیسے رتھ کے پہیہ مین آرے وہ ہی تمہارے اندر ہے اوسی کے بہت سے روپ ہو جاتے ہین۔ اپنے دل مین اوسکا دہیان کرو اوسکے جاننے سے تمام عقدے حل ہو جاوینگے اور جیسے کہ ندیان سمندر مین جا کر ملجاتی ہین اور پھر اونکا نام روپ الگ نہین رہتا ایسے ہی اوس آتما مین لین یعنی داخل ہونے سے پھر نہ تام روپ رہیگا نہ جنم مرن کا بندہن رہیگا بلکہ سرو آتما کو پراپت ہو کر سرو آتما ہو جاؤگے ؎

یہ آتما پانچ کوشون पंच कोशों سے ایسا ڈہکا ہوا ہے جیسے تلوار میان سے ان پانچون کوشون کے نام یہ ہین ان مے अन्नमय (جسم ظاہری) پران مے प्राण मय (وہ طاقت جو جسم کو حرکت دیتی ہے) منو مے (خواہش) मनोमय وگیان مے विज्ञान मय (عقل)

آنندمی आनन्दमय (خوشی) سے آتما کو ایسے الگ دیکھو جیسے سینک کو
چھلکے سے یہ صرف تپ ہی سے ہوسکتا ہے تپ ہی برہم ہے اور تپ کے معنی شریر کا
تپانا نہین ہے بلکہ گیان ہے جن رشیون کو آتما کا درشن ہوا وہ وام دیو کی طرح کہتے
ہین کہ ہم اب اس جسم کے پنجرے سے چھوٹ گئے ہم کو اب یہ سنسار بندہن کا کارن نہین
ہوگا ہم نے جو جاننا تہا جان لیا ہم کو نہ دہن سے نہ اولاد سے نہ سنسار کے بہلے برے کامون
سے مطلب ہے نہ ہم کو اس بات کا سوچ ہے کہ ہم نے فلان کام کیا یا نہین کیا ہم تو سب کو
اپنا آتما ہی دیکھتے ہین ایسے ہی لوگ سب پاپون اور دکھون کو دور کرکے برہم روپ
ہوتے تہے۔ اور جو اُن کے اپدیشون پر اب بہی چلتے ہین وہ بہی برہم روپ ہوجاتے
ہین وہ برہم جیسا کہ اوپنشدون مین کہا گیا ہے ابھئی अभय (بیخطر) ہے وہان پر
نہ جرا ہے نہ مرتیو ہے نہ شوک ہے آنند ہی آنند ہے جو آنند کہ پرتھوی کے بڑے سے
بڑے راجاون کو یا پترون کو یا گندہرون کو یا دیوتاؤن کو یا و نکے راجا اندر کو یا برہسپتی
वृहस्पति یا پرجاپتی کو حاصل نہین ہوتا وہ اوس عارف کو حاصل ہے جو شروتری -
श्रोत्रिय (عالم) اکام ہت अकामहत (بے نفس) ہو اور اورجن अवृजिन
(پاپ سے بچا ہوا ہو) ہو یہہ ہی برہم ودیا کا پہل ہے اسی کے لئے بڑے بڑے دیوتا
رشیون کے پاس جاتے تہے بڑے بڑے راجا راج چھوڑ کر بن مین اونکی سیوا کرتے تہے
اسی کے لئے اندر نے برہماجی کی ایکسو ایک برس تک سیوا کی اسی کے لئے نارد نے
چارون وید اور سب شاستر پڑہکر بہی اپنا غرور چھوڑ کر سنت کمار جی کی سیوا کی ایسکو سری کرشن
جی مہاراج نے برہم چریہ رکھکر گھور انگرس رشی سے پایا اسی کے لئے جنک نے یاگ ولک
کو اپنا سب راج सर्वस्व دان کیا و متیری یا گیہ ولک کی استری نے سب دولت کو

اون کے اوپر وار دیا یہ ہی برہم ودیا ہے جو کرشن مہاراج نے ارجن کو سکھلائی اور اوسکا
موہ اور اہنکار دور کرکے اپنے دہرم کی طرف راغب کیا اسی کی بدولت بھیشم پتامہ نے
لڑائی مین دیوتاؤن کے سے کرم کرکے پہر یودہشٹر کو دہرم اور گیان اور ویراگ کا اوپدیش
کیا اسی برہم ودیا کے اوپر ایسے ایسے راجا جیسے وکرمادیتہ جیتے تھے اور یہ ہی برہم ودیا ہی کہ
جس نے یورپ کے عاقلون سے جیسے شوپن ہار جرمنی مین اور امرسن امریکہ مین یہ کہلوایا
ہے کہ انسان کی موکش زندگی کو بنانے والی اس سے زیادہ نہین ہے - یہ ہی ہندوستان
کی دولت لازوال ہے یہ ہی اسکی بہبودی کا باعث ہوگی اور مصیبت مین کام آویگی -

اسمرتیون کا زمانہ - شروتی کے بعد اسمرتی स्मृति ہین لفظ اسمرتی کے لغوی معنے
یہ ہین کہ "مہرشیون महर्षियों کی طرف سے وید کے مطالب پر غور" اس سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ جو سمرتیان وید سے باہر ہین وہ غیر مستند ہین ان مین سے منو اسمرتی جو وید کی بالکل
مطابق ہے سب سے اول ہے اسکے بعد اور اسمرتیان جو ساتوک सात्विक ہین ماننے کی
لایق ہین اور وہ یہ ہین وسشٹ वसिष्ठ ہاریت हारीत ویاس व्यास
پراشر पराशर بھاردواج भारद्वाज کشپ कश्यप ان کے بعد راجسی
(राजसी) اسمرتیان کمتر مستند ہین وہ یہ ہین - چیون च्यवन یاگولکیہ याज्ञवल्क्य
اتریہ आत्रेय دکش दक्ष کاتیاین कात्यायन اور وشنو विष्णु جو تامس तामस
ہین وہ ان سے بہی کمتر مستند ہین اور وہ یہ ہین گوتم गौतम برہسپت बृहस्पति
سموَرت संवर्त یم यम سنکہہ संख اور اوشنس उशनस - یہ پدم پران
पद्म पुराण مین کہا ہے لیکن اس مین کوئی شک نہین ہے کہ منو وغیرہ جو ساتوک
اسمرتیان ہین وہ انسان کی زندگی کو شدہ کرکے موکش دی کا سیدہا راستہ دکھلاتے ہین

جو ویدون مین کہا گیا ہے دہرم کی جو حالت اون مین بیان کی گئی ہے اوس سی ہر متنفس
اور قوم دونون کی بہتری ہوتی ہے دہرم کے معنی ہین کہ جو سب کو دہارن کرے اسی وجہہ
سے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم دہرم کو چہوڑ وگے تو وہ تمہین مار ڈالیگا اگر تم اوسکی حفاظت کروگے
تو وہ تمہاری حفاظت کریگا پس دہرم کو مت چہوڑو۔ دنیا مین کسی شخص نے دہرم کی تعریف
اس سے بڑہکر نہین کی اسمرتی کارون کا یہ قول ہے کہ "ست ہی دہرم ہے جو ست پر چلتا ہی
وہ دہرم پر چلتا ہے"۔ بار بار یہ ہی آواز سُنائی دیتی ہے کہ "دہرم سے ہی اسلوک اور پرلوک
مین بہبودی ہوتی ہے دولت اور اولاد دہرم کے تابع ہین"۔ جو شخص یہ چاہتا ہی کہ مین
دنیا مین عرصہ تک زندہ رہون اوسے دہرم پر چلنا چاہیئے وید کا پڑہنا تپ گیان اندریون
کو قابو مین کرنا۔ کسی کو نہ ستانا اور گوروکی سیوا۔ سب کی بہبودی کا سبب بتلائے گئے
ہین پرورتی प्रवृत्ति धर्म یعنی نیکی کرنے سے انسان کو دیوتاؤن کا رتبہ ملتا ہی نیورتی
निवृत्ति یعنی سب کامون کو چہوڑ کر دہیان کرنے سے دنیا سے نجات ملتی ہے۔ جو شخص
اپنے دل کو مضبوط کرکے سُچ اور جہوٹ کی طرف غور کرتا ہے اور اپنے مین سب کو اور سب
مین اپنے کو دیکہتا ہے" وہ ادہرم کیسے کرسکتا ہے سب دیوتا آتما ہی ہین اور سب کا آتما
ہی مین قیام ہے وہ ہی سب کو اپنے اپنے کام مین لگاتا ہے جو سب کا مالک ہے وہ چہوٹے
سے بہی چہوٹا ہے اور بڑے سے بہی بڑا ہے وہ پرکاش سروپ ہے اور اپنی تجلی مین آپ
ہی رہتا ہے اور جیسے کہ خواب مین انسان خود اپنے آپ دنیا رچکر اوسکو اپنے سے علیحدہ
دیکہتا ہے ویسے ہی یہ آتما آپ دنیا رچکر اپنے تئین اوس سے علیحدہ دیکہتا ہے جسم سے اسکو
علیحدہ کرنے سے ہی جانا جاتا ہے کہ وہ ہی پرم پُرش ہے اوسی کو کوئی اگنی۔ کوئی منو۔ کوئی
پرجاپتی۔ کوئی اندر۔ کوئی پران۔ کوئی پرب برہم کہتے ہین"۔ اوسی سے سب کائنات کا

ظہور ہے اوسی پر کائنات کا پیدا ہونا اور فنا ہونا منحصر ہے"۔ یہ ہی سمرتیون کا سار یعنے خلاصہ ہے۔

یہ منوسمرتی وغیرہ سب اسمرتیان پورانے دہرم سوترون پر بنائی گئی ہین صرف اسقدر زیادہ ہے کہ اوس زمانہ کے حالات اور طریقہ برتاؤ اون مین پورے طور سے بیان کئے گئے ہین اسمرتیون سے پایا جاتا ہے کہ برہمن۔ چھتری۔ ویش اور شودر کے علاوہ بہی اور ذاتین جو تین ذاتون اور شودرون کے میل سے پیدا ہوئی موجود تہین جیسے کہ سوت (सूत) ماگدہ मागध وی دیہہ विदेह وغیرہ لیکن وہ سیکڑون فرقے جو آجکل ایک ایک ذات مین ہین۔ اوس زمانہ مین نہین تہے منوجی کہتے ہین کہ برہمن شودر اور شودر برہمن ہو سکتا ہے اونہون نے کہان پان کی وہ قید جو اب ہے نہین رکہی تہی۔ گوتم جی کہتے ہین کہ برہمن اوس چہتری یا ویش کے ساتہہ جو اپنا کرم کرتا ہو کہا سکتا ہے لڑکیون کی شادی کی عمر مین اسمرتیون مین اختلاف ہے لیکن اکثر اسمرتی کارون کا مطلب بال بواہ سے ہرگز نہین پایا جاتا عورتون کی عزت کرنے کا بار بار حکم ہے اور اونکا پتی برت رکہنا تو ساری ہے کہا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ عورتون کو اپنے خاوند کی خدمت کرنے سے بڑہکر کوئی دہرم نہین ہے مردون کے لئے منوجی نے چوبیس ۲۴ اور تینتیس ۳۳ کے درمیان شادی کرنا لکہا ہے اسمرتیون مین بہت سی جگہہ انتظام ملک کے طریقے ایسے اچھے کہے گئے ہین کہ وہ اب بہی کارآمد ہو سکتے ہین اور سب کے آخر مین گیان کو ہی افضل رکہا ہے۔ انہین منوسمرتی اُس زمانہ کی سوسائٹی کی اصلی حالت کو بتلاتی ہے نہ کہ خیالی کو۔

اتہاسون کا زمانہ۔ شرتی श्रुति اور اسمرتی स्मृति کے بعد اتہاس ہین۔ یہان کے اتہاسون اور اور جگہہ کے اتہاسون مین یہ فرق ہے کہ وہ صرف قصہ ہی نہین ہین بلکہ

دہرم धर्म ارتہہ अर्थ کام काम موکش मोक्ष کوبہی اچہی طرح دکھلاتے ہین اور
صرف اوپدیش ہی نہین کرتے بلکہ مہاتماؤن کے جیون چرترون سے اونکو ثابت کرتے ہین
راماین۔ راماین تمام دنیا کے اتہاسون مین سب سے پورانی ہے یورپ کے علما اوسکو
پانسو برس قبل مسیح کے تبلاتے ہین کوئی یہ بہی کہتے ہین کہ وہ روپک ماتر (خیالی قصہ) ہی ہی
اور اوس سے صرف آریون کا لنکا مین جانا ثابت کرنے کا مطلب ہے۔ یہ بالکل غلط ہی
راماین ایک اتہاس ہے جسکو والمیک جی مہاراج نے رام چندرجی کے زمانہ مین بنایا۔ ہندو
راماوتار کو ترتیا یگ کا کہتے ہین لیکن اس مین کوئی شک نہین کہ راماین مہابہارت سے پہلے
کی ہے کیونکہ مہابہارت مین رامچندرجی کا ذکر آیا ہے۔ راماین مین یدہشٹر۔ کرشن وغیرہ
کا کہین ذکر نہین آیا ہے راماین مین چوبیس ۲۴۰۰۰ ہزار اشلوک ہین اور اوسکی عبارت ایسی سلیس
اور فصیح ہے کہ کسی کاویہ काव्य نے ابتک اوسکی برابری نہین کی۔ والمیک جی نے
جیسے رامچندرجی تہے ویسے ہی اونکو دکھلایا ہے اوس کا اوتر کانڈ پیچھے کا بنایا ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ اوس زمانہ کے لوگ کہ جنکا ذکر راماین مین ہے کیسے دہرم آتما تہے رامچندرجی
مجسم نیکی تہے۔ والمیک جی نارد جی سے پوچہتے ہین کہ دنیا مین ایسا کونسا شخص ہے جو سب
نیک خصلتون والا بڑا طاقتور اور اپنے دہرم کو جاننے والا اپنے فرضون سے واقف سچ
بولنے والا اپنے کہے ہوئے کو کرنیوالا پاکیزہ عادتون والا سب لوگون کی بہبودی مین کوشش
کرنے والا۔ عالم اور سب کام کرنیکے قابل خوبصورت اپنے دل کو قابو مین رکہنے والا غصہ کو ضبط
کرنیوالا اپنا رعب قایم رکہنے والا بے عیب دیوتاؤن کو بہی لڑائی مین خوف دینے والا ہو۔
نارد جی نے کہا کہ ایسے گن ایک شخص مین ہونے مشکل ہین لیکن یہ سب سری رامچندرجی مین
موجود تہے۔ وہ مستقل الرائے۔ بڑے بہادر۔ اپنا رعب قایم رکہنے والے۔ مستقل مزاج۔

عقلمند - اپنے فرض سے واقف - فصیح - شریمان - دشمنون کو مارنیوالے - چوڑے
کندہے والے - بڑی بانہون والے - مضبوط گردن والے - خوبصورت جسم والے -
کشادہ بازو - سچ بولنے والے - اپنی بات پر قایم رہنے والے - دنیا کے دہرم کی محافظ
تمام ویدون اور شاسترون کے جاننے والے - دہنور وید یعنی فن سپاہ گری مین یکتا -
تمام دنیا کے پیارے - سب کو یکسان دیکھنے والے - سنجیدہ - مثل وشنو کے بہادر -
غصہ مین مثل موت کے خوفناک - مثل زمین کے سب کو برداشت کرنیوالے ہوئے ہین -
اور والمیک جی نے اون کی اِن سب خصلتون کو اپنی کتاب مین ثابت کر دکھایا ہے جب
رامچندر جی نے اپنے باپ کے حکم کے موافق راج چہوڑا تو اون کی طبیعت ذرا نہ بگڑی اور
اونکے چہرہ کی رونق ویسی ہی رہی اور ہنسکر اپنے مان باپ سے یہ کہا کہ مین اس دنیا مین
اپنے مطلب کا غلام ہو کر رہنا نہین چاہتا مجھکو اون رشیون کیطرح سے جانو کہ جو سچے دہرم
کے اوپر چلتے تہے پہر لچھمن جی نے اونکو بہت کچھہ سمجھایا مگر وہ اپنی برت سے نہ ہٹے اور
جب جابال رشی نے اون سے یہ کہا کہ تم نے جو اپنے باپ سے وعدہ کیا تہا وہ اُسکے ساتھہ
گیا تو اونہون نے جواب دیا کہ مین نے جو اون سے وعدہ کیا تہا اوسکو لوبہہ یا موہ یا اگیان
یا اور کسی وجہہ سے نہین توڑونگا مین ست کو ہی انتریامی جانتا ہون اور سچے آدمیون نے
ہی ستیہ کا بوجہہ اوٹہایا ہے ست دہرم اور پراکرم اور سب مخلوق پر دیا کرنا اچہی بات کہنا
دیوتاؤن - مہمانون - دوجاتی (برہمنون - چہتریون - ویشون) کی پوجا کرنا ہی سوارگ
کی سیڑہی ہے اونکی زندگی سچ اور دہرم کا نمونہ ہے ایسا مہا پُرش ہندوستان مین کوئی
نہین ہوا - ہنومان جی بل پراکرم - ست اور بچار کی مورتی تہے - اونکا جس यश سارے
مین چہا رہا ہی اور تمام ہندوستان مین اونکی پوجا ہونی اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ

اونہون نے اپنے مالک کے کام مین کیسا پراکرم دکہلایا وہ جیسے بلی تہے ویسے ہی گیانی بہی تہے جو بہادری اونہون نے سیتاجی کے ڈہونڈنے اور راون کے ساتہہ لڑائی مین دکہلائی وہ سب کو معلوم ہے لیکن اونکے گیان کا لوگون کو پورا پورا علم نہین ہے جب لنکا مین جاکر پہلے ہی راون کو دیکہا تو اوسکی خوبصورتی۔ استقلال۔ طاقت اور دبدبہ کو دیکہکر بہت تعجب کیا اور کہا کہ اگر اسمین اتنا پاپ نہوتا تو یہ دیوتاؤن پر بہی حکومت کرتا اُنہون نے بڑی سنجیدگی سے راون سے یہ کہا کہ تم نے اپنے دہرم کا نتیجہ تو پالیا لیکن اب تمکو اپنے ادہرم کا بہی نتیجہ ضرور ملیگا تم نے جو ادہرم کیا ہے وہ تمہارے سب دہرم کو مٹادیگا تم اپنے ادہرم کو چہوڑدو سوگریوا اور انگد وغیرہ کی بہی یہہ ہی حالت تہی پہر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ دراصل ریچہہ یا بندر تہے۔

بہرت جی نے جس طرح اپنے پائے ہوئے راج کو چہوڑ دیا اور اپنے بڑے بہائی کی طرف سے اُسکی حفاظت کی اوسکا نمونہ تمام دنیا کے اتہاسون مین کہین نہین ملتا دوسرا کونسا ایسا بہائی ہوا ہے کہ جس نے صرف بہائی کی محبت کیوجہہ سے حکومت اور آرام کو چہوڑکر بلا کسی مطلب کے بنوباس اختیار کیا یہہ صرف لچہمن جی کا ہی کام تہا اسلئے والمیک جی کا یہ کہنا کہ رامچندرجی سا سچ بولنے والا لچہمن جی جیسا دور اندیش۔ اور بہرت جی سا دہرم آتما کوئی نہین ہوا بالکل سچ ہے سیتاجی کا پتی برت ہندوستان کی عورتون کے لئے ہمیشہ سے ضرب المثل ہے اُنہون نے ہزارون تکلیفین سہین آفتین اوٹہائین لیکن اپنے خاوند کو ہی اپنا دیوتا مانا اور ہمیشہ یہہ ہی خیال کیا کہ چاہے امیر ہو یا غریب عورت کے لئے اوسکا خاوند ہی اوسکا دیوتا اور پرم گتی ہے راون نے جس وقت اُنکو بہت کچہہ لالچ دیکر اپنی امارت اور رامچندرجی کی مصیبت کی حالت کو دکہلایا تو سیتاجی نے یہہ ہی کہا کہ چاہے مصیبت زدہ ہون چاہے راج

परम गति

سے خارج - وہ ہی میرے مالک ہین میرا دل اون مین ایسے لگا ہوا ہے جیسے سووَرچلا
सुवर्चला کا سوریہ सूर्य سے اور شچی शचि کا اندر इन्द्र سے ارونڈھتی अरुन्धति
کا وسشٹ वसिष्ठ سے روہنی रोहिणी کا چندرمان चन्द्रमा سے لوپامودرا
लोपामुद्रा کا اگست अगस्त्य سے سوکنیان सुकन्या کا چیون च्यवन سے
ساوتری सावित्री کا ستیہ وان सत्यवान سے شریمتی श्रीमति کا کپل कपिल سے
دمینتی दमयन्ती کا نل (नल) سے تھا ان عورتون نے دُکھ مین بھی اپنے شوہرون
کو نہ چھوڑا اپنی برت پر قایم رہین ویسے ہی مین بھی رامچندر جی کے ساتھ برتونگی جب لنکا کے
فتح ہونے پر ہنومان جی سیتا جی کو رامچندر جی کے پاس لائے اور رامچندر جی نے انکی پتی برت
پر شبہ کیا تو اونہون نے کہا کہ مین ایسی نہین ہون جیسا کہ آپ مجھکو خیال کرتے ہین مین اپنے
چرتر کی قسم کہا کر کہتی ہون کہ آپ میرا اعتبار کرین مجھکو معمولی عورتون سا نہ جانین اگر تم نے میرا
امتحان کر لیا ہے تو اس شک کو چھوڑ دو اگرچہ مین نے مجبور ہو کر دوسرے آدمی کو چھوا لیکن میرا
دل تو آپ کے ہی تابع تھا" بہت سے لوگ اس بات مین شبہ کرتے ہین کہ اگر وہ رامچندر جی
کی طرح ست اور دہرم پر چلین تو دنیا کا کام نہ چل سکے گا چنانچہ ایک جلسہ مین کہ جہان پر کچھہ
انگریز اور بہت سے ہندوستانی اور ایک راجہ موجود تھے رامچندر جی کے طریقہ برتاو کی
تقلید پر بحث ہوئی اوس پر ایک عالم انگریز نے یہ کہا کہ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ رامچندر جی کی
طرح دہرم پر چلنے سے سورگ ملے لیکن سرکاری نوکری نہ ملیگی اس کا جواب یہ ہی دیا گیا کہ
چاہے سرکاری نوکری ملے یا نہ ملے ہندوستانیون کے لئے رامچندر جی کیطرح ست اور
دہرم کا پالن کرنا لوک پرلوک دونون کو سودہار دیگا اور سرکاری نوکری مین بھی سچ کی ہمیشہ
قدر ہوتی ہے سچ ہی آخر مین کامیاب ہوتا ہے جھوٹے لوگ چاہے تھوڑے دن تک فروغ

پا وین لیکن انگریزی گورنمنٹ مین سچ ہی کی ہمیشہ سے قدر ہے -
راجہ ہریش چندر نے اپنے ست اور عہد کے قایم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو معہ استری و لڑکے کو بیچ ڈالا اور اپنے مالک کی طرف سے اپنے مرے ہوئے لڑکے کے کفن مین سے اپنی استری سے آدہا مانگا گیا اس بات سے یہ ظاہر نہین ہوتا کہ ایسے آدمیون کے سنت نے ہی اس ملک کو قایم رکھا ہے - دوسرے ملک کے لوگ اس ست کی قدر نہین جان سکتے چنانچہ امریکہ کے ایک عالم نے ہریش چندر کی سوانح عمری پڑھکر یہ لکھا کہ راجہ ہریش چندر اگرچہ ست کی پیروی کرنے مین بڑے بہادر تہے لیکن مغرب کے معمولی لوگون کی نظرون مین یا تو وہ بیوقوفی سے فضول اصرار کرتے تہے یا اونکو پاپ کا جہوٹا خوف تہا کیونکہ چاہے کتنا ہی پن اونہون نے ست کے پالن کرنے سے کمایا ہو لیکن وہ سب اوس پاپ سے جو کہ انہون نے اپنی بات رکہنے کے لئے کیا ناش ہو گیا اونہون نے اپنے آپ کو اور اپنی بی بی اور لڑکے کو اون کے واجبی حق سے محروم کر کے ایک ایسا بڑا پاپ کیا کہ جس سے وہ پاگل خانہ یا قید خانہ مین رکہنے کے لایق تہے مغرب کے لوگون کا خون صرف اس بات کے خیال کرنے سے ہی جوش کہاتا ہے کہ اونہون نے اپنی بی بی کو بیچنے کا بڑا بہاری گناہ کیا ہندو لوگ چاہے اس بات پر تعجب کرین مگر ہم کو تو اونکی کارروائی نہ صرف تعجب انگیز ہے بلکہ اندہون کی سی معلوم ہوتی ہے جن لوگون کے ایسے موٹے خیالات ہین اگر وہ ست اور تیاگ کو دنیا کے آرام کے اوپر قربان کردین تو کیا تعجب ہے ہندوستان کے ست اور دہرم کی عظمت وہ کیسے جان سکتے ہین افسوس صرف اتنا ہی ہے کہ ایسے خیالات یہان کے لوگون مین بہی پیدا ہونے لگی ہین اور وہ اپنے یہان کے پرانے عالمون کو بیوقوف اور پرانے فیشن کا کہکر خود غرض ہوتے جاتے ہین ہم یقیناً کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان کی دینی اور دنیوی

بہبودی جب ہی ہوسکتی ہے جبکہ یہان کے لوگ رامچندرجی اور اوتارون کے ست اور دہرم کی تقلید کرین یہ خیال کرنا کہ اب کلجگ مین ست جگ کی باتون کی تقلید کیسے ہوسکتی ہے غلط ہے۔ شاستر اور روزمرّہ کا تجربہ دونون اس بات کے شاہد ہین کہ بُرے کامون کو نہ چہوڑنا اور اونکی بُرائی سے چشم پوشی کرجانا ہی کلجگ ہے جب ان بُرے کامون کے چہوڑ دینے کی خواہش دل مین ہوتی ہے تو اوسی وقت دواپر ہوجاتا ہے اور جب اس خواہش کے موافق چلنے کی کوشش ہوتی ہے تو تریتا ہوجاتا ہے اور جب بُرے کامون کو چہوڑ دیا تو ست جگ ہوگیا اور اب بہی ست پُرشون کے لئے جو ست اور دہرم پر چلتے ہین ست جگ ہی ہے۔

والمیکی جی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین ملک مین کیسی دہرم اور دولت کی ترقی بہی تہی۔ اس مین کچہہ شاعری مبالغہ بہی ہوتاہم اصلیت مین فرق نہین ہے والمیکی جی کہتے ہین کہ اجودہیا راجہ دشرت کا دارالخلافت بارہ یوجن لمبا اور دس یوجن چوڑا تہا اوس مین بڑی بڑی سڑکین بنی ہوئی تہین اور دوکانون مین ہرطرح کا مال موجود رہتا تہا دور دور کے ملکون کے سوداگر وہان آتے تہے۔ عورتون کیواسطے تماشہ گہر باغیچہ وغیرہ شہر مین چارونطرف بنے ہوئے تہے برہمن جیت اندری (نفس کش) اور اپنے دہرم پر چلنے والے تہے اور کوئی ناستک یا جہوٹا نہین تہا سب عورت مرد دہرم پر چلتے تہے اور کوئی دُکہیا یا اپنے دہرم سے غافل نہین تہا نہ کوئی ایسا تہا کہ جو اپنے راجہ کے ساتہہ محبت نہ رکہتا ہو۔ لنکا کی حالت اور بہی عجیب تہی جب ہنومان جی نے اوسکو دیکہا تو بہت تعجب کیا اور یہہ کہا کہ یہ شہر دیوتاؤن سے بہی نہین جیتا جاسکتا وہان پر علی الصباح وید پڑہے جاتی تہے راون کے محلون مین عیش وعشرت کے وہ سامان کہ جو آجکل پائے جاتے ہین

موجود تھے۔ راجا اور پرجا مین ایسی محبت تھی کہ جب راجا دشرت نے رامچندر جی کو اپنا ولیعہد کرنا چاہا تو اپنی تمام رعایا کی راے لی۔ عورتین بھی اوس زمانہ مین لایق ہوتی تھین۔ سویمبر کا رواج ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شادی صغرسنی کی رسم نہین تھی لوگ بڑے طاقتور اور اپنے دہرم کے جاننے والے تھے اور جن لوگون کو راکشش کہتے ہین مثلاً کمبھکرن اور اندرجیت وہ اپنے دہرم سے پوری طرح واقف تھے۔ رامچندر جی کا راج ضرب المثل ہے اوس مین کوئی دکھی نہین تہا۔ وقت پر بارش ہوتی تھی۔ زمین مین غلہ پورا پیدا ہوتا تہا روگ نہین تھے اور سب فارغ البال تھے۔

مہابھارت - دوسرا اتہاس مہابھارت ہے ہندوستان کی کوئی دینی یا دنیوی چیز ایسی نہین ہے جو اوس مین نہ ہو اسمین کوئی شک نہین کہ اس کتاب مین بہت حصہ وقتاً فوقتاً بعد مین شامل کیا گیا ہے مگر تھوڑے غور سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ کونسا حصہ بعد مین ملا یا گیا ہے اور کونسا اصلی ہے لیکن پیچھے کے شامل کئے ہوئے حصہ سے بھی ہرطرح کی معلومات ہوتی ہین۔ مہابھارت کے مضمون کی تین تہہ ہین پہلی تہہ آٹھ ہزار آٹھ سو اشلوکون کی ہے اور اونکے بارے مین بیاس جی کہتے ہین کہ ان اشلوکون کو مین جانتا ہون اور شک جانتا ہے سنجے संजय ممکن ہی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو یہ اشلوک مہابھارت کے اصلی اشلوک ہین دوسری تہہ چوبیس ہزار اشلوکون کی ہے کہ جنہین مہابھارت بغیر کہانیون کے کہی گئی ہے تیسری تہہ ایک لاکھ اشلوکون کی ہے کہ جو آجکل مہابھارت کے نام سے مشہور ہے۔ ہری ونش پرب جو مہابھارت کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہی بلاشک بعد مین لکھا گیا یہ نہین معلوم ہوتا کہ مہابھارت چوبیس ہزار اشلوک سے ایک لاکھ اشلوک کی کب ہوئی مگر ان ایک لاکھ اشلوکون کا ذکر چوتھی و پانچوین صدی عیسوی کی دان پترون

مین اور اشولاین گرہ سوتر आश्वलायन गृह्यसूत्र مین موجود ہے مہابہارت کے اٹہارہ
پربون مین ایسی انواع واقسام کی کہانیان ہین کہ جن سے اوس زمانہ کی حالت پوری پوری
معلوم ہوسکتی ہے - کل کتاب کا مطلب سنجیدہ اور عبارت سلیس ہے اور یہہ ہی بیاس جی
کے طرز کلام کی خوبی ہے - ہر ایک قصہ سے دہرم گیان اور ویراگ بہکتی وغیرہ دکہلانے کا
مطلب ہے - شکنتلا शाकुन्तला کے قصہ سے پایا جاتا ہے کہ اوس زمانہ کی عورتین کیسی سچی
اور دہرم آتما ہوتی تہین راجہ ییاتی ययाति کے قصہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ خواہشات
کے پورا کرنے سے کبہی سکہہ نہین ہوتا نل नल دمینتی दमयन्ती اور ساوتری सावित्री
کے قصہ یہہ دکہلاتے ہین کہ اوس زمانہ کی عورتین اپنے شوہرون کی کیسی جان نثار تہین -
مارکنڈی رشی मार्कण्डेय کا وشنو جی کے پیٹ مین پہرنا اور اوسکی حد نہ پانا اس بات کو
ظاہر کرتا ہے کہ سرشٹی सृष्टि یعنی دنیا کی کوئی حد نہین ہے - دہرم ویادہ धर्मव्याध
کے قصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین شودر بہی برہمنون کو گیان دیتے تہے -
ودورنیتی विदुरनीति کو سب جانتے ہین سنت سوجات گیتا सनत सुजात से
اودویت अद्वैत کا سدہانت مضبوط ہوتا ہے بہگوت گیتا भगवद्गीता -
جو بہیشم پرب भीष्म مین ہے ہمیشہ سے انسان کی بہبودی کا ذریعہ ہوئی ہے شانتی پرب
مین جو راج دہرم राजधर्म آپد دہرم आपद्धर्म اور موکش دہرم मोक्षधर्म
کہے گئے ہین اونکی برابر کسی اور گرنتھہ مین اوپدیش उपदेश نہین ملتا - موکش دہرم ہی
کو لیکر شنکر اچاریہ جی نے اپنی بہاشیہ لکہی انوگیتا अनुगीता مین بہگوت گیتا کی سدہانت
سادہ طور پر دکہلائی گئی ہے آشرم واسک پرب आश्रमवासिक مین جو بیاس جی
نے لڑائی کے مرے ہوئے بہادرون کو گنگا جی سے نکالکر زندہ آدمیون کے ساتہہ ملاکر سلوک

باہم کرا دیا اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رنج اور فساد موت کے بعد جاتے رہتے چاہئین -
ہزارون آدمیون کو یہ پانچوان وید موکش کا دینے والا ہوا ہے - بیاس جی کا قول ہے کہ
ویدون اور رامائن اور مہابہارت مین ہری हरि سماہی شروع مین بیچ مین اور آخر مین کہی
گئی ہے - ساری مہابہارت کا خلاصہ بیاس جی نے چار اشلوکون مین کہا ہے اور وہ یہہ
ہے کہ "ہزارون ماتا پتا اور سیکڑون استری اور پوتر ہم نے اس سنسار مین دیکھے اور بہت سی
آتے جاتے رہین گے ہزارون موقعے خوشی کے اور سیکڑون خوف کے جاہلون کے لئے
روز آتے رہتے ہین لیکن عقلمند کے لئے نہین - مین ہاتہہ اوٹہا کر کہتا ہون لیکن کوئی نہین سنتا
کہ دہرم سے ہی ارتہہ یعنی دولت اور کام یعنی آسایش ملتی ہی دہرم پر کیون نہین چلتے خواہش
سے - خوف سے - لالچ سے - یا موت کے خوف سے بہی دہرم کو مت چہوڑو دہرم ہی نت ہے
سکہہ و دکہہ ہمیشہ نہین رہتے جیو ہمیشہ رہتا ہے لیکن اوسکی وجہ یعنے جسم ہمیشہ نہین رہتا" -
(مہابہارت سورگ آروہن پرب ادہیای ۵ - اشلوک ۶۰ تا ۶۳) یہ ہی مہابہارت کی
ساوتری ہے اور اسمین دہرم گیان اور ویراگ کا تمام خلاصہ موجود ہے بیاس جی کا قول ہے
کہ جو انسان سب کا دوست ہے اور سب کی بہبودی کے لئے تن من دہن سے موجود ہے
وہ ہی دہرم کو جانتا ہے جو شخص نہ کسی سے ڈرتا ہے نہ کوئی اوس سے ڈرتا ہے جو انسان
کی طرف سے دل سے زبان سے یا فعل سے برا خیال نہین کرتا وہ ہی بیخطر رہتا ہے - دہیان
سے شاستر کے مطالعہ سے خیرات سے سچ بولنے سے نیچی نظر رکہنے سے سیدہے سچے
برتاؤ سے چہپا سے کہانے کی احتیاط رکہنے سے اور جیت اندری ہونے سے تیج بڑہتا ہے
پاپ گہٹتا ہے سب خواہشین پوری ہو جاتی ہین اور گیان کی ترقی ہو کر پرہم پد ملتا ہے - تمام
ویدون کا سار ست ہے - ست کا سار دم (یعنی نفس کشی) دم کا دان - دان کا تپ -

تپ کا تیاگ - تیاگ کا سُکھ - سُکھ کا سورگ اور سورگ کا نرگُن برہم ہناؤ ہے مطلب یہ ہے کہ سلسلہ وار ہر ایک پچھلے گُن کے نہ ہونے سے پہلا فضول ہے اگر دان نہین ہے تو جیت اِیندری ہونا فضول ہے اگر تپ نہین ہے تو دان فضول ہے اسی سدہانت پر چلنے سے یدہشٹر بھیشم - ارجن وغیرہ نے دیوتاؤن کا مرتبہ پایا - یدہشٹر دہرم راج اور دہرم کے پوتر کہلاتے تھے اور وہ دہرم کے اتنے پابند تھے کہ بڑی مصیبت مین بھی جبکہ اُنکی عورت اور بھائیون نے بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ اپنے گئے ہوئے راج کو اپنی قوتِ بازو سے کیون نہین چھین لیتے تو اونھون نے جواب دیا کہ مین دہرم پر خود غرضی سے نہین چلتا ہون بلکہ وید کی تقلید کر کے سجنّون کی طرح سے بسر کرتا ہون میری عادت مین ہی دہرم ہے - جو شخص دہرم کو کسی مطلب ذاتی کی غرض سے کرتا ہے وہ دہرم کو بیچتا ہے دہرم سے سورگ ملسکتا ہے اگرچہ دہرم نہ ہو تو دنیا ڈوب جاوے کسی کی موکش نہ ہو سب جانورون کی مانند رہنے لگین علم کوئی نہین پڑہے - دولتمند کوئی نہ ہو - اگر تپ برہم چریہ - وید کا پڑہنا - یگ - دان - اور نیک برتاؤ فضول ہون تو اونکا کرنے والا امر کبھی نہ ہو اور دنیا کا ٹھکانہ نہ رہے اسلئے دہرم کی جو بڑا دیوتا ہے کبھی حقارت نہ کرو پھر جب یکش یچھ نے یدہشٹر کے چارون بھائیون کو اس وجہہ سے مارڈالا کہ وہ اوسکے سوالون کا جواب جو دہرم کے اوپر تھے نہین دیسکے تو یدہشٹر نے اونکا پورا پورا جواب دیکر اونکو زندہ کرایا اور جب آخر مین یکش نے پوچھا کہ سُکھ کون پاتا ہے - تعجب خیز کیا بات ہے - راستہ کونسا ہے اور قصہ کیا ہے تو یدہشٹر نے جواب دیا کہ جو شخص چوتھے یا چھٹے دن ہی اپنے گھر مین ساگ پات پکاوے مگر کسی کا قرضدار یا دست نگر نہو تو وہ ہی سُوکھی ہے - رات دن لوگ مرتے ہین مگر باقی سب یہ سمجھتے ہین کہ ہم کبھی نہین مرینگے یہ ہی تعجب ہے عقلمند اور نیک جس راستہ پر چلین

وہ ہی راستہ ہے اِس بڑے موہ کے کڑہاؤ مین جسکے نیچے سورج کی آگ جلتی ہے اور
رات دن جسکے ایندہن ہین اور مہینے اور موسم جس کی کرچھی ہین کال انسان کو پکاتا ہے یہ
ہی قصہ ہے پہر یکش نے پوچھا کہ انسان برہمن پیدایش سے ہوتا ہے یا وید کے پڑہنے
سے یا وید کا مطلب سمجھنے سے یا آچار (نیک چلنی) سے تو راجہ نے جواب دیا کہ انسان
برہمن پیدایش یا وید کے پڑہنے یا وید کے مطلب سمجھنے سے نہین ہوتا صرف اپنے آچار
سے ہی ہوتا ہے اِس لئے اپنے چال چلن کو بگڑنے نہ دو جسکا آچار نہین بگڑا وہ خود بہی
نہین بگڑیگا - اگر پڑہنے پڑہانے والے یا شاستر کو جاننے والے بہی بری عادتین اختیار
کرین تو اونکو مورکہہ ہی کہنا چاہیئے جو شخص اپنے دہرم کو پورا کرتا ہے وہ ہی پنڈت ہی - برہمن
چاہے چارون وید ہی جانے اگر اوسکے آچار درست نہون تو وہ شودر سے بہی بدتر ہے
جو شخص روز اگنی ہوتر کرتا ہے جو جیت اِیندری ہے وہ ہی برہمن ہے پہر جب یکش نے یدہشٹر
سے بر مانگنے کو کہا تو اوس نے یہ ہی بر مانگا کہ مین ہمیشہ خواہش نفسانی اور لالچ اور غصہ کو
جیتون اور دان اور تپ اور ست کا عادی رہون (ون پرب ادہیای ۳۱۳ و ۳۱۴)
جب مہابہارت کے آخر مین اندر یودہشٹر کے لئے سورگ مین لیجانے کو بِمان لیکر آئے تو
وہ صرف اوس وقت جانے پر راضی ہوئے کہ جب وہ کتا جو اونکے ساتھ تہا وہ بہی جاوے
اور کہا کہ مین خوف زدہ یا تکلیف زدہ یا جو جان بچانے کے لئے میرے پاس پناہ کو آیا ہو
اوسکو کبہی نہین چہوڑتا یہ ہی میرا ہمیشہ سے عہد چلا آتا ہے پہر جب یدہشٹر کو سورگ مین لیجانے
لگے تو اپنے بہائیون اور عورت کو نرک یعنی دوزخ مین دُکہی دیکہکر اونکے بغیر وہان جانے
سے انکار کیا - ہندوستان کے لوگون کو دہرم کی مثال اِس سے زیادہ اور کیا ملسکتی ہے
پہر اب ذرا ویتاؤن کے برت والی اوس بڈہی کورو - بہیشم پتامہا पितामहा کی طرف

خیال کرو کہ کیسے عالی ہمت اور عالی دماغ لوگ تھے کہ جنہون نے راج چھوڑ دیا لیکن اپنے عہد
کو نہ چھوڑا - باپ کے آرام کیواسطے تمام عمر برہمچاری رہنے کا عہد کیا اور جب کورونبش مین
کوئی مرد نہ رہا اور اون کی مان ستؔ وتی نے اون سے اصرار کے ساتھہ کہا کہ شادی کرکے راج
کرو تو اونہون نے جواب دیا کہ مین تینون لوکون کا راج دیوتاؤن کا راج اور جو کچھہ اس سے
بھی زیادہ ہو چھوڑ دونگا مگر ست پر قایم رہونگا پرتھوی اپنی گندھ गन्ध جل اپنی ذروت
तेज اپنا روپ - سورج اپنی روشنی - چاند اپنی ٹھنڈک - آسمان اپنی شبد शब्द -
دہرم راج اپنے دہرم کو چھوڑ دین لیکن مین اپنے ست کو کبھی نہین چھوڑونگا - بہیشم جی کو یہہ
معلوم تہا کہ کورو غلطی پر ہین اور اونہون نے وقتاً فوقتاً دریودہن اور دہرت راشٹر کو
برابر سمجھایا اور مرتے وقت بہی دریودہن کو پانڈون سے صلح کرنے کی ہدایت کی لیکن
جس کا نمک کہایا تہا اوسکے کام مین کمی نہین کی اور جب یدہشٹر ہتیار چھوڑکر اونکے پاس گئے اور
لڑنے سے منع کیا تو اونہون نے جواب دیا کہ انسان اپنی غرض کا غلام ہے غرض کسی کی
غلام نہین ہے یہ سچ ہے کہ مجھے کورون نے غرض سے باندہ لیا ہے پہر اونہون نے دس
دن تک لڑائی مین بڑی بہادری دکھلاکر سرشیا शरशय्या یعنی تیرون کے بستر
پر آرام کیا اور جب پانی کی خواہش ہوئی اور لوگ پانی لیکر دوڑے تو کہا کہ مجھے معمولی آدمیون
کے آرام کی خواہش نہین ہے ارجن زمین سے تیر مار کر پانی نکالے چنانچہ ارجن نے اونکے
فرمانے پر جو پانی زمین سے تیر مار کر نکالا وہ پیا - اوس زمانہ مین سورج دکشاین تھے اسلئے
اونہون نے شریر शरीर نہین چھوڑا اور یدہشٹر وغیرہ کو دہرم اور گیان کا وہ اوپدیش
کیا کہ جو آج تک کسی نے نہین کیا بہیشم استوراج भीष्मस्तवराज کو کون نہین جانتا
ایسا استوتر स्तोत्र کسی زبان مین نہین ملیگا وہ کرشن جی کو اپنا پرم دیوتا مانتے تھے

اور کرشن جی بھی بہیشم جی کی پوری قدر کرتے تھے کرشن جی کہتے ہین کہ تم دیوتاؤن کو بھی تعلیم دے سکتے ہو دنیا کی حالت سے تم بخوبی واقف ہو تم دہرم کے سمندر رہو تم راج کو چھوڑ کر برہم چاری رہے ایسا کون ہے جو طاقت اور دہرم مین تمہارا مقابلہ کر سکے ہم نے تینون لوک مین کسی کو نہین سُنا کہ جو تیرون کے بستر پر آرام کرکے اپنی تپ کے زور سے موت کو جیت لے جو کچھ علم دنیا مین باقی ہے وہ تمہارے ساتھہ مفقود ہوجاویگا اسلئے اپنا سدہانت دنیا پر ظاہر کرو تب بہیشم جی نے پہلے یدہشٹر کو نصیحت کی کہ "راجاؤن کا پرم دہرم اپنی طاقت بڑہانا اور ست پر چلنا ہے دہرم کا لب لباب یہی ہے کہ غصہ کو جیتو - سچ بولو - انصاف کرو - قصور معاف کرو - دوسرے کی عورت پر بدنظر نہ ڈالو - نیک برتاؤ رکھو - جھگڑون کو چھوڑو - اپنے چال چلن کا ہمیشہ خیال رکھو - یہ ہی چارون آشرمون کا دہرم ہے وہ کام نہ کرو کہ جس سے دوسرون کو فائدہ نہ پہونچے نہ وہ کام کرو کہ جس سے خود شرمندہ ہونا پڑے وہ کام کرو کہ جس سے دنیا و عقبیٰ دونون مین بہتری ہو - جو انسان آرام سے رہنا چاہے اوسکو چاہئے کہ نیک کام مین ہمیشہ لگا رہے بڑے آدمی وہ ہی ہین کہ جو اچھے کام مین لگے رہتے ہین - بدقسمت لوگ قسمت کا بہانہ کرتے ہین دوسرون کا نہ تو بہت اعتبار کرنا ہی مناسب ہے نہ بے اعتباری - بہت اعتبار کرنے سے دُکھہ اور بے اعتباری سے ڈر ہوتا ہے - انسان کو یگ यज्ञ اور دان اور وید کا پڑہنا اور تپ اور ست اور نیک برتاؤ ہی پاک کرتے ہین -

انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک خیالات دل مین لاوے کیونکہ جیسی دل مین خواہش اوٹھتی ہے ویسی ہی عقل ہوجاتی ہے طمع اور جہل سے نقصان ہی نقصان ہے اِس لئے ہمیشہ اِن سے کنارہ کرو - فریب - دشمنی - بدطینتی - اور چغل خوری - اگر بڑے بڑے پنڈتون

مین بہی ہون تو اونکی پنڈتائی فضول ہے ایسے شخص دہرم دہوجی یعنی (مکار) کہلاتے ہین اون سے دنیا کو کوئی فائدہ نہین پہونچتا انسان کے لئے نفس کشی سے زیادہ تینون لوک مین کوئی دہرم نہین اوس سے تیج بڑہتا ہے جس نے نفس کو قابو مین کرلیا وہ ہی آرام سے سوتا اور جاگتا ہے وہ ہی دنیا مین آرام سے گذارتا ہے اوسکا ہی دل خوش رہتا ہے چارون آشرمون مین وہ ہی سب سے بڑہکر ہے -

جس سے کسی کو نقصان نہین پہونچتا - جو بزرگون کی خدمت کرتا ہے رحمدلی کو کام مین لاتا ہے - فضول بُرائی اور خوشامد نہین کرتا - بہت نہین بولتا - خودستائی نہین کرتا - راستبازون کی تقلید کرتا ہے - دنیا کی بُرائی بہلائی سے بے تعلق ہے وہی نفس پر قادر ہے - ایسے شخص کو نہ جنگل مین جانے سے کوئی فائدہ ہی نہ گہر مین رہنے سے کوئی نقصان ہے جہان وہ رہے وہ ہی آشرم ہے وہ ہی بن ہے موکش کا ذریعہ صرف تیاگ ہی ترشنا (ہوس) سے ہی تمام دوکہہ ہوتا ہے انسان دنیا کے کولہو مین مثل بیل کے کوٹہہ پالنے کے لئے پل کر طرح طرح کے پاپ کرتا ہے لیکن اون پاپون کے نتیجہ سے جو تکلیف ہوتی ہی وہ صرف اوسی کو سہنی پڑتی ہے - دنیا مین جو انسان مبتلا ہے وہ کیچڑ مین پہنسے ہوئے بڈہے ہاتہی کے مانند دُکہی ہے تیاگ (ترک) سے ہی آرام ہے جس ترشنا کو کہ بُرے آدمی نہین چہوڑ سکتے اوسکے چہوڑنے ہی مین سُکہہ ہے جب انسان نہ خود کسی سے خوف کہاتا ہے نہ اوس سے کوئی ڈرتا ہے جب اوسکے دل سے تمام پاپ جاتے رہتے ہین جب وہ کسی کے ساتہہ خیال مین ہی بُرائی نہین کرتا تب ہی اوسکو برہم ملسکتا ہے - عاقل سب کے اخیر مین قیام کرتے ہین - بیچ بیچ قیام نہین کرتے اخیر مین قیام کرنا ہی سُکہہ ہے بیچمین تو دُکہہ ہی دُکہہ ہے جو نہایت درجہ کے خارج از عقل یا جو عقل کی حد سے گذر گئے ہین وہ ہی

سُکھی ہین باقی سب دُکھی ہین یعنے یہ کہ عارف کامل جو عقل کے حیطہ سے گذر کر اپنے آپ
مین جا ملا ہی اور اُسکو اور کچھہ نظر نہین آتا وہ ہی سُوکھی ہی یا وہ سُوکھی ہی جسکو دنیا کے خیالات کوئی
پیدا ہی نہ ہو دین جیسے کہ ہوا مین پرندے اور پانی مین مچھلی کے چلنے کا کوئی نشان
نہین ملتا ویسے ہی عارف اس دنیا سے گذر جاتا ہے کال سب کو کھاتا ہے پر جو کال کو
ہی جیت لے اوسکو کون جان سکتا ہے وہ تو نہ اونچی ہے نہ نیچی نہ بیچین ہے نہ کچھہ
ہے نہ کہین ہے جسمین سب برہمانڈ داخل ہے جو خیال کے حیطہ سے باہر ہے وہ عارف
کو یوگ اور گیان سی ملتا ہے۔ ظاہرا انسان مین کوئی فرق نہین ہے سب پنچ مہا بوت
یعنی عناصر خمسہ سے بنے ہوئے ہین صرف دہرم اور طریقہ برتاؤ سے ہی تمیز ہو سکتی ہے۔
محسوسات مین فرق ہو جاوے لیکن دہرم سدا یکسان رہتا ہے برہم صرف نشکام دہرم
سے ہی ملتا ہے سکام دہرم سے سنسار نہین چھوٹتا اسلئے انسان کو نشکام دہرم کرنا چاہیے"
ایسا کہہ کر بہیشم جی نے کرشن جی کی استوتی کی اور جسم کو چھوڑنے کی اجازت مانگی اسپر کرشن
جی نے یہ ہی کہا کہ تمہاری تمام زندگی مین ایک بھی نقص نظر نہین آیا تم مارکنڈی رشی کے برابر
ہو موت تمہارے قابو مین ہے۔ پھر وہ پانڈوؤن سے یہ کہکر کہ "ہمیشہ راستی پر چلنے
کی کوشش کرو راستی ہی بڑی طاقت ہے۔ دہرم آتماؤن کی سیوا کرو" خاموش ہو گئے اور
یوگ کے ذریعہ سے پران کھینچے اور جون جون جسم کے ہر ایک حصہ سے پران کھینچتے تھے
ویسے ہی وہ حصہ بیکار ہوتا جاتا تہا اور پہر برہم رندہر سے جسم کو چھوڑ کر پرم پد پایا۔
ہندوستان مین ان جیسا آچاریہ کوئی نہین ہوا انکی نیک نصیحتون پر تھوڑا سا عمل کرو تو فائدہ ہو۔
سری کرشن جی مہاراج کی عظمت کو کون بیان کر سکتا ہے اور سب اوتار
تو پرمیشور کا انش (حصہ) مانے جاتے ہین مگر کرشن کو تو خود بھگوان ہی کہتے ہین۔ ان کے

ہمعصرون نے بھی انکو خود بھگوان - یوگیشور - پرم پروش نارائن کہا ہے - اِسکے خلاف اونکے مخالفون نے احسان فراموش - اپنے مالک کا بدخواہ - فریبی اور دغاباز بتلایا ہے اور زمانۂ حال کے شاعرون نے اونکو اوباش کر دکھایا ہے پس یہ دیکھنا مناسب ہے کہ اونکا اصلی جیون چرتر کیا ہے تاکہ وہ غلط فہمی جو اُن کے بارے مین ہوئی اور جس سے اس ملک کو بہت نقصان پہونچتا ہے دُور ہو جاوے سری کرشن جی کی سوانح عمری مہابھارت وشنو پران विष्णुपुराण ہری ونش हरिवंश بھاگوت भागवत اور برہم ویورت ब्रह्मवैवर्त وغیرہ پرانون مین موجود ہے مگر سب سے پرانی اور مستند مہابھارت مین ہے وشنو پران مین بچپن کے زمانہ کا زیادہ تر ذکر ہے اور ہری ونش - بھاگوت - اور برہم ویورت وغیرہ مین جو قصّے ہین وہ بھی زیادہ تر بال لیلا یعنی بچپن کے ہی ہین جو جو کارنمایان کہ سری کرشن جی نے مہابھارت کے زمانہ مین کئے اونکا اِن کتابون مین بہت تھوڑا تذکرہ ہے مگر عوام مین بمقابلہ مہابھارت کے بھاگوت وغیرہ زیادہ مانی جاتی ہین اور جو کچھ قصّے کہ اون مین بیان کئے گئے ہین اونکو سچ مانکر دھرم کی بنا اونہین پر قائم کیجاتی ہے بھاگوت کی شیرین کلامی مین کوئی شک نہین بھگتی رس اوسکے لفظ لفظ سے ٹپکتا ہے مگر اوسکی وہ تاریخی وقعت جو مہابھارت کی ہے نہین ہوسکتی نہ بھاگوت کا مصنف کسی صورت مین وہ ہو سکتا ہے جو مہابھارت کا تھا - مہابھارت مین جو اعلیٰ خیالات بر تہہ دریا کے ہین وہ بھاگوت مین نہین ہین مہابھارت کا مصنف ادویت وادی تھا اوسکی اوپاسنا وراٹ اوپاسنا تھی بھاگوت کی اوپاسنا زیادہ تر وراٹ اوپاسنا نہین ہے نہ اوس کا سدھانت پورا پورا ادویت ہے معمولی آدمیون کے لئے بھاگوت جیسی کتاب بہت مفید ہے مگر یہ خیال کرنا کہ اسمین سری کرشن جی کی سوانح عمری تواریخی طور پر بیان کی گئی ہے غلط

سے بھاگوت وغیرہ مین بھی سری کرشن کے حالات مین بہت سا فرق ہے جو قصّے کہ سری
کرشن جی کے بال لیلا کے بھاگوت مین ہین وہ وشنو پُران مین نہین ہین مثلاً وستر ہرن لیلا
کا قصہ نہ ہری ونش مین ہے نہ وشنو پُران مین رادہا राधा کے نام کا تو مہا بھارت
ہری ونش اور وشنو پُران مین پتہ ہی نہین - بھاگوت کے راس پنچا دہیائی रास पंचा
ध्यायी مین جو قصّے ہین وہ وشنو پُران مین اتنے مفصل نہین ہین بھاگوت مین رادہا جی
کا نام صرف ایک جگہہ آیا ہے لیکن برہم وئی ورت مین تو اِس بارہ مین عجیب عجیب قصّے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن مصنّفون نے سری کرشن جی کے اُن حالات کو جو پہلے مختصر طور پر
تھے اپنی شاعری کے زور سے بہت زیادہ بڑہا دیا اور لوگ اونکو سچّا ماننے لگے اِسکے بعد
سورداس وغیرہ نے اپنی قلم کے زور سے انکو اور بہی نئے نئے رنگ دئے یہان تک
کہ اصلیت شاعری مین چھُپ گئی اور اونکی وقعت بجائے بڑہنے کے گھٹ گئی عوام پر اوسکا
بہت بُرا اثر ہوا ہے بعض لوگ ان لیلاؤن کا ادہیاتمک ارتھ کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ
اگر پرمیشور سے ملنا چاہتے ہو تو سب تعلقات کو قطع کرکے ایسے ملو جیسے گوپیان کرشن سے
لیکن چاہے یہ لیلائین ادہیاتمک خیال سے ہی لکھی گئی ہون مگر پھر بھی اون سے بہت
غلط فہمی ہوئی اور رادہا کرشن کے بہانے سے بہت کچھہ پاپ ملک مین پھیل گیا مگر اب وہ
وقت آگیا ہے کہ اِن باتون پر غور کرکے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ دکھلایا جاوے اُسی
مین اب ہماری بہبودی ہے اور ہم اوسکو مختصر طور سے دکھلاتے ہین - مہا بھارت مین سری
کرشن کو وشنو جی کا اوتار مانا ہے سبھا پرب سے پہلے اون کا زیادہ ذکر نہین ہے صرف
اتنا ہے کہ اونھون نے درو پدی کے سوئمبر مین اُن راجاؤن کو جو کہ اوسکو پانڈوؤن سے
چھوڑانے کو دوڑے تھے ہٹا دیا اور کہا کہ جب اِن برہمنون نے (پانڈو برہمن کے روپ

مین گئے تھے) کیشان کو جیت لیا ہے تو تم کیون لڑتے ہو اسکے پیچھے جب یدہشٹر کو
اندرپرست इन्द्रप्रस्थ کا راج ملا تو اونہون نے ارجن کے ساتھ کہانڈو بن
खाण्डववन کو جلایا اور جب یدہشٹر نے راج سویگ राजसूय کرنا چاہا تو کرشن جی اور
بھیم نے جاکر جراسندہ जरासन्ध کو مارا راجسو یگ مین کرشن جی نے برہمنون کی سیوا
کا کام اپنے ذمہ لیا اور جب یہ بحث ہوئی کہ سب سے پہلے کس کو ارگہہ دیا جاوے تو بھیشم
جی نے سری کرشن جی کو بتلایا اوسوقت جو اوصاف کہ اونہون نے سری کرشن جی کے بیان
کئے وہ اس بات کی دلیل ہین کہ اونکے ہمعصر انکو کیسا جانتے تھے اور کتنا مانتے تھے۔
جب ششپال शिशुपाल نے سری کرشن جی کی مذمت کی تو یہ ہی کہا کہ اگر اس نے پوتنا کو مارا
یا کیشی وبرشبھ یا اشو کو مارا یا شکٹ کو گرا دیا یا گوبردھن کو ایک ہفتہ تک ایک انگلی
پر اوٹھائے رکھا اور بہت سا ناج کھایا تو کونسا تعجب ہے یہ کرشن تو احسان فراموش اپنے
مالک کا بدخواہ ہے اس نے اپنے اِنّ داتا کنس کو مار ڈالا جراسندہ اس سے یون کہکر
نہین لڑا کہ یہ تو راج دروہی (مالک کا بدخواہ) ہے یہ کرشن کی طرف دیکھکر یہ بولا کہ تجھکو شرم
نہین آتی کہ تو رکمنی کو کہ جسکا واگدان مجھسے ہو چکا تھا بیاہ لایا ششپال نے یہ نہین کہا کہ تو
عیاش یا بدچلن ہے اگر یہ باتین کرشن مین ہوتین تو کیا ششپال ایسے موقع پہ کہے بغیر
چھوڑتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی لیلا وغیرہ ہین وہ سب مصنوعی ہین صرف یہ سچ ہے
کہ سری کرشن جی بچپن سے ہی بڑے طاقتور صاحب اقبال ہونہار والے تھے اونہون نے
برج کے بہت سے نقصان پہونچانے والون کو مار کر اوسکی حفاظت کی وہ شروع سے ہی بڑے
پر اوپکاری تھے چنانچہ جب اونہون نے گوبردہن کو اوٹھایا اور گوالون نے اس بات پر تعجب
کرکے کہا کہ تم دیوتا ہو یا گندہرب ہو یا آدی پورش ہو تو اونہون نے یہ ہی جواب دیا کہ اگر تم کو

میرے ساتھہ بہنے سے شرم نہین ہے اور تم مجھکو اچہا جانتے ہو تو تم کو اس بات سے
کیا غرض ہے کہ مین کون ہون اگر تم مجھسے محبت کرتے ہو تو اپنے بہائیون کیطرح جانو مین
نہ گندہرب ہون نہ دانو ہون نہ یکش ہون مین تمہارا دوست ہون مجھے تم اس سے
زیادہ نہ خیال کرو (وشنو پُران ادہیای ۱۳- اشلوک ۱۰ و ۱۱ و ۱۲)
وشنو پُران مین راس لیلا کے بارے مین یہ لکھا ہے کہ سری کرشن جی شرد کی سُوہاونی
رات کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور سری بلرام جی کے ساتھہ گانا شروع کیا اوس میٹھی آواز
کو سُنکر گوپیان اوس مقام پر جہان وہ تھے چلی آئین اور طرح طرح کے گانے گانے شروع
کیئے کوئی تو کرشن کرشن کہکر ہی رہ گئی- کوئی شرم سے اُن کے پاس بیٹھہ گئی- کوئی اپنے گھر
مین ہی کرشن کا دہیان کرنے لگی- کوئی اون کے خیال مین ڈوب گئی- اسی طرح وہ رات
سری کرشن جی نے راس مین بتائی- اگرچہ مہابھارت مین اس راس لیلا کا قطعی ذکر نہین
ہے تاہم وشنو پُران مین بہی قصہ ایسا نہین ہے کہ جس سے کرشن کی وقعت مین کچھہ فرق
آوے- علاوہ ازین جب سری کرشن بندرابن مین تھے تب اونکی عمر بارہ برس سے
زیادہ نہ تہی تو کیسے اِن تمام باتون کا ہوتا اور پہر گوروکے گہرہ کر برہم پر یہ رکہنا ممکن ہوسکتا
ہے- سری کرشن مین شروع سے ہی بڑا انکسار تہا- چنانچہ جب کنس کو مار کر بسدیو دیو کی کے
گہر آئے تو اونہون نے یہ کہا کہ مین نے بہت سا وقت بغیر آپکی خدمت کے صرف کیا ہے
مگر میرا یقین ہے کہ جو وقت گورو- برہمن- مان- باپ کی خدمت مین صرف کیا جاتا ہے
وہ ضایع نہین ہوتا باقی سب رایگان جاتا ہے- پہر جب اون سے متہرا کا راج لینے کو کہا
گیا تو اوس کا خیال نہ کرکے اوگر سین کو راجہ بنایا اور یہ کہا کہ ہم آپکے فرمانبردار ہین آپکے
حکم کی تعمیل کرینگے- ہم آزادی پسند جنگل کے رہنے والون کو راج سے کیا کام ہے اِن باتون

سے کون کہہ سکتا ہے کہ کرشن جی مین وہ باتین جو شاعرون نے بلا سوچے سمجھے اونکی نسبت
کہین ہین موجود نہین اگر کرشن جی مین اعلی درجہ کے اوصاف نہ ہوتے تو بھیشم وغیرہ بڑے
بڑے لایق آدمی اون کی وقعت نہ کرتے بھیشم جی کہتے ہین کہ مین نے بزرگون کی بہت
خدمت کی ہے اور اون سب سے کرشن کی تعریف اور بڑائی ہی سنی ہے مین کرشن جی کی پوجا
کسی مطلب یا فائدہ کی امید سے نہین کرتا بلکہ اسوجہہ سے کرتا ہون کہ اونکو تمام دنیا کے
نیک آدمی پوجتے ہین اور وہ سب کے سکہہ دینے والے ہین جیسے دیوتاؤن مین اگنی ہوتر
[illegible] چہندون مین گائتری गायत्री آدمیون مین راجہ - ستارون مین
چاند - ندیون مین سمندر - تیج तेज مین آدیتہ [illegible] पہاڑون مین سمیرو
پرندون مین گرور سب سے بڑے ہین ویسے ہی تمام دنیا مین آگے پیچھے اوپر نیچے سری
کرشن جی سب سے بڑے ہین کرشن جی ہی تمام مخلوق کے مالک ہین وہ ہی جگت کے گورو
ہین وہ راجہ ہین وہ ہی دنیا کے دوست ہین چنانچہ مہابھارت سے بڑا ثابت ہوتا ہے
کہ یہ سب باتین کرشن جی مین موجود تہین - اون سا بہادر او عقلمند اپنے فرض سے واقف
خودغرضی سے مبرا اور اون کا فائدہ ہمیشہ مدنظر رکہنے والا نہین ہوا وہ اپنی انصاف پسندی
کو کبہی نہین چہوڑتے تہے اور اپنے عزیزون تک کو بہی اگر وہ قصور کرتے تہے سزا دینے
مین تامل نہین کرتے تہے اونکو اپنی آسایش جسم کی بقا یا قرض مطلق پروا نہ تہی جس کام کو
کرتے تہے اوسکو محض دہرم سمجہکر کرتے تہے اوسکے نتیجہ کا خیال نہ تہا دنیا کے تمام کامون
مین مصروف ہوکر بہی اون سے ایسے علیحدہ رہتے تہے جیسے کنول کا پتہ پانی سے -
راج دربار مین معاملات ملکی پر مشورہ دیتے ہین - لڑائی کے وقت دشمنون کے بیچ مین
جوانمردی کے اظہار مین عقلا کے جلسے مین دہرم اور شاستر کے بہید سے بہید مسایل حقوق

کو حل کرنے مین غریبون اور بیکسون کی مدد کرنے مین کرشن کی برابر کوئی نہین ہوا مہابہارت
کے ہر لفظ سے ثابت ہوتا ہے اگر دہرم کا سار گیان ہے تو کرشن کا سا گیانی کوئی نہین ہوا
بھگوت گیتا کا ہر لفظ کرشن کو دکہاتا ہے مہابہارت مین جگہہ جگہہ پر جو اپدیش اونہون نے
کیئے وہ اونکی صفائی قلب کے شاہد ہین اونکا سدہانت یہ تہا کہ اگرچہ گیانی کو کچہہ کرنا ضرور نہین
تاہم اوسکو دنیا کے فائدہ کے لئے اپنا کام کرنا ضروری ہے انسان کو کام سے کبہی فراغت
نہین ہوسکتی اگر اوسکو سچی بہبودی کی خواہش ہے تو نشکام کرم اور ایکانت کی بہگتی اور گیان
کے ذریعہ سے آتما کو سب مین اور سبکو اپنے آتما مین دیکہے۔

"اگر کوئی یہ کہے کہ کرم سے زیادہ کوئی چیز ہے تو مین اوسکو چہوٹا سمجہتا ہون کام کرنے سے ہی
دیوتاؤن کی جیت ہوتی ہے سدہون کو سورگ وید کے پڑہنے اور تپ اور کرم سے ملتا ہی
دہرم ارتہ اور کام کے لئے تمام عاقل کرم کرتے ہین لیکن دہرم کے تابع ارتہ اور کام کو کرنا مناسب
ہے ظاہری چیزون کے چہوڑنے سے موکش نہین ملتی بلکہ جب دل سے تیاگ (ترک) ہوتا
ہے تب ہی ملسکتی ہے جو آرام کہ باہر کی چیزون کے چہوڑنے سے دنیا مین پہنسے ہوئے لوگون
کو ہوتا ہے وہ ہمارے دشمنون کو ہو[2] دو حرفون مین موت اور تین مین برہم ہے مم मम
مین موت اور نرمم निर्मम مین برہم ہے برہم اور موت دونون انسان کے اندر ہر وقت
موجود ہین دونون مین ہر وقت لڑائی رہتی ہے ایسے انسان کو کہ جس نے مم کا خیال چہوڑ
دیا ہے تمام دنیا کے راج کرنے سے بہی کچہہ نقصان نہین پہونچتا جو انسان کہ جنگل مین رہکر پہول
پہل کہاتا ہے اگر دنیا کی چیزون کی محبت اوس کے دل سے دور نہین ہوئی ہے تو وہ ہمیشہ
موت کے منہہ مین ہی رہتا ہے۔ تمام شاسترون کا خلاصہ یہ ہے کہ نیک برتاؤ سے ہی
برہم ملسکتا ہے تمہارا دشمن تمہارے اندر موجود ہے وہ تمکو دکہائی نہین دیتا اوس کے جیتنے

کیواسطے کسی ہتیار کی ضرورت نہین ہے نہ کسی سپاہی یا دوست کی وہ صرف اپنی کوشش
سے ہی جیتا جاسکتا ہے یہ دشمن من (نفس) ہے اسکو جیتو اِسکے جیتنے سے ہی موکش
ملیگی جسکی زبان ہر وقت قابو مین ہے جو سب کا دوست ہے جسمین برداشت کرنے کی
طاقت ہے جو اپنے نفس پر قادر ہے جو خوف اور غصہ سے مبّرا ہے جو سب کو اپنی آتما
جانتا ہے جسکو دنیا کی وقعت اور بے وقعتی کا خیال نہین ہے جو تکلیف آرام موت زندگی
مین یکسان ہے جسکی نظر مین دوست اور دشمن برابر ہین جو محض وقت کا منتظر ہے اپنے
ارادہ مین مضبوط اور قایم ہے وہ ہی موکش پاویگا۔ جیسے سری کرشن جی کے مقولے تہے
ویسے ہی وہ خود بہی تہے۔ کوروؤن کی سبہا مین جب دُریودہن نے اون کو قید کرنا چاہا
تو بالکل نہ ڈرے اور ہنسکر کہا کہ یہ لوگ اگر میرے ساتھ کوئی زیادتی کرنا چاہتے ہین تو مین
اونکو ابہی سزا دیسکتا ہون لیکن مجہکو ایسا کرنا مناسب نہین ہے مین دیہہ سے نہین ہونگا
دیکہون کہ مجہپر اپنا کتنا زور چلاتے ہین یہ اپنا تمام زور چلالین مجہکو اکیلا نہ جانین۔ پہر جب
ارجن کے سارتہی بنکر رتہ ہانکا تو لڑائی کے بیچ مین ارجن کے گہوڑے کہلوادئے اور آپ
اُنکی خدمت ایسے اطمینان سے کرنے لگے کہ گویا وہ عورتون مین بیٹہے ہین چارون طرف
سے تیرون کی بوچہار ہو رہی تہی دشمن حملہ کررہے تہے مگر کرشن جی کے دلمین ڈر کہان تہا۔
جبکہ لڑائی ختم ہوگئی اور گاندہاری نے اونکو شاپ دیا اور کہا کہ تم ہی اس تمام فساد کے
باعث ہوئے اگر تم چاہتے تو اسکو روک سکتے تہے مگر تمنے ایسا نہین کیا اس لئے تم جنگل
مین آج سے چہتیس برس بعد اپنے تمام خاندان اور دوستون کا ناش دیکہکر مروگے تو کرشن
نے جواب دیا کہ میرے سوا اور کوئی ایسا نہین ہے جو یدو خاندان کا ناش کرسکے مین
یہ اچہی طرح سے جانتا ہون مگر مین خود ہی اوسکے شروع کرنے کی کوشش کررہا ہون تم نے یہہ

شاپ دیکر میرے کام مین میری مدد کی پہر جب یدہشٹر نے راج پاکر کرشن کی استوتی کی اور
کہا کہ آپکے اقبال سے مجھے راج ملگیا تو اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا کیونکہ اوسوقت دہیان
مین تھے اور جب یدہشٹر نے بہت پوچھا تو اونہون نے ہنسکر یہ کہا کہ بہیشم میرا دہیان کر رہا
تہا اور مین بہی اوسکے دہیان مین مصروف تہا۔ جب پانڈو بنس کا ناش ہونے کو تہا اور
اسوت تہاما अश्वत्थामा کی استر अस्त्र سے جلا ہوا ابہی منیو अभिमन्यु کا لڑکا
مرا ہوا پیدا ہوا تو کرشن جی نے لڑکے کی مان سے کہا کہ تم فکر نہ کرو مین نے کبہی مذاق سے
بہی جہوٹ نہین بولا نہ کبہی لڑائی مین منہہ موڑا۔ اگر دہرم اور برہمن مجھکو پیارے ہین اور
ست اور دہرم میرے اندر موجود ہین تو لڑکا جی اوٹھے چنانچہ لڑکا فوراً جی اوٹہا اور وہی راجہ
پریچہت ہوا۔ بہگوت گیتا مین سری کرشن جی کا نہ صرف اوپدیش ہے بلکہ اوسکا ہر لفظ
یہ بتلاتا ہے کہ وہ کیسے تھے اور کون تھے وہ کہتے ہین کہ جاہل مجھکو انسان سمجھتے ہین
میری اصلیت سے واقف نہین مین سب کا آتما ہون جو کچھہ ستا وراست ظاہر اور
پوشیدہ ہے وہ سب مین ہی ہون۔ مین ہی دنیا کے قایم رکہنے کو جگ جگ مین جب
دہرم کو نقصان پہونچتا ہے جنم لیکر دہرم کو از سر نو قایم کر دیتا ہون۔ مین ہی تمام دنیا کو رچتا
ہون مگر اوسمین محو نہین ہوتا مجھکو تینون لوک مین کوئی کام کرنا یا مطلب حاصل کرنا باقی نہین ہے
تاہم مین دنیا کے قایم رکہنے کو اپنے کام سے غافل نہین ہون مین ہی اونکو جو میرا بہجن کرتے
ہین موکش دیتا ہون ہمیشہ میرا ہی دہیان کرو مجھہ مین ہی دل لگاؤ۔ میری ہی پوجا کرو سب
دہرمون کو چہوڑکر میرے پاس آؤ۔ مین تم سے اقرار کرتا ہون کہ تم مجہہ مین ملجاؤ گے یہان پر
لفظ مین سے سری کرشن اپنے جسم اور اسم سے مراد نہین لیتے تھے بلکہ برہمہ یا پرم آتما سے
اونکی مراد تہی اور اونکا یہ سدہانت تہا کہ عارف کامل جسنے اپنی آتما کو جان لیا اوس مین اور

ایشور مین کوئی بہید نہین رہتا وہ ایشور روپ ہی ہوجاتا ہے - کرشن جی کی اخیر وقت مین
جو حالت ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حالت سے کیسے باخبر تہے اونکو
معلوم تہا کہ ہمارا دنیا سے چلے جانے کا زمانہ آگیا ہے اور جس کام کے لئے ہم آئے تہے
وہ پورا ہوگیا ہے اب چلنا چاہیئے اوسوقت مین یادون यादवों مین شراب
خواری اور زناکاری بہت بڑھ گئی تہی چنانچہ پربہاس مین جاکر سب یدوبنشی آپس مین لڑمرے
اور جب دارو ک نے آکر کہا کہ سب یادو مر گئے تو کرشن نے مطلق افسوس نہ کیا اور جنگل
مین جاکر ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے وہان پر جب وہ سمادہی مین ستہے تو ایک بہیل
نے ہرن جانکر اونکے پاؤن مین تیر مارا مگر کرشن جی تو اپنے آتما مین سے لے ہو رہے تہے تیر لگتے
ہی جسم کو چہوڑ کر اپنے سچّے روپ مین جا ملے - یہ کرشن کی مختصر سی سوانح عمری ہے جو کہ مہابہارت
مین پائی جاتی ہے اگر اس پر یہان کے لوگ غور کرین تو کرشن بہگوان ہی ہین اس بات کو
بالکل سچ پاوینگے - ہندوستان کی کیا تمام دنیا کی تواریخ مین ایسا کوئی شخص نہین ہوا کہ
جس مین سب اوصاف موجود ہون جتنے اوتار یا بڑے لوگ ہوئے ہین وہ ایک ہی
صفت سے موصوف تہے کوئی علم مین کوئی ویراگ مین کوئی بہادری مین کوئی گیان مین
اور کوئی عقل مین بڑا ہوا لیکن سب اوصاف کرشن جی ہی مین ستہے - پس بجا ہے انہین یوگیشر
کہو چاہے پرم پورش کہو چاہے بہگوان کہو سب سچ ہے - جن لوگون نے ان کے سچّے
اوپدیشون کی تقلید کی ہے اونکی دنیا و عقبیٰ مین ترقی ہوئی ہے [illegible] گرہست کے
لئے جو دنیاوی کامون مین بالکل پہنسا ہوا ہو ویسی ہی [illegible] جنگل مین رہنے
والے تیاگی سنّیاسی کے لئے وہ دونون کو پرم پد پہونچا دیتی ہے کرشن [illegible] مین پورے
تیاگی تہے باہر سے وہ سب کام کرتے ہوئے [illegible] تہے

یہ ہی اونکی زندگی کا مطلب تہا - اگر ہندوستان اونکی پاکیزہ زندگی کو اپنے مدنظر رکہہ کر چلے تو اوس کی بہبودی مین کوئی شک نہین ہے خاص وعام کی ترقی ہو کر ملک جیسا تہا ویسا ہی پہر ہو جاوے -

راماین اور مہابہارت کے زمانون مین ملک کی حالت کو مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ مہابہارت کے وقت مین دہرم اورست مین بمقابلہ راماین کے ضرور کمی ہو گئی تہی راماین کے وقت مین نہ اُتنے شہر تہے نہ اوتنی آبادی تہی نہ آریہ لوگ ایسے پہیلے ہوئے تہے جیسے کہ مہابہارت کے وقت مین تہے تاہم مہابہارت کے زمانہ مین بہی ست بہت تہا اور ملک کی دولت تو بہت ہی بڑہگئی تہی - راجہ یدہشٹر کی سبہا کا جو ذکر سبہا پرب مین آیا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کتنا مالدار تہا - ویاس جی کے کلام مین ممکن ہی کہ کچہہ شاعری مبالغہ ہو تاہم ملک کی حالت کے نہایت درجہ پر رونق دار ہونے مین کوئی شبہ نہین ہے - ویاس جی مہاراج کہتے ہین کہ راجہ یدہشٹر کی سبہا مین سونے کے کہمبے لگے ہوئے تہے وہ پانچہزار بالشت کے تہے اوس مین ایک تالاب بلور کا ایسا بنا ہوا تہا کہ دیکہنے والون کو دہوکہ ہوتا تہا کہ آیا زمین ہے یا پانی اور لوگ اوسکو خالی جگہہ سمجہکر گرپڑتے تہے اسّی ہزار سناتک برہمن کہ جنکی خدمت کے لئے تیس تیس داسیان مقرر تہین - راجہ یدہشٹر کے یہان روز بہوجن کرتے تہے اور اُنکے سوای دس ہزار اور برہمن کہانا کہاتے تہے اور جب سب کہا چکتے تہے تو سنکہہ بجتا تہا راجہ کے یہان ڈہیر کے ڈہیر ہیرے وجواہرون کے محصول مین آتے تہے - ہاتہی گہوڑے اونٹ کپڑے اور سونے کا تو کچہہ ٹہکانا ہی نہین تہا - یدہشٹر کا دار السلطنت تمام دنیا کا خلاصہ تہا اور خیرات کی یہ حالت تہی کہ مہارانی دروپدی جبتک کہ سب اندہے - لولے - لنگڑے کہا نہین لیتے تہے بہوجن نہین کرتی تہین (سبہا پرب ادہیا ۴۹ و ۵۴)

اوسکو ملک کی تمام آمدنی اور خرچ اور حساب سے پوری واقفیت تھی کوئی نوکر ریاست کا ایسا
نہین تھا کہ جسکی حالت سے وہ بیخبر ہو لوگ اپنے دہرم کرم برابر کرتے تھے پنج مہا یگ برابر کئے جاتی
تھی یدہشٹر - کرشن وغیرہ صبح ہی اشنان سندھیا اگنی ہوتر وغیرہ کرکے روزمرہ کے کام مین
مصروف ہوتے تھے بغیر دیوتاؤن اور برہمنون اور اتیتھیون کو پوجے کوئی شخص بھوجن نہین
کرتا تھا لڑائیون مین لوگ اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنکر جاتے تھے راجاؤن کے لشکرون
مین ڈیرے - خیمے اوسی سیاق سے پڑتے تھے جیسے کہ آجکل پڑتے مین مہابھارت کی
اودیوگ پرب سے پایا جاتا ہے کہ دیودہن کے لشکر مین کورکشیتر مین سیکڑون
ہزارون ڈیرے تھے اور وہ پانچ یوجن تک پہیلا ہوا تھا اور اوس مین ہر قسم کے کہانے
پینے کا سامان اور ہر قسم کے کاریگر اور انتظام کرنے والے موجود تھے لوگ لوہے کے
زرہ بکتر اور سونے کے کنڈل پہنتے تھے سپاہ مین پیدل ہاتی گہوڑے ہوتے تھے - تیر
کمان - تلوارین - توپین - برچھی - بہالے وغیرہ ہتیار کام مین آتے تھے - فن سپاہ گری بڑی
ترقی پر تہا - لوگ ہاتہیون پر - رتہون پر - گہوڑون پر لڑتے تھے - لشکرون مین چپول ویسے
ہی بولا جاتا تہا جیسے کہ آجکل پلٹنون مین بولا جاتا ہے اور مختلف راجہ اپنی اپنی سپاہ کی
وردی اور نشانات تمیز کے لئے مختلف رکہتے تھے راجہ لوگ قبل لڑنے کے آپس مین لڑائی
کے قاعدے مقرر کر لیا کرتے تھے چنانچہ مہابھارت مین یہ قاعدہ مقرر ہوا تہا کہ برابر کا آدمی
ہی آپس مین لڑین اور اگر وہ بخوبی لڑکر ہٹ جاوین تو کوئی مزاحمت نکرے جو جس سواری پر
ہوتا تہا وہ اوسی سواری کے شخص سے لڑتا تہا ہاتی والا ہاتی والے سے اور پیادہ پیادے
سے اور سوار سوار سے کوئی لڑنے والا دوسرے پر یکایک بلا اطلاع دئے حملہ نہین
کرتا تہا بلکہ لوگ اپنے نام و بنش بتلا کر لڑتے تھے بار برداری یا سواری کے ہانکنے والون

یا باجے بجانے والون پر کوئی حملہ نہین کرتا تھا لڑائی مین جیسے بہادرون کی گرج سُنائی
دیتی تھی ویسے ہی اون کے زیورون اور ہتیارون کی چمک سے چکاچوندہ آتی تھی تیراندازی
خاص فن تھا یہانتک کہ تیر مار کر زمین سے پانی نکالسکتے تھے چنانچہ ارجن نے اپنے تیرون
سے بھیشم جی کے لئے بان گنگا پیدا کر کے اون کو پانی پلایا (بھیشم پرب ادھیاء ۱۲۳) -
راجہ نہ صرف فن سپاہ گری مین تعلیم پاتے تھے بلکہ گھوڑون کو ہانکنے اور اُن کی خدمت
کرنے سے بھی واقف ہوتے تھے ایک دوسرے کی رتھ کے ہانکنے مین کوئی شرم نہین
ہوتی تھی بچپن سے ہی راجاؤن کے لڑکے ایسی تعلیم پاتے تھے کہ وہ ادہر عاقلون مین عزت
پاوین اودہر دشمنون کے بیچ مین جاکر بیدھڑک کٹ مرین اور جیسی تعلیم کہ مردون کو ہوتی
تھی ویسی ہی عورتون کو بھی ہوتی تھی چنانچہ کُنتی نے راجہ یدہشٹر کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ وقت
جسکے لئے چھتری کی عورت لڑکا جنتی ہے اب آگیا ہے کچھہ کارنمایان کرو - پردیکا رواج
کم تھا چنانچہ گندھاری وغیرہ رانیان سبھا مین آکر راج کے کامون مین مشورہ دیتی تھین - دمینتی
ساوتری - دروپدی وغیرہ کے ذکر پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی مین صغرسنی کا
رواج نہین تھا - سویمبر برابر ہوتا تھا - برہمن اپنا زور دکھلانے لگے تھے مگر چھتری اون کو
کبھی مانتے تھے کبھی نہین مانتے تھے رشی اور قومون کو اوس حقارت کی نگاہ سے جس
سے کہ برہمن بعد مین دیکھنے لگے تھین دیکھتے تھے - تپ - گیان - علم کی چاہ سے کہین ہون
برابر تعظیم ہوتی تھی - شودر بھی برہمنون کو برہم ودیا سکھلاتے تھے چنانچہ ون پرب ادھیای
۲۰۷ لغایتہ ۲۱۶ مین ایک قصاب نے ایک برہمن کو دہرم وغیرہ مین تعلیم دی - رشی اس بات
کا امتحان کرتے تھے کہ آیا راجہ اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے ہین یا نہین راجاؤن کی سبھاؤن
مین جاکر اُن سے نہایت تفصیل کے ساتھ اُن کے ملک کے حالات دریافت کرتے تھے اور

اون کے قصوروں کے ظاہر کرنے مین کبہی نہین چوکتے تہے مصیبت زدون کو تسلّی
اور مدد دینا رشیون کا خاص کام تہا۔ راجہ اور رعایا مین بڑی محبت تہی۔ راجہ آپس مین
لڑتے تہے مگر اپنی رعایا پر منصفانہ حکومت کرتے تہے۔ سمندری سفر منع نہین تہا مہابہارت
مین ناردجی وغیرہ رشیون کا سمندر سے جانا پایا جاتا ہے اور شویت دیپ श्वेतद्वीप
کہ جہان ناردجی گئے تہے آجکل اٹلی کہلاتا ہے (موکش دہرم ادہیای ۳۲۹)۔ اور
کشیپ ہرد جسکو کیسپین سی (Caspian Sea) کہتے ہین اور یورپ مین ہے
اوس کا ذکر مہابہارت مین ہے۔ کہانے پینے کی وہ قیدین جو اب ہین نہین تہین دوج
یعنی برہمن۔ چہتری۔ ویش ایک دوسرے کے ہاتہہ کا پکا ہوا بہوجن کہاتے تہے۔
(انوساشن پرب ادہیای ۱۳۵) گوشت کہانا روا تہا مگر وہ لوگ جو گیان اور تپ کیطرف
راغب ہوتے تہے گوشت کو چہوڑ دیتے تہے شراب خواری بہت کم تہی۔ دان۔ پُن۔
بہت ہوتا تہا اِنّ یعنی غلہ اور گئو اور زمین وغیرہ کا دان بڑا سمجہا جاتا تہا گئو دان کی مہاشاسترون
مین بہت ہے۔ شرادّہون مین صرف وہ لوگ بُلائے جاتے تہے جو اپنی لیاقت سے
مشہور ہون جو سا پان شرادّہون مین اب دیا جاتا ہے ویسا ہی اوسوقت مین ہی دیا
جاتا تہا مگر لئیق آدمیون کو لوگ بڑے بڑے برت کرتے تہے بعض بعض رشی ایک مہینہ
تک برت رکہتے تہے تیرتہہ جاترا کا رواج برابر تہا۔ پُشکر۔ پریاگ۔ کورکشیتر۔ ہردوار۔
جسکو گنگا دوار کہتے تہے کیلاش وغیرہ بڑے بڑے تیرتہہ مانے جاتے تہے ہمالیہ کی اِشتہون
کی سورگ سے مشابہت دیجاتی تہی گنگاجی کا مہاتم بڑا تہا اور مہابہارت مین یہ ہی کہا گیا ہی
کہ کورکشیتر۔ پُشکر۔ گنگا مین اشنان کرنے سے سب پاپ دُور ہو جاتے ہین مگر دل کی صفائی
سب سے بڑا تیرتہہ رکہا گیا تہا۔ دیوتاؤن کے مندر تو نہین تہے مگر شیوجی۔ وشنوجی اور سورج

کی پوجا ہوتی تھی۔ دوادشی کے برت کا بڑا اہمام تھا اور ہر مہینہ اوس برت مین سری وشنو جی کی پوجا کی جاتی تھی (انوشاسن پرب دہیای ۱۰۹) اور سب مہابھارت سے یہ ہی پایا جاتا ہے کہ دہرم کا برتاؤ اصلی ہوتا تھا نہ زبانی اور برابر یہ کہا گیا ہے کہ اپنے دہرم کو کبھی اپنی زبان سے ظاہر مت کرو نہ دیوتاؤنکی پوجا کا فخر کرو گوروون کی سیوا کرو مگر کبھی اوس پر نازمت کرو اور ہمیشہ اپنا پرلوک سدہارنے کا خیال رکھو۔

ہندوستان کی پورانی تاریخ۔ اس ملک کی حالت قدیم کا مختصر بیان جو اوپر کیا گیا ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ یہان پر سلسلہ وار ترقی اور تبدیلی ہوئی۔ یورپ کے لوگون کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان مین کوئی تاریخ ہی نہین ہے جو کچھہ ہے وہ قصہ کہانی ہے مگر شاسترون سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے یہان کے لوگ بیشک چھوٹی چھوٹی باتون کو اوس تفصیل کے ساتھہ جیسے کہ اور ملکون کے لوگ لکھتے تھے نہین لکھتے تھے مگر یہان کی تہذیب کا سلسلہ وار درجہ بدرجہ ترقی پانا اور پھر درجہ بدرجہ گھٹنا برابر پایا جاتا ہے ہندو سنسار کو انادی مانتے ہین اور اون کے تقسیم وقت اور جوتش شاستر سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو دنیا کی حالت کا بمقابلہ اور قومون کے کتنا پورا علم تھا اور اون کے نتایج بہت کچھہ مغربی اسٹرونومی Astronomy اور جیولوجی Geology وغیرہ سے درست پائے گئے ہین۔ شاسترون مین چار جگ یعنی ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ اور کلجگ قایم کئے گئے ہین اور شروع تقسیم وقت اس طرح پر ہے کہ پندرہ نمیش निमेष (پلک مارنا) کی ایک کاشٹا काष्ठा - تین کاشٹا کی ایک کلا कला - ۱/۱۰ ۳۰ کلا کا ایک مہورت मुहूर्त تیس مہورت کا ایک دن رات تیس دن رات کا ایک مہینہ۔ بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے سال کے دو حصے

ایک اوتراین उत्तरायण اور دوسرا دکشناین दक्षिणायन اور مہینہ کے بھی دو حصے ایک شوکل پکش शुक्लपक्ष دوسرا کرشن پکش कृष्णपक्ष سوکل پکش پیترون کا دن اور کرشن پکش رات ہے اوتراین دیوتاؤن کا دن اور دکشناین اون کی رات ہے دیوتاؤن کے ایک دن رات کے حساب سے اڑتالیس ۴۸ سو برس کا ست جگ معہ اوسکی صبح اور شام یعنی سندھیاؤن کے چھتیس ۳۶ سو برس کا ترتیا چوبیس ۲۴ سو برس کا دواپر بارہ ۱۲ سو برس کا کلجگ ہوتا ہے۔ ایک ہزار جگ کا ایک دن برہما ब्रह्मा کا ہوتا ہے اور اتنی ہی اونکی رات ہوتی ہے دن مین تو دنیا کا ظہور اور رات مین لے یعنی فنا ہوتی ہے۔ پھر دن کے شروع مین ظہور اور رات مین فنا ہوتی ہی اسیطرح پر یہ دنیا مثل چکر کے چلتی رہتی ہے یہ باتین خیالی نہین ہین بلکہ عارفون کے تجربہ سے اصلی ثابت ہوئی ہین ست جگ مین سب لوگ تندرست فارغ البال چارسو برس کی عمر کے ہوتے ہین تپ (ریاضت) ہی بڑا مانا جاتا ہے۔ دہرم کے چارون پاؤن برابر ہوتے ہین ترتیا مین جب دہرم ایک حصہ کم ہو جاتا ہے تو عمر تین سو برس کی رہجاتی ہے اور گیان (علم باطنی) پر زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ پھر دواپر مین جب دہرم کے ۲ دو حصے کم ہو جاتے ہین تو عمر دو سو برس کی رہ جاتی ہے اور یگ اور پوجا پاٹ ہی بڑی مانے جاتی ہین۔ پھر کلجگ مین جب عمر کا کچھ ٹھکانا نہین رہتا اور دہرم کا صرف ایک حصہ ہی باقی رہتا ہے تو دان ہی بڑی چیز گنی جاتی ہے ست جگ مین لوگ ایک برہم مین ہی نشٹھا (عقیدہ) رکھنے والے ہوتے ہین رگ۔ سام۔ یجر وید۔ یگ وغیرہ کو نہین مانتے۔ ترتیا مین لوگون کو دہرم کی طرف مائل کرنے کو بہت سے مہاتما پیدا ہوتے ہین اور ویدون کی تقسیم اور ورن آشرم کے دہرم قایم کرکے اون پر عمل کراتے ہین دواپر مین یہ اوربھی گھٹنے لگتے ہین اور کلجگ مین کہین نظر آتے ہین اور کہین نہین تاہم کلجگ مین سے ست جگ کے دہرم

ایسے مہاتماؤن مین جنہون نے اپنے دلکو جیت لیا جو تپ اور ویدمین نشٹہار کہتے ہین دکہائی پڑتے ہین۔ یہ حالت یگون کے مہابہارت کی بہیشم پرب کے ادہیای ۱۰۔ اور موکش دہرم کے ادہیای ۲۳۲ و ۲۳۳ مین لکہی گئی ہے اگر ایسی حالت کو انگریزی مؤرخون کے لحاظ سے بہی دیکہا جاوے تو شروع سوسائٹی کا کہ جب آریہ لوگ کورو پانچال ولیش (پنجاب اور اوسکے پاس کے ملک) مین آئے تہے ست جگ ہوسکتا ہے اوس مین بہی وہ تپ اور برہم گیان جو اپنشدون مین دکہایا گیا ہے پورا رائج تہا۔ نگر اور شہر تہوڑے سے تہے لیکن ست اور دہرم پورا تہا پہر ویدون کی تقسیم اور سوترکارون اور رامائن کی تصنیف کا زمانہ ترتیا ہوا اوسی زمانہ کے قریب منو وغیرہ مہاتما بہی ہوئے پہر دواپر مین جب دہرم کی اور بہی کمی ہوگئی تو سری کرشن جی نے اوتار لیا اور مہابہارت ہوئی اوس کے بعد پندرہ سو یا سولہ سو برس قبل از مسیح کلجگ آیا۔ ہندوؤن کے خیال کے بموجب اب کلجگ کا پہلا چرن یعنی پاؤن ہے۔ یورپ کے مورخون کا یہ خیال ہے کہ رامائن کی تصنیف پانسو برس قبل از مسیح ہوئی اور مہابہارت بہی پانچوین صدی قبل از مسیح مین لکہی گئی مگر شاسترون سے یہ خیال درست نہین پایا جاتا۔ وہ رامائن کا ترتیا مین اور مہابہارت کو دواپر کے آخر مین ہونا برابر بتلاتے ہین اور اِن دونون اتہاسون کی عبارت اور مضامین کے مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ شاسترون کا کہنا درست ہے رامائن مین مہابہارت کے کسی شخص یا واقعہ کا ذرا بہی ذکر نہین ہے اور مہابہارت مین رامچندر جی وغیرہ کی کتہا پوری دی ہوئی ہے رامائن مین وہ دقیق مسئلے دہرم یا شاستر کے جو مہابہارت مین ہین نہین ہین پس مہابہارت و رامائن ایک زمانہ کی نہین ہوسکتین۔ برخلاف اس کے ستارون کی گردش کے لحاظ سے مہابہارت سولہوین صدی قبل از مسیح ہوئی اور اوسکا

ذکر پانِنی پाणीनि کے اشٹھا ادھیای अष्टाध्यायी مین ہی اور پانِنی بارھوین یا تیرھوین صدی قبل از مسیح ہوئے راماین کا ذکر پانِنی رشی نے نہین کیا اسلئے راماین ضرور مہابھارت سے پہلے کی ہے مگر اوس کی ٹھیک تاریخ کا پتہ شاسترون سے نہین لگتا پس مغربی مورخون کا یہ کہنا کہ ہندوستان کے لوگون کی تہذیب چھہ ہزار برس سے زیادہ کی نہین ہے درست معلوم نہین ہوتا بعض ہندوستانی مورخون کا بھی یہ خیال تھا کہ مہابھارت ۱۱۹۴ برس قبل از مسیح ۱۴ - اکتوبر سے ۳۱ - اکتوبر تک ہوئی اور اُن کے بعد کلجگ شروع ہوکر ۱۲۰۰ سو برس تک رہا اب دواپر ہے (دیکھو وی گوپال آئیر کی کرانولوجی آف اینشینٹ انڈیا) یہ ایک شبہ کی بات ہے اور شاسترون سے ثابت نہین ہوتی تاہم ہمنے شروع سے پانسو برس قبل از مسیح زمانہ قدیم قایم کرکے ملک کی حالت جو اوس وقت مین تھی دکھلانے کی کوشش کی ہے اب جو کیفیت بیان کی جاویگی اوس مین ہندوستان اور یورپ کے مورخون کی تاریخون مین اختلاف ہونا ممکن ہے مگر ملک کی حالت مین زیادہ تر اختلاف نہین ہے۔

ہندوستان بدہ بھگوان اور بودہ راجاؤنکی عہد مین

پانسو برس قبل از مسیح تا ۵۰۰ء عیسوی

بدہ بھگوان۔ مہابھارت کے بعد ہندوستان کی حالت بگڑتی گئی اور دن بدن خرابی بدنظمی۔ جہالت مین ترقی اور دہرم مین کمی ہوئی۔ مختلف مذہب جاری ہوگئے برہمنون کا زور بہت بڑہ گیا مگر وہ بہی کرم کانڈ کے گہرے گڈہے مین گرکر اصلیت سے بیخبر ہوگئے یہ حالت قریب ایک ہزار سال کے رہی پہر بدہ بھگوان مسیح کے پانسو سال قبل کپلا وستو مین پیدا ہوئے اور اُن کے ذریعہ سے دہرم پہر زندہ ہوا۔ بدہ بھگوان جن کا نام سدہارتہ सिद्धार्थ تہا پانسو برس قبل از مسیح راجہ شُدہودن کے گہر مین پیدا ہوئے رانی یشودہارا سے اونکی شادی ہوئی ۲۹۔ برس کی عمر تک اونہون نے کچہہ نہین کیا اور اُن کے باپ نے اِس خیال سے کہ جیسا جوتشیون نے کہا تہا یہ چہوڑکر نہ چلے جاوین اونکو ایک باغ مین بند رکہا مگر اونہون نے بازار مین پہلے ایک بوڑہے آدمی کو پہر ایک بیمار کو پہر ایک لاش کو اور آخر مین ایک سادہو کو دیکہکر دنیا کی حالت کو معلوم کیا اور یہ خیال کرکے کہ یہان پر سوائی دکہہ کے سُکہہ نہین ہے ایک رات اپنی عورت اور لڑکے کو چہوڑکر جنگل کی راہ لی۔ سب سے

پہلے وہ بمبسار बिंबसार راجہ کے دار الخلافت راج گڑہ مین پہونچے اور وہان پر
آرک اور اودرک دو سادہوؤن سے درشن شاستر پڑہا مگر طبیعت کو اطمینان نہ ہوا اور
ارُوویل उरुवेल کے جنگل مین جاکر چہ برس تک بہت سخت ریاضت کی کہ جس سے بدن
سوکہہ کر کانٹا ہوگیا اُس پربہی اونکی طبیعت کو سکون نہ ہوا ویسا اونہون نے کہانا پینا پہر شروع
کردیا اس پر اونکے پانچون ششش چہوڑکر چلے گئے مگر سدہارتہ جی اسی تلاش مین رہے کہ مجہے
موکش کا راستہ کسی طرح سے ملے چنانچہ اونہون نے گیا مین جاکر ایک درخت کے نیچے جو بعد
کو بودہی درخت کے نام سے تمام دنیا مین مشہور ہوا پہر تپ کیا اور مختلف قسم کے خیالات کو
جنکو للت وستر مین مار मार یعنی قاتل کی فوج بیان کی گئی ہے دل سے ہٹا کر دس
گہنٹے کے بعد گیان اور بارہ گہنٹہ مین دویہ درشٹی दिव्यदृष्टि حاصل کی مگر وہ اس جگہہ
سے نہ اوٹہے اور بچار مین ہی بیٹہے رہے اور اگلے روز جب اُن کے دل سے تمام میل دُور ہو
گیا تو اونہون نے یہ جانا کہ "مین نے انیک جنمون مین اس عمارت یعنی جسم کے بنانیوالے کو
تلاش کیا مگر وہ نہ ملا اب مین نے اوسکو پالیا بار بار جسم لینا اور مرنا بڑا دکہہ دائی ہے اب
یہ میرے لئے پہر گہر نہ بناویگا مین نے اوسکے کہمبے توڑ دئیے اب مین نروان مین پہونچگیا اور تمام
خواہشات دل سے دُور ہو گئین۔ مین نے چار چیزون کو اصلی پایا (۱) تکلیف (۲) باعث
تکلیف (۳) اوسکا رفع کرنا (۴) رفع کرنے کا ذریعہ۔ (۱) پیدائش۔ موت۔ بیماری
طبیعت کے نامناسب چیزون کے آنے اور مناسب کے جانے سے تکلیف ہے۔
(۲) خواہش یا طمع باعث تکلیف ہے (۳) وہ بذریعہ گیان کے رفع ہوسکتی ہے۔
(۴) اور وہ گیان خواہشات کے دُور کرنے سے ملیگا۔" اس گیان کو حاصل کرکے وہ گیا
سے بنارس مین آئے اور وہان پر اپنا مذہب عوام مین پہیلانا شروع کیا پہلے اونکے مقلد

بہت تہوڑے تہے پہر رفتہ رفتہ بہت بڑہ گئے بہت سے راجا مثل بمبسار کے اون کے
مقلد ہوگئے - تیس برس تک اونہون نے یہ ہی کام کیا اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے
اور اپنے نفس کو مارنے کا نمونہ دکہایا - اسّی برس کی عمر تک وہ اِس دنیا مین رہے اور آخر
مین اپنے ششیشون سے یہ کہکر کہ "سب چیزون کو فنا ہے خود اپنے موکش کو اپنے آپ حاصل
کرو" - نروان کو پراپت ہوئے اونکے بعد اونکے مذہب کی از حد ترقی ہوئی اور وہ ہندوستان
مین بہت پہیلا - بہت سے بدہ مذہب کے راجا بڑے طاقتور ہوئے اور اب ہی مردم شماری
سے معلوم ہوا ہے کہ کل انسان مین سے تیرہ فیصدی ہندو اور ساڑہے بارہ فیصدی مسلمان
اور چالیس فیصدی بدہ مذہب کے لوگ ہین - بدہ بہگوان کو لوگ ناستک کہتے ہین مگر
سری کرشن اور بدہ بہگوان دونون ایشور کے اوتار شاسترون مین کہے گئے ہین پہر اونکی
سدہانت سری کرشن کی سدہانتون سے کیسے الگ ہوسکتی تہی دہم پاد धमपाद اور
للت وستر بدہ مذہب کی کتابون سے پایا جاتا ہے کہ واسنا वासना کا ناش ہی
موکش کا دروازہ ہے اور نروان وہ پد ہے کہ جہان خواہشات فنا ہوکر سکہ دکہ یکسان
ہوجاوین - اور انسان اپنے آپ مین قیام پذیر ہوکر جنم مرن سے جہوٹ جاوے - یہ ہی
اوپدیش سری کرشن جی کا ہی تہا - بدہ بہگوان کہتے ہین کہ اپنی کوشش پر بہروسہ کرکے خود
اپنی موکش کو دہونڈو واسنا वासना یعنی خواہشات کے رہنے کا نام ہی دکہ ہے
واسنا کا ناش ہی سکہ ہے یہ ہی سدہانت اوپنشدون کا ہی ہے (۱) نیک عقیدہ
(۲) نیک ارادہ (۳) نیک کلام (۴) نیک کام (۵) نیک معاش (۶) نیک
کوشش (۷) نیک دلی (۸) نیک عبادت - یہ ہی آٹہہ چیزین بدہ بہگوان نے سب
کو بتلائین وہ کہتے ہین کہ "سب مخلوق یکسان ہین اور موکش کا دروازہ سب کے لئے کہلا ہے"

جسم کو تکلیف دینے کی یا بڑے تپ اور کرم کانڈ مین پھنسنے کی ضرورت نہین ہے۔ مرد عورت۔ عاقل۔ جاہل۔ دولتمند۔ غریب۔ سبکو موکش ملسکتی ہے"۔ کیا سری کرشن نے گیتا مین اور کچھ کہا ہے بلکہ جیسے سری کرشن اس ملک کے اوّدھار کے لئے آئے تھے۔ ویسے ہی بدھ بھگوان بھی آئے۔ دنیا کی تمام تاریخ مین کون ایسا راجہ ہوا کہ جس نے جوانی مین کل آرام۔ راج۔ بیوی۔ بچہ کو صرف دنیا کے فائدہ کے لئے چھوڑکر برسون ریاضت کی۔ بھیک مانگی۔ اور مخلوق کو اپنی نصیحتون سے جگایا۔ بُدھ مذہب کے لوگ شروع سے ہی باہر جاکر اور لوگون کو اوسکا معتقد بناتے تھے۔ جس وقت بُدھ بھگوان نے اپنا مذہب پھیلانا شروع کیا تو اونکا پہلا کام ساٹھہ آدمیون کو اپنا مذہب پھیلانے کے لئے روانہ کرنا تھا اونھون نے اِس کام کے چار طریقہ بتلائے (۱) اچھے لوگون کی صحبت (۲) دھرم کا سننا۔ (۳) جو باتین سُنی جاوین اون پر غور کرنا۔ (۴) نیکی کو عمل مین لانا۔ اونھون نے چند لوگون کا یہ فرض مقرر کیا کہ وہ باہر جاکر دیگر قومون کو اُپدیش کرین۔ برہمنون نے تو اپنا دھرم صرف دوجاتیون द्विजातियों کو ہی بتلایا۔ لیکن بُدھ بھگوان نے اپنا مذہب صرف بڑی ہی مین نہین بلکہ نیچ قومون اور غیر ملک کے لوگون مین بھی پھیلایا۔ اِن کے مذہب مین ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ مہینہ مین دو مرتبہ لوگ اپنے گناہون کے اقرار کرنیکو جمع ہوا کرتے تھے ۳۴۳ھ قبل از مسیح مین بُدھ بھگوان کی وفات کے بعد اُنکے (۵۰۰) چیلے راجگرہ کے قریب ایک بڑی گوپھا مین اُنکی ہدایتون کو جمع کرنے کے لئے جمع ہوئے اُنھون نے اونکے تین بڑے حصّے کئے (۱) وہ باتین جو بُدھ بھگوان نے اپنی ششون سے کہین۔ (۲) قواعد نفس کشی (۳) طریقہ ہدایت یہ ہی تین پٹکا पिटिका یعنی تین مجموعہ ہدایت بُودھون کی ہوئے اسکو بودھون کی پہلی کونسل کہتے ہین یہ ایک صدی کے بعد اُن

کے ۷۰۰ ممبر ویسالی वैसाली مین جمع ہوئے اور دوسری کونسل مین اونہون نے جو جو جہگڑے اس عرصہ مین پیدا ہو گئے تہے طے کئے۔ پہر بودہون کے دو مختلف جتھے اور بعدہ اُن کے ۱۸ فرقے ہو گئے۔

یونانیون کا حملہ اور اون کے خیالات نسبت تہذیب ہندوستان۔

۳۲۷ سنہ قبل از مسیح سکندر اعظم ہندوستان مین آیا اوسوقت مین پنجاب مین بہت سی چہوٹی چہوٹی ریاستین ایک دوسرے کی مخالف بجاے اوس کے مقابلہ کرنے کے اس کے ساتہہ شامل ہونے کو تیار تہین۔ مگر راجہ پورس نے تیس ہزار پیادے اور چار ہزار سوار اور تین سو رتہہ اور دو سو ہاتہیون سے اوسکا مقابلہ کیا۔ سکندر کی فوج پچاس ہزار تہی مگر اس وجہہ سے کہ پورس کے رتہہ کیچڑ مین پہنس گئے اور اوس کے ہاتہی آگے نہ بڑہے سکندر کی فتح ہوئی وہان سے سکندر سوبراون تک آیا مگر چونکہ اوسکی فوج آگے نہین بڑہنا چاہتی تہی وہ جہلم سے واپس لوٹ گیا۔ سکندر کے حملہ کا ہندوستان پر صرف یہ اثر ہوا کہ اوس نے چند راجاؤن کے ساتہہ اتحاد کر لیا اور یونانی فوج شہرون مین تعینات کی۔ اور کچہہ شہر آباد کئے اوس کے لشکر مین ایک شخص چندرگپت تہا کہ جو اپنے ملک سے بہاگ کر یونانیون مین جا ملا تہا اوس نے لوٹیرون کی مدد سے مگدہ دیش مین اپنا راج قایم کیا اور بعد کو اوسکی اولاد نے اوس راج کو بہت بڑہایا۔ سکندر کے ہمراہیون نے اوس زمانہ مین ملک کی حالت بہت اچہی بیان کی ہے پنڈتون اور گیانیون کی کثرت تہی سکندر نے ایک ہمراہی کو کچہہ سادہوؤن سے کہ جنہون نے اُس کے پاس آنے سے انکار کیا تہا ملنے کو بہیجا اوس نے دیکہا کہ پندرہ آدمی شہر سے دو میل باہر دہوپ مین ننگے بیٹہے ہین اور کچہہ کہڑے ہین اور کچہہ پڑے ہین لیکن وہ اپنی جگہہ کو نہین چہوڑتے ایک سادہو سے کہ جسکا نام کلانوس تہا سکندر کے

آدمی نے گفتگو کرنی چاہی مگر اوس نے اوسکو بہت لاپروائی سے جواب دیا۔ اسپر دوسرے
سادہو نے اوسکو برُا بہلا کہکر کہا کہ تو کیون اتنا غرور کرتا ہے غیر ملکون کے لوگون کی ساتھ
نیک برتاؤ کرنا چاہیے سکندر نے اوسکو اپنے ساتھ لیجانے پر بہت اصرار کیا مگر اوس نے
جوابدیا کہ مین ایسے ہی اچہا ہون اِس جسم کے قایم رکہنے کو جو کچہہ چاہیے وہ سب یہان
ہی موجود ہے اور جب یہ چہوٹ جاویگا تو میرے گلے سے بڑی بلا ٹلیگی اِس سادہو کا نام
منڈنس تہا۔ پہر سکندر نے کلانوس کو اپنے ساتہہ جانے کو کہا اور وہ راضی ہوگیا لیکن راستہ
مین جاکر بیمار ہوگیا اور چتا بناکر آگمین جلگیا سکندر نے اوسکی بڑی عزت کی اور جب وہ چتا مین
جلنے کو گیا تو بہت سا زرنقد وغیرہ اوسکو دیا کہ جو اوس نے لوگون کو بانٹ دیا۔ اور خوشی
خوشی گاتا ہوا چتا مین جاکر بہسم ہوگیا۔ اوس وقت مین بہی اِس ملک مین ایسے ایسے بڑ
کے درخت موجود تہے کہ جنکے نیچے دس دس ہزار سادہو رہا کرتے تہے۔ ہندوؤنکی بہادری
کے یونانی بہت مداح ہین لوگ چہہ چہہ فٹ لمبے تیر لگاتے تہے اور اُنکے گہوڑونکی شایستگی
اور اونکی شہسواری کا یونانیون پر بہت اثر ہوا۔ ایپوڈورس Appodorus
کہتا ہے کہ دریای بیاس کے پاس پندرہ سو شہر تہے اون مین ایک کوس کے حلقہ سے
کوئی کم نہ تہا۔ چندرگپت کے لشکر مین چار لاکہہ آدمی رہتے تہے اور انتظام کی یہ خوبی تہی کہ
دوسو درم سے زیادہ کسی روز نقصان نہ ہوتا تہا۔ راجہ زمین کی پیداوار کا محصول بقدر ایک
چہارم عام طور پر لیتا تہا کہیتون کی آبپاشی و طریقہ انصاف و سڑکون اور پیشونکی نگرانی
گانون کے مقدم کرتے تہے۔ شادیون مین روپیہ لینے یا دینے کا رواج نہین تہا سویمبر
کی رسم برابر جاری تہی دہوتی اور چادر کی پوشاک تہی۔ یہان کے علم ریاضی کی ایسی شہرت
تہی کہ فیثاغورس یونان کا مشہور ریاضی دان یہان سے ہی ریاضی سیکہہ گیا تہا۔

ہروڈوٹس یونان کا مشہور مورخ ہندوؤن کو اور سب قومون کے مقابلہ مین نہایت مہذب کہتا ہے سکندر کے تھوڑے عرصہ بعد ایک ایلچی یونان کا جو چندرگپت کے دربار مین آیا اوسکا نام میگیس تھنیز Megasthenes تھا وہ یہان ۳۰۶ سے ۲۹۸ قبل المسیح تک رہا۔ وہ کہتا ہے کہ اُس ملک مین ایک سو اٹھارہ ریاستین ہین بعضے گانون کے مقدم بالکل خودمختار ہین اور وہ اپنا انتظام خود کرتے ہین۔

اندھرولیش مین کہ جو جنوبی ہندوستان مین آباد ہی اُسکے پاس بہت سے گانون اور تیس فصیلدار شہر ہین۔ گجرات مین ایک شہر بڑی تجارت کی جگہہ ہے۔ پریمول (جواب بمبئی ہے) اور سیلون (جسکا نام تامرپرنی سنسکرت کتابون مین ہے) بڑی تجارت کی جگہہ ہین۔ دریاؤن اور نہرون کے ذریعہ سے پانی کھیتون مین دیا جاتا ہے سڑکون اور جنگلون اور کاشت کی نگرانی بخوبی ہوتی ہے لوگ آرام سے نہایت سادہ طریقہ سے گذراوقات کرتے ہین۔ شراب پینے کا رواج نہین ہے۔ چاول کی خوراک بہت ہے۔ قانونی معاہدون مین کوئی پیچیدگی نہین ہوتی۔ مقدمات کم ہوتے ہین۔ لوگ ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہین اور معاہدے تحریری نہین ہوتے نہ اُن پر گواہیان کرائی جاتی ہین۔ مکانات اور مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت نہین پڑتی۔ راستی اور نیکی کی بمقابلہ عمر کے زیادہ قدر ہوتی ہے چوریان بہت کم ہوتی ہین قانون سب زبانی ہے۔ زمین بڑی زرخیز ہے ملک کے بہت سے حصہ مین سال مین آبپاشی سے دو فصلین برابر ہوتی ہین میوجات وپھل بکثرت پیدا ہوتے ہین راجہ لوگ آپسمین لڑتے ہین مگر کھیتون کو نہین اوجاڑتے۔ نہ درختون کو کاٹتے ہین کاشتکارون کی برابر حفاظت کیجاتی ہے۔ ملک مین قحط نہین ہوتا ہندوستان کی ساخت کی چیزین فینشیا Pheonecia اور اسکندریہ مین جاکر

بڑی قیمت پر بکتی ہین یہان کے لوگ صنعت وحرفت مین بڑے ہوشیار ہین اور ایسے لوگون سے جو صاف ہوا مین رہین اور صاف پانی پیئین یہ ہی توقع ہوسکتی ہے - زمین سے ہر قسم کی دہات سونا - چاندی - لوہا - تانبا - جست وغیرہ بکثرت نکلتے ہین اور اُن سے ہتیار وغیرہ بنتے ہین لوگ اچھے کپڑے اور اچھے زیور پہننے کے شوقین ہین کپڑون مین سونے کے تارون کا کام اور قیمتی جواہر جڑے ہوتے ہین نہایت باریک ململ کے کپڑے جنپر پہول بنے ہوئے ہوتے ہین لوگ پہنتے ہین امیرون کے پیچہے اُن کے نوکر چہتری لگاکر چلتے ہین" یہ حال تین سو برس قبل از مسیح کا ہے -

راجہ اشوک - ایسکے بعد دو تین سو برس تک بدہ مذہب تمام شمالی ہند مین بڑی ترقی پر رہا اور ۲۵۰ قبل از مسیح کے قریب راجہ اشوک والی مگدھ وبہار بدہ مذہب کا بڑا راجہ ہوا - راجہ اشوک چندر گپت کا پوتا تہا وہ (۶۴۰۰۰) بدہ پوجاریون کو روز کہانا دیتا تہا اور اوسکو اپنی قلمرو مین بہت سے عبادت خانہ بنوانے کی وجہ سے اوسکی ریاست کو وہیارون کی ریاست کہتے تہے اسی سے مگدہ دیش کا نام بہار ہوا اوس نے بدہ مذہب کے لئے بہت کچھ کیا اور اوسکو بہت کچھ تقویت دی اسکو اوس نے پانچ چیزون کے ذریعہ سے کیا - (۱) بڑی کونسل جمع کرنے سے (۲) بدہ مذہب کے اصول پتہرون پر کہدوانے سے (۳) اوسکی پاکیزگی پر نظر رکہنے کے لئے ایک شاہی دفتر قایم کرنے سے (۴) اپدیشکون کے ذریعہ سے اوسکے اصول پہیلانے سے (۵) بدہ مذہب کے اصول وقواعد کی ایک مستند کتاب بنانے سے ۲۴۲ قبل از مسیح مین پٹنہ مین اوس نے ایک بڑی (تیسری) کونسل جمع کی اور اس مین ایک ہزار مستند آدمی شامل تہے - اوس زمانہ مین بعض آدمیون نے بدہ مذہب کی پیروی سے اپنی آیون کو بدہ بہگوان کے اپدیش بتلانا شروع کیا تہا اس کونسل نے اون

سب باتون مین اصلاح کی۔

راجہ اشوک کے وقت مین بدھ مذہب کا بڑا عروج ہوا۔ اس راجہ نے سنہ ۲۶۰ قبل از مسیح سے سنہ ۲۲۳ تک بادشاہت کی اور اوس کی سلطنت نیپال۔ کشمیر۔ سوات۔ اور قرب وجوار کے ملکون و افغانستان مین کوہ ہندوکش تک اور سندھ و بلوچستان تک تھی۔ اس وسیع سلطنت کے طرز حکومت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان مین اوس وقت کیسی تہذیب تھی۔ راجہ بالکل خودمختار تھا اور ہر شے اوس کے حکم کے تابع تھی۔ شاہی حکم لوگون کو ایک صدر دفتر کے ذریعہ سے معلوم ہوتے تھے کہ جسکے نائب عموماً شاہزادے یا شاہی رشتہ دار ہوتے تھے۔ ان افسرون مین سے ایک ٹیکسلا مین کہ جو ضلع راولپنڈی مین شاہ دھیری کے قریب دریافت ہوا ہے رہتا تھا اسکے تحت مین وہ تمام ملک تھا کہ جو ستلج کے مغرب مین ہندوکش تک ہے۔ دوسرا اوجین مین رہتا تھا۔ اسکے تحت مین تمام غربی ہندوستان تھا اپنے باپ کے وقت مین اشوک خود اس حصہ پر حکمران تھا۔ تیسرا نائب جو سونگری مین رہتا تھا اور وہ جنوبی حصہ پر حکمران تھا۔ مفتوح ملک کے لئے ایک چوتھا نائب مقرر تھا اور وہ ٹوسلی مین رہتا تھا جو کہ غالباً آج کل جوگدہ کہلاتا ہے۔ راجدھانی کے قرب وجوار کے ملک نائبون کے تحت مین نہین تھے اونکا انتظام خود راجہ کرتا تھا۔ شاہی نائبون کے نیچے رجک रजुक یعنی کمشنر ہوتے تھے جو کہ ہزارون رعایا پر حکمران تھے اون کے نیچے پردیشک प्रदेशिक یعنی افسر ضلع تھے انکو عام طور پر مہاماتر महामात्र کہتے تھے دہرم کی نگرانی کے لئے جو افسر ہوتے تھے انکو دہرم مہاماتر کہتے تھے۔ اُن کا فرض تھا کہ راجہ کے رعایا اور رئیون وغیرہ لوگون مین دہرم کو پہیلاوین۔ رعایا کے آرام کا لحاظ رکہین نامناسب قید یا سزا کی شکایت کو دُور کرین۔ اگر

کوئی قیدی ضعیف العمر ہو یا اوس پر کسی بڑے خاندان کے پالنے کا بوجھہ ہو اور اوس کو پہانسی کا حکم ہوچکا ہو تو وہ اوسکو معافی دلوائین۔ شاہی خیرات تقسیم کرین۔ عورتون کی نگرانی کے لئے خاص افسر ہوتے تھے۔ یہ تمام افسر خاص افسر ضلع کے ساتہہ کام کرتے تھے مگر چونکہ اونکے فرائض مقرر نہین تھے اس لئے ضرور اون مین جھگڑے ہونے کا احتمال تھا۔ جانورون کو ناجائز طور پر مارنے یا تکلیف دینے اور بیٹے کے ان باپ سے گستاخی کرنے کی سزا دینا بھی انہین کا کام تھا انتظام جنگی کی اور بھی عجیب کیفیت تھی۔ سپاہی تلوار دونون ہاتھون سے مارتے تھے تاکہ زور کا ہاتہہ پڑے۔ سوارون کے پاس دو بھالے ہوتے تھے مگر پیادون کے مقابلہ مین اونکی ڈھالین چھوٹی ہوتی تھین وہ گھوڑون پر نہ کاٹھی کستے تھے نہ دہانہ لگاتے تھے بلکہ اون کے مونہہ پر ایک گول چیز بیل کے چمڑے کی جسمین لوہے کی کیلین اندر کو لگی ہوئی ہوتی تھین لگاتے تھے گھوڑے کے مونہہ مین ایک کیل دیجاتی تھی اور اوسمین راس لگتی تھی جس وقت سوار راس کو کھینچتا تھا تو اوس کیل سے گھوڑا رک جاتا تھا کیونکہ اوسکے وہ کیلین چبھنے لگتی تھین۔

راجہ کے پاس چھہ لاکھہ پیادے تیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی علاوہ رتھون کے تھے اس تمام فوج کا انتظام تیس شخصون کے سپرد تہا اور اونکی چھہ جماعتین تھین اور ہر ایک کے متعلق فوج کا ایک حصہ ہوتا تھا (۱) فوج بحری کا حصہ (۲) رسد و بار برداری وغیرہ کا معہ باجہ والون سائیسون کاریگرون اور گھسیارون کے (۳) پیادہ فوج کا حصہ (۴) سوارون کا حصہ (۵) لڑائی کے رتھون کا حصہ (۶) ہاتھیون کا حصہ جسوقت ہتیارون کا کام نہین ہوتا تھا تو وہ سلحہ خانہ مین رکھدئے جاتے تھے۔ گھوڑون اور ہاتھیون کے لئے اصطبل مقرر تھے۔ کوچ کیوقت بیل رتھون کو کھینچتے تھے تاکہ گھوڑے نہ تھک جاوین۔

ہر رتھہ مین دو یا چار گھوڑے برابر برابر جوتے جاتے تھے اور اُن مین علاوہ رتھہ بان
کے دو لڑنے والے ہوتے تھے شاہی رتھہ مین چار گھوڑے ہوتے تھے ہر ہاتھی پر علاوہ
فیلبان کے تین سپاہی ہوتے تھے- ہر پیادہ کے پاس ایک کمان اوسکے قد کے برابر
کی ہوتی ہے اوسکو وہ زمین پر رکھہ کر بائین پاؤن سے دباتا تہا اور تان کو خوب کھینچکر
تیر چھوڑتا تہا- تیر قریب تین گز کے لمبا ہوتا تہا اور وہ اس زور سے جاتا ہے کہ اوسکو ڈہال
سے بہی روکنا مشکل تہا سپاہی کے بائین ہاتہہ مین بیل کی کہال کی لمبی ڈہال ہوتی تہی-
کسی کسی کے پاس بہالا بہی ہوتا تہا مگر تلوار سب کے پاس ہوتی تہی اوسکا پہل چوڑا ہوتا تہا
مگر وہ صرف تین ہاتہہ لمبی ہوتی تہی اوسکو وہ صرف سخت ضرورت کیوقت استعمال کرتے
تھے نہرین جاری تہین اور کاشتکارون کو اون سے ٹہیک ٹہیک پانی دیا جاتا تہا-
رُدر دمن مین جو پتھر ۱۵۰ء مین کہودا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ کاٹہیاوار کے حاکم نے
اشوک کے حکم کی تعمیل مین نہرین اور پل گرنار کے مصنوعی جہیل سے پانی لینے کیلئے بنائین
مالگذاری جمع کرنے کے افسر علیحدہ مقرر تھے اور یہی زیادہ تر آمدنی کا صیغہ تہا تمام زمین
راجہ کی تہی بعضون کا قول ہے کہ کاشتکارون کو پیداوار کا صرف ۱/۴ ملتا تہا بعض کہتے
ہین کہ وہ ۱/۴ سرکار مین دیتے تھے علاوہ اوسکے اونکو اور بہی کچھہ دینا پڑتا تہا- شہر پاٹلی پتر
کہ جو دار الخلافہ تہا دریای گنگ و سون सोन کے میل پر جنوبی کنارہ پر اوس جگہہ تہا کہ
جہان آجکل پٹنہ اور بانکی پور واقع ہین- دریای سون اب دوسری طرف ہو کر جاتا ہی اور
اب گنگا مین دینا پور مین ملجاتا ہے مگر پرانی دہار اب بہی معلوم ہوتی ہے- یہ شہر ایک چوکور
طول مین ۹ میل اور عرض مین ۱½ میل تہا اوسکی چہار دیواری لکڑی کی بنی ہوئی تہی جس مین
۶۴ دروازے تھے اسکے چارون طرف ایک بڑی گہری خندق تہی اور اندر ۵۷۰ برج تھے

مگر اشوک نے باہر کی چہار دیواری چونے کی بنوائی اور بہت سی پتہر کی عمارتین ایسی ایسی نادر
بنوائین کہ ان کو لوگ بعد مین دیوتاؤن کی بنائی ہوئی کہنے لگے - اس شہر کا بہت سا
حصہ بانکے پور کے نیچے دبا ہوا نکلا ہے اور چند عمارتون کے اب بہی نشانات پائے گئے
ہین اور چند جگہون پر کہودنے سے یہ بہی معلوم ہوا ہے کہ یونانی مسافرون نے جتنی اسکی
وسعت بتلائی تہی وہ صحیح ہے - اس وسیع شہر کا انتظام مثل فوج کے انتظام کے تیس
آدمیون کے سپرد تہا اور اونکی بہی ویسی ہی چہہ جماعتین بنائی گئی تہین - پہلی کے متعلق
صنعت اور کاریگرون کا انتظام دوسری کے ذمہ پردیسیون کے رہنے اور کہانے پینے
کا انتظام - بیمار پردیسیون کو دوائی دیجاتی تہی اور اگر وہ مرجاتے تہے تو اونکو دفن کرادیا
جاتا تہا اور اونکی جائدادون کا انتظام سرکار کرتی تہی اور جو کچہہ آمدنی ہوتی تہی وہ اونکے
ورثا کو پہونچا دیتے تہے تیسری کے ذمہ پیدایش اور موت کا لکہنا تہا چوتہی کے ذمہ تجارت
کا اہتمام تہا اور ناپ اور وزن کی نگرانی کرتے تہے کہتے ہین کہ اس زمانہ مین ہر ایک
موسم کی چیز مناسب وقت پر عام اشتہار کے ذریعہ سے بیچی جاتی تہی اور قیمتین مقرر تہین جو
بیوپاری کہ ایک سے زیادہ چیزون مین تجارت کرنا چاہتا تہا اوسکو دوگنا محصول دینا پڑتا تہا
پانچوین کے متعلق کارخانہ جات کا انتظام تہا اور اونکی بنائی ہوئی چیزین اسی طرح سے
بکتی تہین جسطرح کہ باہر کی آئی ہوئین - چہٹی کے متعلق تمام فروخت شدہ چیزون پر محصول
جمع کرنا تہا - اس سے بچنے کی سزا موت تہی چندرگپت کا قانون فوجداری بہت سخت تہا
اشوک نے اسمین چند ترمیمات کین - جب راجہ شکار کو جاتا تہا تو اگر کوئی شخص اوس راستہ
کے اندر جو رسّی سے علیحدہ کردیا جاتا تہا آجاتا تہا تو اوسکو موت کی سزا دیجاتی تہی اگر کسی
کاریگر کے ہاتہہ یا آنکہہ کو نقصان پہونچایا جاتا تہا تو مجرم کو موت کی سزا ملتی تہی - اگر کسی کے

اور کسی عضو کو نقصان پہونچایا جاتا تہا تو ایسا کرنے والے کا وہی عضو اور دایان ہاتہ کاٹڈیا
جاتا تہا جہوٹی گواہی دینے کی سزا مین ہاتہ پاؤن کی اونگلیان کاٹی جاتی تہین بعض بعض
جرائم کی سزا سرمونڈوانا تہی جسکو لوگ سب سے برا خیال کرتے تہے جو سلطنت کہ اشوک کو
چندر گپت سے ملی اوسکی وسعت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کامل انتظام فوج کا
بیرونجات کے حملہ روکنے کے لئے تہا ویسا ہی کامل اندرونی انتظام بہی تہا۔ پاٹلی پوتر
ایک بڑی بادشاہت کا تین نسل تک دارالخلافہ رہا اور گو آجکل کے مہذبانہ طریقے وہان
پر جاری نہین تہے مگر پہر بہی اشوک نے کابل اور گرنار مین کہ جو وہان سے ایک ایک ہزار
میل سے زیادہ دور تہے اپنی حکومت چلائی۔ وہ اتنا طاقتور تہا کہ اپنی سلطنت مین اپنے
عہد حکومت کے نوین سال مین لڑائی بند کردی اور سرحد کی جو بڑی جنگلی قومین تہین ادن
پر بُردباری سے حکومت کی بہت سی عمارتین بنوائین اور اپنے قلمرو مین لوگونکو پرہیزگاری اور
نیک چلنی سکہائی اوسکے احکام جو بڑی بڑی لاٹون پر کندہ کیئے گئے تہے یہ تہے۔

(۱) کوئی جانور کہانے یا یگ کے لئے ذبح نہ کیا جاوے۔ (۲) انسانون اور حیوانون
کے لئے دواخانے مقرر ہون اور درخت و کوئین سڑکون پر بنائے جاوین (۳) پانچ
برس مین ایک دفعہ سب لوگ اپنے گناہون کا اظہار کرین اور بدہ مذہب کے اصول مشتہر
کیئے جاوین۔ (۴) زمانہ سابق و حال کا مقابلہ کیا جاوے تاکہ لوگ راجہ کی حکومت مین
خوشی سے بسر اوقات کرین۔ (۵) بدہ مذہب کے وعظ کرنیوالے غیر ملکون مین جاوین
اور غیر قومون کو اوسکا مقلد بناوین۔ (۶) رعایا کے چال چلن کے نگران افسر مقرر ہون
(۷) سب پر یہ ظاہر کیا جاوے کہ مذہب ایک ہے اور سب لوگ برابر ہین (۸) سابق
راجاؤن کی آرام طلبی کا راجہ حال کی پاکیزہ عادتون سے مقابلہ کیا جاوے۔ (۹) نیکی

کا کہ جس سے بہبودی ہوتی ہے برتاؤ کیا جاوے (۱۰) اس جہان فانی کی چند روزہ
خوشی اور اوس بہبودی آخر کا کہ جسکو راجہ چاہتا ہے مقابلہ کیا جاوے (۱۱) دوسرون کو
دہرم پر چلانا ہی سب سے بڑی خیرات خیال کی جاوے۔ (۱۲) ناسنکون سے مباحثہ
کیا جاوے - یہ احکام چودہ لاٹھون پر کندہ کئے گئے تھے چنانچہ دہلی - میرٹھ - الہ آباد -
نندگرہ - رام پوروا - سانچی وغیرہ مین اب بہی یہ لاٹہین موجود ہین بعض احکام مینارون
پر بہی کہودوائے گئے تھے اونہین سے شہباز گرہی مین جو پشاور سے چالیس میل پر ہے
منسیرا ضلع ہزارہ پنجاب مین کالسی مین جو پندرہ میل منصوری پہاڑ سے ہے سوپارا ضلع
تہانہ مین جو بمبئی کے قریب ہے کوہ گرنار مین جو خلیج بنگال پر واقع ہے دہو تیشور مین جو
ضلع کٹک مین ہے اور جہوگڈہ مدراس مین موجود ہے اوس وقت مین سنگتراشی کی
بڑی ترقی تہی اور وہ سامان آسایش جو مغلون کے وقت مین موجود تہا سب موجود تہا
لکڑی کا کام بہت خوبصورتی کے ساتہہ کیا جاتا تہا اور نقاشی ایسی ہوتی تہی کہ گویا چیز منہہ
سے بول رہی ہے راجہ اشوک چالیس برس حکومت کرکے سنہ ۲۳۲ قبل از مسیح مرا۔ کہتے
ہین کہ اوس نے اپنے مرتے وقت تمام راج دہرم ارتہہ بدہون کی جماعت کو پُن کر دیا اور
یہ کہا کہ مین اندر کے سورگ یا برہما کے لوک مین رہنا نہین چاہتا نہ ہیرا ایسی جاہ وحشمت
کو کہ جو مثل گنگا کی لہر کے آتی جاتی رہتی ہے چاہتا ہون مین تو اوس انفس کشی کا خواستگار
ہون کہ جسکو رشی بڑا مانتے چلے آئے ہین مجہے وہ بہبودی درکار ہے کہ جس مین کبہی کمی
نہین ہوتی (اسمتہہ صاحب کے اشوک رولرز آف انڈیا سے انتخاب کیا گیا)

اوس زمانہ مین زبان پراکرت جو سنسکرت اور پالی کے بیچ مین تہی بولی جاتی تہی - بعض
ناٹکون مین جو پراکرت زبان ملتی ہے وہ پالی سے بہت کچھ مشابہت رکھتی ہے اسی

پراکرت زبان سے ہندی زبان بنی ہے بڑے آدمی ہمیشہ سنسکرت بولتے تھے پالی یا پراکرت عوام مین رائج تھی۔ تمام مورخون کو جنہون نے اس بارے مین تحقیقات کی ہے اتفاق ہے کہ ہندوستان کے لوگون نے خود اپنے حروف ایجاد کئے کسی غیر قوم سے لکھنا نہین سیکھا یہ حروف مشابہ اُن حروفون کے تھے کہ جن مین اب سنسکرت اور ناگری لکھی جاتی ہے۔

بودھ راجاؤن کا پچھلا زمانہ۔

اشوک کے بعد مگدہ دیش کی شان شوکت جاتی رہی اور اندھر دیش کے راجاؤن کو فروغ ہوا اور ساڑھے چارسو برس تک اونکا راج رہا۔ اس راج کو شوراشٹ کہتے تھے۔ جو اب سورت ہی۔ اندھر کے بعد وشنو پران سے پایا جاتا ہے کہ ابھیر۔ گردابلاس۔ شاک۔ یون۔ لوسار۔ مونڈ۔ موون وغیرہ راجہ جنوبی ہندوستان مین ہوئے۔ شمالی ہندوستان مین راجہ کنشک ۷۸ برس بعد مسیح کے ہوا اور اوسکا راج کابل سے پار قند اور آگرہ اور گجرات تک تھا۔ اسی زمانہ کے قریب ہندوستان پر یونان و توران و کابل اور قندہار کے لوگون نے حملہ کیا مگر کوئی اور پتہ اونکے حالات کا نہین ملتا اتنا معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ بکرماجیت کے سمت اور شالیواہن کے شاکہے کے گپت نام سے بھی ایک سمت جاری تھا۔ یہ سمت گپت راجاؤن نے چلایا تھا اور وہ سنہ عیسوی سے ۳۱۹ منہا کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ اِن راجاؤن کی تاریخ سکون سے معلوم ہوئی ہے اور الہ آباد مین جو اشوک کی لاٹ ہے اوس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ بھی ایک مرتبہ کل ہندوستان کے راجہ تھے اور سو برس تک اونکی حکومت رہی۔ اوس زمانہ مین ملک مین بڑی تجارت تھی دو دو سو ملاحون کے جہاز ہندوستان سے دوسرے ملکون کو جاتے تھے اور ملاح سورج وچاند اور ستارون

کی گردش سے جہازون کو چلاتے تھے۔ برہمن سوداگر سوماترا۔ جاوا۔ اور چین تک پہونچے۔ جاوا مین ہندو مذہب جاری تھا چنانچہ وہان گنیش۔ درگا۔ شو۔ وغیرہ کی مورتین نکلی ہین۔ سمندر مین چور بہت ہوتے تھے۔ لنکا اوس وقت مین سر سبز اور شاداب تھا جیسا کہ اب ہے انگ ولیش یعنی مشرقی بہار کا دارالخلافت چمپا تھا۔ گیا بالکل ویران ہو گئی تھی۔ مگر پاٹلی پوتر یعنی پٹنہ بہت آباد تھا۔ وہان پر بدھ ہونکی رتھ جاترا کے میلہ مین بیس بیس رتھون کی سواری بڑی دہوم دہام سے ہوتی تھی اور لوگ مورتون پر ہار اور پہول وغیرہ چڑہاتے تھے۔ کپل وستو جہان بدھ پیدا ہوئے تھے بالکل ویران ہوگیا تھا اور کشی نگر مین بھی جہان وہ مرے تھے بہت تھوڑی آبادی رہگئی تھی بازارون مین کوڑیون کا رواج بہت تھا۔ متہرا مین دریا کے دونون طرف بدھ مذہب کے سنگھارام یعنی مندر تھے کہ جنمین تین ہزار پوجاری رہتے تھے لوگون کے اوپر راجہ کی طرف سے کوئی زیادتی یا محصول لینے مین سختی نہین ہوتی تھی۔ ملازمون کی تنخواہ پوری پوری دیجاتی تھی راجاؤن کیطرف سے دان پتر کھدی ہوئی لوحون پر دئے جاتے تھے اور بڑے بڑے آدمی بودہ مذہب کے وہار (विहार) یعنی آشرم بناکر اونکے تعلق زمین کر دیتے تھے یہ حالات فاہیان چین کے ایک مسافر کی تحریرات سے جو ۴۰۰ عیسوی مین ہندوستان مین آیا معلوم ہوتی ہین (ملاحظہ کرو کتاب مسٹر رومیش چندر دت کی تہذیب قدیم ہندوستان باب ششم)۔

جین مذہب۔ پہر بودہ مذہب ہندوستان سے رفتہ رفتہ اوٹھہ گیا مگر جین जैन مذہب کو برابر ترقی ہوتی رہی اور اسوقت بھی یہان پر اونکی ۱۳۳۴۱۴۸ مقلد موجود ہین یہ لوگ بڑے مالدار اور تجارت پیشہ ہین اونمین آپس مین بڑا اتفاق ہے اور اونکی خیرات کی کوئی حد نہین ہے۔ بہت سے خوبصورت جین مندر پارسناتھ کے پہاڑ پر بنگال۔

کاٹھیاوار - پالی ٹانہ - آبو - وغیرہ مین اب بھی موجود ہین اور ہر بڑے شہر مین ایک نہ ایک
مندر اِن لوگون کا ضرور ملیگا - ویشنوی ہندوؤن کو اُنکے خلاف کہین کہین سخت تعصب
ہے اور کہین نہین اور بعض پورانون مین یہ لکھا ہے کہ متوالے ہاتھی کے سامنے چلے جاؤ مگر
جین مندر مین نہ جاؤ - بعض جگہہ اور ویشنوی ہندوؤن اور جینیون مین روٹی اور بیٹی بیوہار
ہوتا ہے بعض جگہہ نہین - اِس فرقہ کی شروع تاریخ مین بہت اختلاف ہے عقلاء یورپ اُنکو
پہلے بارہوین صدی مسیح سے قبل کا نہین مانتے تھے مگر پروفیسر جی کوبی نے یہ ثابت کیا
ہے کہ جین شاستر چوتھی صدی قبل از مسیح مین بنایا گیا اور پانچوین صدی عیسوی مین وہ شاستر
تحریر مین آیا - خود جین لوگ اپنے مذہب کو بدھ مذہب سے پہلے کا بتلاتے ہین اور اس مین
کوئی شبہ نہین ہے کہ دیگمبری جین فرقہ اشوک کیوقت مین یعنی تیسری صدی قبل از مسیح موجود
تھا - بدھ مذہب کے لوگون کا قول ہے کہ بدھ بھگوان کو پانسو تینتالیس برس قبل از مسیح اور مہابیر
جینیون کے دیوتا کو پانسو چھبیس برس قبل از مسیح نروان پد ملا اور جین شاسترون کے
بموجب وہ بدھ بھگوان کے گورو اور اون سے پہلے ہوئے تھے جینیون کے یہان قریبا
قریب اوتنا ہی بڑا شاستر ہے جیسا اور ہندوؤن مین اونکے گرنتھ بھی پوران کہلاتے ہین
اور آدی आदि اوتر उत्तर چامنڈرائی चामुण्डराय چتورونشی चतुरवंशी
وغیرہ پوران اور سدھانت اور آگم موجود ہین - آگمون اور سدھانتون کی وہی وقعت ہے کہ جو اور
ہندوؤن کے یہان وید کی - علاوہ آگم اور سدھانتون کے اُن کے یہان گیارہ انگ
अंग یعنی آچار انگ - سوترکرت انگ - استھان انگ وغیرہ ہین اور اِن کے
سوای اخلاق وطریقہ برتاؤ و ریاضت و سدھی تیرتھ انکرون کے وقائعون پر سوتر وغیرہ
موجود ہین - یہ لوگ دو فرقون مین منقسم ہین ایک شویت آمبر श्वेताम्बर دوسرے

دگمبر (दिगांबर) یعنی ایک وہ جو کپڑے پہنتے ہین اور دوسرے وہ جو کپڑے
نہین پہنتے۔ یہ دونون فرقے ویدون کو نہین مانتے نہ اونکو ایشور کرت کہتے ہین بلکہ
وہ اپنے سدّہون کو کہ جنہون نے اپنے تپ سے سدہی پائی دیوتاؤن سے بہی بڑا سمجھتے ہین
جنوبی ہندوستان مین اونمین ذات کی تفریق ہے شمالی ہندوستان مین وہ سب
ایک قوم کے اور بیشتر ویش ہوتے ہین اُنکے مندرون مین چڑہاوہ لینے والے ہمیشہ برہمن
ہوتے ہین اونکو بہوجک भोजक کہتے ہین جینیون کی بہت سی رسمین وہی ہین کہ جو اور
ہندوؤن کی اور شادی غمی مین سواے وید منتر بولنے کے باقی سب کام ویسے ہی کیا
جاتا ہے جیسے کہ اور ہندوؤن مین۔ علاوہ شویت آمبرا ور دیگمبرون کے جینیون مین
ایک یتی यति ہوتے ہین کہ جو خیرات پر گذر اوقات کرتے ہین اور دوسرے شراوک
کہ جنکو عوام الناس سراوگی کہتے ہین۔ یتی مُنہہ کے سامنے کپڑا باندہتے ہین اور اپنے ساتہ
جہاڑو رکہتے ہین تاکہ جانور مُنہہ مین نہ چلے جاوین یا بیٹھنے سے نہ مر جاوین وہ اپنے بال
اوکہاڑتے ہین اور بڑے بڑے برت کرتے ہین بعض اُن مین سے ایک ایک مہینہ تک
نہین کہاتے۔ شراوک لوگ معمولی ہندوؤن کا سا برتاو کرتے ہین مگر وہ یتیون کو ہی خیرات
دیتے ہین اور صرف اپنے تیرتہ انکرون کو ہی مانتے ہین یہ تیرتہ انکر وہ لوگ ہوئے ہین
کہ جنہون نے اپنی تپ سے نروان پد کو پایا ایسے چوبیس[۲۴] جن ہوئے ہین مگر اس وقت
پارسناتہ جی पारसनाथजी تیئسوین اور مہابیر سوامی महावीरस्वामि چوبیسوین[۲۴]
تیرتہ انکر کی زیادہ تر پوجا ہوتی ہے۔ مہابیر جی کپل کے راجہ کے یہان پیدا ہوئے اُن
کے باپ نے اونکا نام بردہمان वर्धमान رکہا تہا اونہون نے یشودہا رانی کے ساتہ
شادی کی اور اٹہائیس[۲۸] برس کی عمر مین سنّیاس لیا۔ چہہ برس تک اونہون نے مَون ہارن

کر کے سمادہی لگائی پہر مختلف مقامات پر گئے اور بڑی ریاضت کی اور تکلیف اوٹھائی نو برس کے بعد اونہون نے اپنا مون برت یعنی (زبان بند رکھنا) توڑا اور کنو شمبی مین جا کر سدّہی پائی یہ تب ساڑہے بارہ برس کا تہا اور اسمین اونہون نے پندرہ دن سے لیکر چہہ مہینے تک نہین کہایا اونکا بڑا مقولہ یہ ہی تہا کہ جیوہتیا जीवहत्या کبہی نہ کرو یعنی کبہی کسی کو مت ستاؤ۔ چنانچہ اب بہی جین دہرم کا یہی بڑا مقولہ ہے کہ اہنسا अहिंसा یعنی کسی کو آزار نہ پہونچانا ہی بڑا دہرم ہے باقی اونکے خیالات اور برتاؤ وہ ہی تہے کہ جو بدّہ بہگوان کے تہے اونہون نے بہت سے چیلے کئے اور ضلع بہار اور الہ آباد۔ اور کنو شمبی اور راج گرہ مین اپنا مت پہیلایا پہر جسم کو چہوڑ کر نروان پد کو پراپت ہوئے۔ وہ دنیا کا کوئی لازوال قادر مطلق نہین مانتے تہے نہ پران प्राण سے علیحدہ کوئی جیو آتما کہتے تہے اونکا مقولہ تہا کہ صرف جیو یعنی پران اور اجیو یعنی مادّہ ہی مختلف صورتون کو اختیار کرتے ہین اِن دونون کو فنا نہین۔ صورت اور حالت پلٹ سکتی ہے مگر مادّہ اور پران ہمیشہ قایم رہتے ہین۔ سوای خاص حالتون کے کہ جہان کوئی خاص پران جسم کا تابع نہ رہے۔ انکی مت مین موکش وہ ہے کہ جو بدّہ بہگوان کا نروان یعنی جسم مین نہ آنا اور آواگون سے چہوٹنا۔ وہ انسان کا آٹہہ طرح کے کرمون سے کہ جنمین چار طرح کے اچہے اور چار طرح کے برے ہین۔ علیحدہ ہونا ہی بہبودی کا باعث کہتے ہین جینیون کے یہان پانچ مہاوارتا महावाता ہین یعنی بڑے کلام ہین (۱) کسیکو ایذا نہ پہونچانا۔ (۲) سچ بولنا۔ (۳) ایمانداری کا برتاؤ کرنا۔ (۴) پاکدامن رہنا۔ (۵) دنیا کی خواہشات چہوڑنا۔ اونکے یہان فیاضی۔ سادہ دلی۔ مذہب کی تقلید اور تپ۔ یہہ چار بڑے دہرم اور جسم۔ زبان اور دل کو قابو مین رکہنا یہ تین بڑی قیدین مانی گئی ہین یہ لوگ

بعض موقعون پر خاصکر برسات کے چار مہینون مین تمک - سبز ترکاری زمین کے اندر سے نکلنے والی نباتات نہین کہاتے کپڑے مین چہانکر پانی پیتے ہین - صابن تیل - لوہا وغیرہ کا استعمال نہین کرتے اور بعد غروب آفتاب کے رات کو کہانا نہین کہاتے اُن کی سدہونکی مورتیان یوگ کے کسی آسن سے دہیان لگائے ہوئی بنائی جاتی ہین خاصکر پارسناتھ جی اور مہابیر جی کی اور رشب دیو جی ऋषभदेव اور نیم ناتہ جی کی بڑی مانتا ہی بسنت پنچمی دیوالی اور بہادون کا مہینہ بڑے پاک ہوتے ہین اون کے اتسو اور رتہ جاترا بڑی شان وشوکت سے ہوتی ہین زیادہ تر یہ لوگ مغربی اور جنوبی ہندوستان مین رہتے ہین مگر کارومنڈل کے کنارہ پر بہی پائے جاتے ہین انکا عروج گیارہوین صدی عیسوی مین بہت ہوا اور جنوبی ہندوستان مین اونکے مذہب کے کوئی کوئی راجہ بہی ہوئے -

بہگوان شنکر آچاریہ جی نے انکی مت کو سپت بہنگی نیائی सप्तभंगी न्याय کہکر کہنڈن کیا ہے مگر وہ سنجیدہ بحث جو اونہون نے کی ہے یہان پر لکہنی ضروری نہین ہے صرف یہ کہنا کافی ہوگا کہ وہ جینیون کی اس بات کو کہ دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا نہین ہے یا پران سے الگ کوئی جیو آتما نہین ہے یا ہر ایک جسم مین الگ الگ جیو آتما ہی اور جسم کے گہٹنے بڑہنے کے ساتہ وہ گہٹتا بڑہتا رہتا ہے جایز طور پر کہنڈن کر سکتے ہین -

ہندوستان بودھ مذہب کے زوال سے شروع مسلمانوں کی عملداری تک

سنہ ۱ء لغایتہ سنہ ۱۰۰۰ء

بودھ مذہب بہی ہندوستان مین ایک ہزار برس سے زیادہ قایم نہ رہا اور اوس کے زوال کے سبب بہی وہی ہوئے جو اور مذہبون کے ہوتے ہین یعنی اصلیت کو بہولکر فروعات پر عمل کرنا جہالت کی ترقی - بدھ بھگوان کے اوپدیشون کو فرو گذاشت کرکے اُن کی مورتی کی پوجا - راجاؤن مین اپنے فرایض سے عدم واقفیت اور تفرقہ کا بڑہنا چنانچہ موجودہ بُدھ مذہب جو لنکا مین اسوقت رائج ہے اوسکی یہی حالت دیکھی گئی کہ بجای اُس تپ اور گیان اور نفس کشی کے جو بدھ بھگوان کی اصلی غرض تہی وہان بڑے شاندار مندرون مین بدھ کی مورتی پوجا بجنسہ اوس طرح پر ہوتی تہی کہ جیسے ہمارے یہان کے مندرون کے دیوتاؤن کی - بُدھون کے زوال پر برہمنون کو پہر فروغ ہوا اور بُدھ رفتہ رفتہ اس ملک سے نکالے گئے مگر برہمن بہی اپنی اصلی حالت کو بہولتے گئے اور بہت سے گرنتھہ جو پُرانون کے نام سے مشہور ہین بنگئے اوپنشدون اور مہابھارت مین لفظ پوران سے دیوتاؤن اور راجاؤن کے قصے اور رشیون کے بنشاولی (شجرہ) سے

مراد ہے لیکن بعد کو جو پوران بنے اون مین تو علاوہ اِن مضمون کے اور بہی بہت سے عجیب عجیب قصے مختلف مذہبون کی تائید مین لکہے گئے اِن مین اٹہارہ مہاپُوران ہین یعنی برہم ब्रह्म پدم पद्म وشنو विष्णु شیو शिव بہاگوت भागवत نارد नारद مارکنڈی मार्कण्डेय اگنی अग्नि بہوشیہ भविष्य برہمو ویورت ब्रह्मवैवर्त لنگ लिंग باراہ वाराह اسکند स्कन्द وامن वामन کورم कूर्म متس मत्स्य گروڑ (गरुड़) اور برہمانڈ ब्रह्माण्ड ان سب مین چار لاکہہ اشلوک ہین اور اُنکی وجہ تسمیہ یہ کہی گئی ہے کہ جس پوران کے کہنے والے برہماجی ہین وہ برہم پُوران جسمین وشنوجی کی کتہا ہے وہ وشنو پوران۔ جسمین پدم کلپ کا ذکر ہے وہ پدم پوران جسمین شیوجی کی کتہا ہے وہ شیو پوران۔ جسمین بہگوتی کی کتہا ہے وہ بہاگوت۔ جو ناردجی کا کہا ہوا ہے وہ نارد۔ جو مارکنڈی مُنی کا کہا ہوا ہے وہ مارکنڈی۔ جو اگنی کا کہا ہوا ہے وہ اگنی پُوران کہلاتا ہے۔ یہی کیفیت اور پُورانون کی بہی ہے۔ ان مین دنیا کے ظہور اور فنا کا حال راجاؤن اور اوتارون کی تواریخ مختلف قسم کے دہرمون کے مسائل پر بحث کی گئی ہے بعض مین تاریخ۔ جغرافیہ۔ حکمت نجوم وغیرہ کا بہی تذکرہ ہے لیکن سب پُورانون کے آخر مین اُدویت سدہانت مانا گیا ہے بعض لوگ اِن کو محض قصہ کہانی سمجہکر نیچی نگاہ سے دیکہتے ہین بعضے انکو پورا پورا مانتے ہین مگر نہ اونکی کل باتین ماننے کے قابل ہین نہ کل نظرانداز کرنے کے بلکہ جیسے کہ مہابہارت کے ٹیکہ کار نیلکنٹہ جی کہتے ہین یہ پُوران مختلف لیاقت اور مختلف طبایع کے لوگون کے لئے ہین اور دراصل وہ ایشور کے ایک روپ یا حالت کو دکہلاتے ہین لوگ جزو کو کل خیال کرکے جہگڑا کرتے ہین اور شیو۔ وشنو۔ برہما۔ کرشن۔ رودر وغیرہ

کو علیحدہ علیحدہ دیوتا سمجھکر ایک ایک کو پوجتے ہین اور دوسرون کی حقارت کرتے ہین
اسی وجہ سے ملک مین اختلافات مذہبی ہوئے اور اسی کا نتیجہ وہ گمراہی اور نفاق کہ جس
سے یہ ملک غیر قومون کے ہاتھہ مین چلا گیا ہوا عوام الناس ان سب پورانون کو بیاس جی کا
بنایا ہوا سمجھتے ہین مگر یہ خیال غلط ہے۔ بیاس جی مختلف کتابون مین مختلف دیوتاؤن کی
کہین تعریف کہین مذمت نہین کر سکتے تھے بلکہ یہ پوران مختلف وقتون مین مختلف لوگون
نے بیاس جی کے نام سے بنائے۔ انگریزی مورخون کا یہ خیال ہے کہ ان کی تصنیف پانسو
برس بعد مسیح کے شروع ہوئی لیکن یہ خیال بہی درست معلوم نہین ہوتا کیونکہ بعض پوران
ضرور بکرماجیت کے زمانہ مین موجود تھے امر سنگہ کہ جس نے امر کوش لکھا اور جو بکرماجیت
کے دربار مین رہتا تھا پوران کے وہ ہی پانچون لکش بتاتا ہے جو وشنو پوران مین لکھے
ہین اور وشنو پوران کی تحریر کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوران سب سے پہلا اور سب
مین مستند ہے اور شنکر آچاریہ جی مہاراج نے بہی اسی کا حوالہ اپنی بہاشیہ مین دیا ہے۔
سری مدبہاگوت جو بہت پیچھے اور مسلمانون کے آنے کے بعد کی ہے سب پورانون سے
زیادہ پڑہی جاتی ہے اوسکو بوپ دیو बोपदेव بنگال کے ایک پنڈت نے لکہا ہے
کہ بیاس جی نے۔

راجہ بکرماجیت۔ ۵۷ برس قبل از مسیح راجہ بکرماجیت ہندوستان مین ویسے ہی
ہوئے جیسے ہارون رشید مسلمانون مین اور شارلی مین Charlemagne
فرانس مین اور الفریڈ اعظم انگلستان مین اور اشوک بدہون مین۔ کوئی ہندو ایسا نہین ہے
جو اون کے نام سے ناواقف ہو اُن کا سمت ابتک جاری ہے اور کتھا سرت ساگر اور
بیتال پچیسی اور سنگہاسن بتیسی وغیرہ کے قصے اب بہی برابر پڑہے جاتے ہین انگریزی

سنہ سے سمت ۵۶ برس پہلے کا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بکرماجیت ۵۶
برس قبل از مسیح ہوئے لیکن انگریز مورخون کا یہ خیال ہے کہ وہ چھٹی صدی عیسوی مین ہوئے
اور پانسو چالیس عیسوی مین سمت قایم ہوا اگرچہ سو برس پہلے کا ڈالا گیا- ہون ٹوسین چین
کا مسافر کہتا ہے کہ بکرماجیت راجہ شلاوت کے بعد ہوا جس سے پانسو اسی عیسوی ہوتے
ہین کلہن کشمیر کا مورخ بکرماجیت کو کنشک سے تیس راجاؤن کے بعد تبلاتا ہے جس
سے یورپ کے مورخون کا خیال ہے کہ وہ پانچوین یا چھٹی صدی عیسوی مین ہوئی امرسنگ
وارامیر- ولروچی اور کالیداس جو بکرماجیت کے نورتنون مین مشہور تھے اونکی نسبت
بھی انگریزی مورخون نے کہا ہی کہ وہ سب پانچوین یا چھٹی صدی مین ہوئے مگر چاہے کچھ
ہو بکرماجیت جیسا راجہ ہندوستان مین بعد یدہشٹر اور اشوک کے نہین ہوا اوس نے
وہ کام کئے جو ہمیشہ کے لئے مشہور رہین گے جو ترقی علم کی اوس کے وقت مین ہوئی ویسی
ہندوؤن مین پھر نہین ہوئی اوسکی نسبت فرشتہ لکھتا ہے راجہ بکرماجیت از قوم پوار
بود ونیک نہادی او حکایات و روایات کہ میان ہنود بطریق افسانہ مذکور و مشہور است
نیتوان معلوم کرد و تو بیچے راجہ بکرماجیت در عنفوان شباب سالہا در لباس فقیر سیاحت اکثر
مملکت با فقرا نمودہ بود و ریاضات شاقہ در صحبت ایشان کشیدہ و چہ سال عمرش بپنجاہ رسید
بسروش آسمانی قدم در بادہ سپاہگری گذاشت و بنابر آنکہ حکمت ازلی بدان تعلق بود کہ او
بدولت عظمی رسیدہ خلق اللہ از چنگ ظلم و ستمرایان جفا پیشہ نجات یابند روز بروز کارش
درجہ بدرجہ ترقی کردہ در اندک فرصتے تمام ملک نہروالہ و مالوہ بحیطۂ تصرف در آورد و بساط
عدل و داد گستردہ و سایہ چتر احسان بر سر سکنہ ہر شہر و دیار افگندہ بنوعی در عدل سعی بتقدیم
رسانید کہ مقناطیس از سر جذب آہن برخاست و کہربا دست تصرف از دامن کاہ کوتاہ

ساخت و معتقد ہنود آنست کہ او را حالت ورای حال اہل دنیا بودہ آنچہ در پیشگاہ ضمیرش
میگذشت بیقصور و نقصان بظہور می پیوست ہر چہ شب از خیر و شر و نفع و ضرر در ممالک
محروسہ اش واقع می شد بتخیل و فتور صبح چون روز روشن بر و معلوم میگشت و با وجود سلطنت
با خلق خدا برادرانہ سلوک نمودی و در منزل خود بجز کوزۂ گلی و حصیر نداشتی و بلدہ اوجین در
عہد او آباد شد و قلعۂ دہار بنا نہادہ جہت سکونت اختیار کرد و بتخانہ مہاکال در اوجین ساختہ
برہمنان و جوگیان را وظیفہ مقرر کرد و دران بتخانہ ساکن گردانیدہ بعبادت اشارت فرمود
و اکثر اوقات خویش را صرف پرسش خلق و پرستش خالق می نمود و اہل ہند اعتقاد وافر بران
دارند و افسانہاے عجیب و غریب برای او ساختہ و پرداختہ اند و تاریخ سال و ماہ از فوت
او در دفاتر ثبت می نمایند و تا حالت تحریر این سطور کہ سنہ خمس و عشر بعد الف است
از ہجرت خیر البشر علیہ السلام بحساب ہنود ہزار و شش صد و شصت و سہ سال سپری گشتہ
راجہ بکرماجیت معاصر آردشیر بودہ است و بعضے برانند کہ ہم عہد شاپور بودہ و بآخر عہدش
سالباہن نام زمینداری از دکن بروے خروج نمود و بکنار دریای نربدا طرفین معسکر ساختہ
آتش حرب افروختند آخر الامر سالباہن غالب گشتہ بکرماجیت بقتل رسید و در باب چند
و چون ایام دولتش روایت بسیار است و چون ہیچ کدام ازان قسم نبود کہ عقل قبول کند سکوت
نمود و بعد از بکرماجیت مدتہا ملک مالوہ خراب بودہ حاکم عادل و صاحب جودی نداشت "
ترجمہ - راجہ بکرماجیت قوم پوار سے تہا اوس کی نیک نہادی کی حکایتین اور روایتین
ہندوؤن مین بطور قصہ کہانی کے مشہور ہین کہتے ہین کہ ایک دفعہ راجہ بکرماجیت نے
آغاز شباب مین لباس فقیری اختیار کرکے سیاحی کی - فقیرون کی صحبت مین رہکر اون کے
ساتہہ عبادت کرتا تہا - جب پچاس برس کی عمر کو پہونچا تو غیب سے اوسکو حکم ہوا کہ سپاہگری

کر - چونکہ خدا کا حکم یونہی تہا - بادشاہی کو پہونچگیا اور خلق اللہ کو ظالمون کے پنجہ سے نجات دی اور روز بروز ترقی کر کے تہوڑی ہی مدت مین ملک نہروالا اور مالوہ اپنے قبضہ مین لایا اور عدل و انصاف سے ہر شہر و دیار کے آدمیون پر اپنے احسان کا سایہ پہیلا دیا یہان تک کہ مقناطیس نے لوہے کو اور کہربا نے گہاس کو کہینچنا چہوڑ دیا - ہندوؤن کا اعتقاد ہے کہ اوسکی حالت اہل دنیا سے بڑہی ہوئی تہی جو کچھہ اوسکے دل مین گذرتا ہو بہو ظہور مین آجاتا رات کو جو کچھہ اپنی رعیت کے حق مین سوچتا صبح کو بروز روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا حالانکہ بادشاہ تہا مگر رعیت کے ساتہہ برادرانہ سلوک کرتا تہا - گہر مین سوای مٹی کے لوٹے اور چٹائی کے اور کچھہ نہ رکہتا تہا - اوس نے شہر اوجین کو آباد کر کے اپنا دار السلطنت بنایا اور قلعہ وہار کی بنیاد رکہی بلکہ اوسمین سکونت بہی اختیار کی - مہاکال کا مندر اوجین مین بنا کر برہمن اور جوگیون کے وظیفے مقرر کر دئے اور اون کو اوسی بتخانہ مین رکہا اور حکم دیدیا کہ شب و روز عبادت الٰہی مین مشغول رہو - اپنا تمام وقت یا تو خلق اللہ کی خدمتگذاری یا خالق کی پرستش مین صرف کرتا - ہندو اس راجہ کا بڑا اعتقاد رکہتے ہین اور عجیب و غریب باتین اوسکی نسبت بیان کرتے ہین اوسکی وفات سے ایک سنہ مقرر کر کے اپنی دفترون مین درج کر لیا ہے اس کتاب کی تحریر تک سنہ ۱۰۱۵ ہجری گذر چکے ہین مگر ہندوؤن کے حساب سے سمت ۱۶۶۳ بکرمی گذرا ہے - اردشیر بکرماجیت کا ہمعصر تہا اور بعض اقوال کے بموجب شاہپور کا ہم عہد ہوا اوسکی سلطنت کے اخیر زمانہ مین سالباہن دکن کے ایک زمیندار نے اوس پر حملہ کیا - دریای نربدا کے کنارہ پر دونون لشکرون مین لڑائی ہوئی سالباہن غالب آیا اور بکرماجیت قتل ہوا - اوسکے عہد کی روایتین بہت ہین چونکہ اون مین سے کسی کو بہی عقل قبول نہین کرتی اسلئے وہ یہان پر نہین لکہی گئین - بعد

بکرماجیت کے مدت درازتک ملک مالوہ خراب رہا اور کوئی حاکم منصف وسخی پیدا نہوا
راجہ بکرماجیت دراصل اون راجاؤن مین تہا جو سری کرشن جی کے اِس مسئلہ پر چلتے
ہین کہ دنیا کے تمام کام کرو مگر اون سے مثل کنول کے پتہ کے علیحدہ رہو جیسے کہ وہ پانی
مین رہکر پانی سے الگ رہتا ہے یعنی دل سے تارک اور ظاہرا سب کام کرتے رہو۔ اِس
نیک راجہ کا عمل بالکل مولانا روم کے اس شعر پر تہا ؎

چیست دنیا از خدا غافل بُدن		نے قماش و نقرہ و فرزند و زن	

یعنی خدا سے غافل ہوجانیکا نام دنیا ہے نہ کہ مال و دولت اور جورو بچون کا۔
ہیون ٹوسینگ چین کا ایک اور مسافر جو ۶۲۹ء سے ۶۴۵ء تک ہندوستان
مین رہا۔ اسکی تحریرات سے اوسوقت مین یہانکی حالت کا بخوبی پتہ ملتا ہے چنانچہ وہ لکھتا
ہے کہ "نگرہار" جلال آباد کا دارالخلافہ بڑا آباد شہر تہا اوسکا رقبہ چار میل تہا اور وہان پر غلہ
اور میوہجات بہت پیدا ہوتے تہے لوگون کے مزاج سادہ تہے اونمین ایمانداری بہت
تہی "کاندہار" کہ جسکو اب قندہار کہتے ہین ویسا آباد تو نہین تہا مگر وہان پر ہندوؤن
کے سومندر موجود تہے وہان کے لوگ پڑہنے لکہنے کے بہت شوقین تہے۔ کابل مین
کہ جو اوس زمانہ مین "اُودیان" کہلاتا تہا بودہ مذہب رائج تہا کشمیر کا رقبہ چودہ سو میل تہا اور
اوسکی راجدہانی ڈہائی میل لمبی اور ایک میل چوڑی تہی وہان پر بہی غلہ اور میوہجات اور
پہول بکثرت پیدا ہوتے تہے۔ ہندو اور بودہ مذہب دونون برابر جاری تہے۔ چین کے
لوگ کشمیر کے راجہ کو خراج دیتے تہے اور اونہین لوگون نے چین سے سیب و ناسپاتی لاکر
کشمیر مین بوئے تہے۔ "شتدرو" یعنے ستلج کے پاس کا ملک بڑا مالدار تہا وہان کے لوگ
رنگ برنگ کے ریشم کے کپڑے پہنتے تہے۔ متہرا کے گرد نواح کا ملک ایک ہزار میل کے

حلقہ مین تہا اور وہان کے لوگ نیکی اور علم کے قدردان تہے - مندرون مین رنگ برنگ
کے سنہری جواہرات سے جڑے ہوئے جہنڈے لگے ہوئے تہے ہر طرف بڑے بڑے
شامیانے کارچوبی کام کے نظر آتے تہے اور اگر کی خوشبو مہکتی تہی - پہولون کی برشا
ہوتی تہی اور چاندا اور سورج بہی خوشبودار دہوئین سے چہپ جاتے تہے ہردوار مین ایک
بڑا مندر تہا کہ جہان پر ہزارون آدمی روز آتے تہے - کمایون اور گڑوال مین عورتونکا راج
تہا - دہلی و قنوج ہندوؤن کی تہذیب کے مرکز تہے - قنوج کہ جو کان کوبج کہلاتا تہا - بڑا
خوبصورت شہر تہا ہر طرف پہولون کے درخت بلور کے مانند چمکتے ہوئے تالاب باولیان
بنی ہوئی تہین شہر مین تجارت کا سامان بہت جمع تہا لوگ خوشحال تہے - پہل پہول و غلہ
بکثرت ہوتے تہے - لوگ ایماندار اور سچے تہے - رنگ برنگ کے خوبصورت و شاندار
کپڑے پہنتے تہے وہ علم دوست اور سفر کے شوقین تہے اور مذہبی باتون پر بہت بحث
کرتے تہے - الہ آباد یعنی پریاگ مین جاتری اشنان کو جاتے تہے اور اکہے بڑ کی پوجا
ہوتی تہی - بنارس ہندوؤن کا بڑا مقام تہا وہان کے لوگ بڑے مالدار تہے - مکانات
بہت شان و شوکت کے بنے ہوئے تہے سو مندر بڑے شاندار کہ جنمین بڑے بڑے
برج اور پتہر اور لکڑی کی کندہ کی ہوئی بارہ دریان بنی ہوئی تہین موجود تہے ایک "مہیشور"
کی مورت سو فٹ اونچی تہی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا باتین کر رہی ہی مگدہ دیش مین غلہ
بہت ہوتا تہا - گیا مین اوس درخت کے پاس کہ جہان گوتم بدہ کو سمادہی ہوئی تہی ایک
مندر چہہ فصیلون کا بنا ہوا تہا اوسکی دیوارین سہ منزلی تہین اور اونمین نہایت خوبصورت
کام نقاشی کا بنایا گیا تہا گوتم بدہ کی مورتی سونے اور چاندی کی ڈہلی ہوئی وہان رکہی تہی
وہان سے ہون ٹوسینگ راج گری مین ہوتا ہوا نلندا مین پہونچا وہان پر ایک بڑا ودیالہ

(یونیورسٹی) تہا کہ جسمین ہزارون آدمی بڑی لیاقت وفضیلت کے موجود تہے انکا سب لوگ ادب کرتے تہے اور اونکو رات دن فلاسفی کے پیچیدہ معاملات پر بحث سے فرصت نہین ملتی تہی۔ بوڑہے وجوان ولڑکے سب ان مباحثات مین مشغول رہتے تہے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اور اُن لوگون کی جو بحث مین پورے طور پر شریک نہین ہوسکتے تہے بیقدری ہوتی تہی اور وہ وہان سے شرم کے مارے بہاگ جاتے تہے اُس مدرسہ مین تمام ملکون سے لوگ تعلیم پانے یا نام پیدا کرنے اور اپنے شکوک رفع کرنیکے لئے آتے تہے یہانتک کہ لوگ نلندا کی مدرسہ کے نام سے ہی عزت پاتے تہے۔ پہر ہون ٹوسینگ بہار اور بنگال کے شہرون اور زرخیز ملک کو دیکہتا ہوا آسام اور کامروپ دیش مین پہونچا وہان سے مغربی بنگال مین گیا اور پہر اوڑیسہ مین گیا اوڑیسہ اوس زمانہ مین بدہونکی بڑی جگہہ تہی۔ جگناتہ جی کا مندر اوسوقت تک وہان نہین بنا تہا اوس سے تہوڑے دُور پرے چرتر نام کی ایک بندرگاہ تہی کہ جہان سے سوداگر دُور دراز ملکون کو جاتے تہے اندہر دیش کا رقبہ بارہ سو میل تہا اور اوس کا دار الخلافہ آٹہ میل کے اندر تہا۔ کونکن اور مہاراشٹ دیش کی زمین بہت زرخیز اور لوگ مالدار تہے۔ بروچ اور کچہہ مین دُور دراز کے ملکون سے مال آتا تہا کچہہ مین سیکڑون گہر ایک ایک کروڑ روپیہ کی حیثیت کے تہے دُور دراز کے شہرون کی پیداوار وہان پر جمع ہوتی تہی۔ مالوہ کی نسبت ہون ٹوسینگ لکہتا ہے کہ ہندوستان مین دو جگہہ علم کے لئے مشہور ہین ایک مالوہ اور دوسرا مگدہ۔ اوسکی رائے مین یہان کے لوگ قدرتی طور پر راستباز او صدق دل تہے وہ کہتا ہے کہ روپیہ کے معاملات مین دُہوکا اور فریب ان مین نہین ہے انصاف مین یہ ہمیشہ بُردباری کو کام مین لاتے ہین بڑے عاقبت اندیش دنیا کی خواہشات سے مبرا ہین معاملات مین دُغا یا دہوکہ

نہین دیتے اور اپنے اقرار اور بات کے سچے تہے مردون کی پوشاک اوس زمانہ مین بہی دہوتی و چادر اور عورتون کی دہوتی اور اوڑہنی ہوتی تہی - سرون پر لوگ مکٹ اور گلے مین سونے اور ہیرون کے کنٹھے پہنتے تہے ریشم و سن کے کپڑے اور پشمینہ کا بہت رواج تہا پشمینہ کو "ہلای" ریشم کو "کاوشی" اور سن کو "کشون" کہتے تہے شمالی ہندوستان مین جہان سردی زیادہ ہوتی تہی لوگ بدن سے چپٹا ہوا کپڑا پہنتے تہے - صفائی کیطرف بڑی توجہ تہی - سب نہاکر کہانا کہاتے تہے لکڑی اور مٹی کے برتن کہانیکے بعد پہینک دیتے تہے سونے - چاندی - لوہے - تانبے کے برتن کہانے کے بعد مانجے جاتے تہے اور کہانیکے بعد سب دانتون کو صاف کرتے اور ہاتہ منہہ دہوتے تہے - شہرون کی فصیلین اور دروازے اینٹون اور کہپرون کے ہوتے تہے بیچ لکڑی اور بانس کی بنتے تہے لوگون کے مکانون پر چہپر اور کہپریلین ڈالی جاتی تہین دیوارون کی لپائی گوبر سے ہوتی تہی - شہرون کی گلیان تنگ اور بازار میلے رہتے تہے دونون طرف دوکانین ہوتی تہین اور ہر دوکان پر نشان پیشہ کا لکہا جاتا تہا - قصاب - مچہلی مارنیوالے - بہنگی وغیرہ شہر کے باہر رہتے تہے - پانچ قسم کا علم رائج تہا شبد ودیا शब्द विद्या (صرف ونحو) شلپ ودیا शिल्प विद्या (علم صنعت) چکتسا ودیا चिकित्सा विद्या (علم حکمت) ہیتو ودیا हेतु विद्या (منطق) اور ادہیاتم ودیا अध्यात्म विद्या (فلاسفی) چار وید مانے جاتے تہے لوگ تیس برس کی عمر مین اپنی تعلیم ختم کرکے گرو دکشنا دیکر گہر آتے تہے چاول کی افراط تہی دودہ - دہی - مکہن - گڑ - شکر - تیل و مختلف قسم کی مچہلی و گوشت اور مختلف قسم کی شرابین رائج تہین مگر بڑے آدمیون مین لوگ شراب کم پیتے تہے غریبون مین تو اسکا رواج ہی نہ تہا سونا - چاندی - تانبا - پیتل کی کانین - موتی اور مختلف قسم کے ہیرے و

وجوا ہر ملک مین باقراط تہے - تجارت عام طور پر مال کے بدلے مال دینے کے ذریعہ سے
ہوتی تہی - سکّہ تجارت مین کم کام مین آتا تہا ملک مین بہت سے چہوٹے چہوٹے راجہ تہے
اون مین لڑائیان اکثر ہوتی تہین مگر جو شخص کہ فتحیاب ہوتا تہا وہ مغلوب کو تہوڑا سا خراج لیکر
چہوڑ دیتا تہا اور لڑائیون سے زیادہ تباہی اور بربادی رعایا کی نہین ہوتی تہی - اس سے
ظاہر ہوگا کہ اوس وقت مین بہی باوجود گرنے کے ملک کتنی بہتر حالت مین تہا اگر علمی ترقی کی
طرف غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اوسکے بعد پہر ویسی ترقی نہین ہوئی - چرک चरक
اور ششرت सुश्रुत وہ مشہور اور مستند حکمت کی کتابین جو چہٹی صدی عیسوی مین
لکہی گئین اون سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو سرجری Surgery یعنی جراحی
اور اینوٹومی Anatomy یعنی تشریح بدن میٹریا میڈیکا Materia Medica
یعنی خواص ادویات اور بوٹنی Botany یعنی علم نباتات مین کیسے کامل تہے
اون کو جراحی مین ایک سو ستائیس اوزار معلوم تہے اونہین کی میٹریا میڈیکا یونانیون نے
اور مسلمانون نے سیکہی اور خلیفہ المامون کے وقت مین سنسکرت طب کا ترجمہ عربی مین ہوا
ریاضی مین آریہ بہٹ आर्यभट نے جو ۴۷۶ء عیسوی مین پاٹلی پتر مین ہوئے زمین
کا اپنے محور کے گرد گہومنا اسکا صحیح رقبہ اور سورج اور چاند گرہن کی اصلی وجہ دکہلائی
ہے وارا میر वाराहमीर کے پنچ سدہانت पंचसिद्धान्त اور برہت سنگتا बृहत-संहिता
جو ۵۰۵ء اور ۵۸۷ء کے بیچ مین لکہی گئی اور برہم گپت ब्रह्मगुप्त کا برہم سپہوٹ
سدہانت ब्रह्मस्फुटसिद्धान्त جو ۶۲۸ء مین لکہا گیا اون مین علم ہیئت و چاند و سورج
ستارون کی گردش پر بخوبی بحث کی گئی ہے بہاسکر آچاریہ भास्कराचार्य کا جو
۱۱۱۴ء عیسوی مین ہوا سدہانت شرومنی सिद्धान्त शिरोमणी الجبری یعنی جبر مقابلہ

حساب - علم مثلث Trigonometry مین اب تک مستند ہے اور اسکے
مسائل سترہوین واٹھارہوین صدی تک بہی یورپ مین حل نہین ہو سکے کالیداس
कालीदास کا نام لیتے ہی رگھو بنش اور شکنتلا وغیرہ یاد آجاتے ہین ایسا شاعر آج تک
نہین ہوا - بہاروی भारवी نے مشہور کابیہ काव्य کرات ارجونی किरात अर्जुनी
لکہا - امر سنگہ अमरसिंह کا امر کوش अमरकोश کہ جسکا چینی زبان مین ترجمہ
کیا گیا مشہور ہے اوس نے گیا مین بدہون کا وہ مشہور مندر جو اب تک موجود ہے بنایا تہا -
اسی زمانہ مین پنچ تنتر کہ جو بعد کو فارسی مین نوشیروان کے وقت مین انوار سہیلی کے نام سے
ترجمہ ہوا لکہا گیا - اوس وقت مین ہندو اور بدہ مذہب دونون جاری تہے اور ایک کو
دوسرے سے کوئی مخالفت نہین تہی - راجہ شالی واہن نے جو پٹن کا راجہ تہا سنہ ۷۸ عیسوی
مین شاکہا قایم کیا اور وہ اب تک رائج ہے -

شنکر آچاریہ جی مہاراج - پہر شنکر آچاریہ جی مہاراج ہوئے اونہون نے وہ خرابیان جو
ہندو مذہب مین پہیل گئی تہین دور کین اور ویدون کے سدہانت کو پہر قایم کیا -
انگریزی مورخ انکو بکرماجیت کے بعد تبلاتے ہین مگر ہندوؤن کے خیال کے موافق وہ بکرماجیت
سے پہلے ہوئے ان کا جنم یدہشٹر سے ۲۶۳۱ برس بعد ہوا اور انہون نے سنہ ۲۶۶۳ یدہشٹری
مین وفات پائی اس حساب سے ہندو کہتے ہین کہ اونہون نے ۴۷۶ برس قبل مسیح کے جنم
لیا تہا - یہ بات مصنف کو ایک کاغذ سے جو شاردا پیٹہ دوارکا مین موجود ہے اور جو ماگہ
سودی پنچمی شاکہے ۱۸۴۸ مین لکہا گیا معلوم ہوئی - اس کاغذ مین شنکر مہاراج کی سوانح عمری
تاریخوار لکہی ہوئی ہے - مگر یورپ کے علما شنکر کی پیدایش سنہ ۸۸ عیسوی مین اور ان کی
وفات سنہ ۸۲ عیسوی مین قایم کرتے ہین - شنکر آچاریہ جی ملک مالابار مین موضع کلاری

مین پیدا ہوئے تھے اون کے والدین برہمن تھے اون کی پیدایش کیوقت کی مختلف روایتین مشہور ہین اور لوگ کہتے ہین کہ وہ شیوجی کا اوتار تھے اور برہما۔ وشنو۔ سرستی وغیرہ دیوتاؤن نے بہی اوسی وقت مین اونکے مخالف اوتار اسوجہہ سے لئے کہ ست کی بنا مضبوط قایم ہو بہرنہج اسمین کوئی شبہہ نہین ہے کہ انہون نے شروع مین ہی بڑی ترقی کی انکی مان نے اونکا یگیوپویت یعنی جنیئو کیا سات برس کی عمر مین اپنے گانون کے گوروسے ودیا پڑہکر دو برس تک اپنی مان کے پاس رہے اور پہر نو برس کی عمر مین سنیاسی ہوکر گوبند آچاریہ کے کے پاس جو نربدا کے کنارہ پر آم کنٹھہ مین رہتے تھے آکر ودیا پڑہی وہان سے بدرک آشرم बद्रिकाश्रम کو گئے اور پندرہ برس کی عمر سے پہلے ہی سولہ بہاشیہ جو انکے نام سے مشہور ہین تیار کئے یعنی بارہ اوپنشدون پر تیرہوان گیتا چودہوان شاریک بہاشیہ शारीरक भाष्य پندرہوان وشنو سہسنرنام بہاشیہ विष्णु सहस्रनाम اور سولہوان سنت سُجات گیتا بہاشیہ सनत सुजात गीताभाष्य مثل بودہ کے لوگ انکو بہی ناستک کہتے تہے لیکن جب اونہون نے بڑے زور سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایک ست سروپ برہم ہی دنیا کی پیدایش و قیام اور فنا کا باعث ہے اوسکو ہی جاننے اور اوسکی ہی عبادت کرنے پر تمام ویدون کا خاتمہ ہے اور انسانی زندگی کا مطلب حاصل ہوجاتا ہے تو پہر اون کو ناستک کیسے کہا جاسکتا ہے اونہون نے کرم कर्म اور اوپاسنا उपासना کو گیان کے تابع قرار دیا ہے وہ کہتے ہین کہ برہم کی دو حالتین ہین ایک بااسم و اوصاف دوسرے اسم صفت سے مبّرا۔ دنیوی حالت کے لحاظ سے عابد و معبود کا رشتہ درست ہے اور ایک ہی پرماتما کی مختلف صورتون سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن حقیقت مین تو اسم وصفت سے مبّرا برہم ہی ست ہے اونہون نے جتنے مختلف مت اور مذہب ہندوستان مین

تہے اون سب کے مقلدون کے ساتہہ بحث کرکے اپنا مذہب قایم کیا اور کُمارل بہٹ کुमारलभट्ट اور پربہاکر प्रभाकर اور منڈن مصر मण्डनमिश्र وغیرہ کو مباحثہ مین جیتا پہر بہت سے ہندوؤن کے مندر جنکو بُدہون نے غارت کردیا تہا از سر نو قایم کرائے اور چار مٹہہ یعنی جوتی مٹہہ ज्योतिमठ بدری ناتہہ کے پاس اور گوبردہن مٹہہ गोवर्धनमठ اوڑیسہ مین اور شرنگیری مٹہہ शृंगेरी جنوبی ہندوستان مین اور شاردا مٹہہ शारदामठ دوارکا مین قایم کئے منجملہ اِنکے صرف شرنگیری اور شاردا موجود ہین جوتی مٹہہ کی بابت معلوم ہوا کہ دوسو برس سے نہین ہے مگر اوس نام کے گانون مین شنکر آچاریہ جی کے بنائے ہوئے مندر ابتک موجود ہین پنڈوکیشر مین جو بدری ناتہہ سے گیارہ میل اسطرف ہے شنکر آچاریہ جی کا بنایا ہوا مندر اب بہی قایم ہے اور بدری ناتہہ جی کی مورتی اُنہون نے نارد کنڈ سے نکالکر قایم کی تہی مین نے اوس مندر کو حال مین دیکہا عجیب جگہہ ہے چارونطرف برف ہی برف ہے تہوڑی ہی دُور مین بدری ناتہہ پوری آباد ہے مندر (۸۰۰) برس کا بنا ہوا ہے جاڑون مین تمام شہر اور مندر برف سے ڈہک جاتے ہین نیچے گنگا بڑے زور و شور کے ساتہہ بہتی ہے اور ایشور کی قدرت کا عجب تماشہ ہے کہ دریا کے اوپر قدرتی پل برف کا میلون تک بنجاتا ہے۔ اوپر سیکڑون فٹ موٹا برف کا پہاڑ ہوجاتا ہے نیچے گنگا زور کرکے نکلتی ہے۔ جوتی مٹہہ مین جو نرسنگ جی کی مورت ہے اوسکا ایک ہاتہہ رفتہ رفتہ چہوٹا ہوتا جاتا ہے اور روایت ہے کہ جب بالکل گرجاویگا تو پہر راستہ بدری ناتہہ کا بند ہوجاویگا بدری ناتہہ جی کی جاترا کی ہندوؤن مین ویسی ہی تعظیم ہے جیسی کہ جگناتہہ جی کی بلکہ لوگ اِسکو سب سے بڑی جاترا مانتے ہین کیونکہ یہ زمین رشیون کی تہی جدہر جاؤ ایک عجیب سنسان نظر آتا ہے آسمان سے باتین کرتے ہوئے ہمالیہ کی برف سے ڈہکے ہوئے پہاڑ گنگا جی کا زور شور

کہین میلون خوشبو دار درختون کے جنگل کہین درخت کا نام ونشان بہی نہین کہین راستہ تین چار فٹ چوڑا کہ جس پر چلنے مین جان کا ہر وقت خوف رہتا ہے یہ ہی اس سرزمین کی کیفیت ہے جو لوگ کہ یہان پر دنیا سے بچکر تپ کرنے کو آتے تہے اُن کو اس سے بہتر کوئی جگہہ نہین مل سکتی تہی یہان پر ہی نارد - ویاس - سری کرشن وغیرہ نے آکر تپ کیا - نرنارائن کا آشرم یہان پر ہی تہا اور دو پہاڑ نرنارائن کے نام سے ابتک مشہور ہین - اور گو بدری ناتہہ مین شنکر مٹہہ موجود نہین ہے مگر شنکر کا نام ہر کہہ ومہہ کی زبان پر ہے اور رہیگا - اڑلیسہ مین برائے نام شنکر مٹہہ موجود ہے لیکن اوسکا وہ زور جو شرنگیری مٹہہ کا ہے نہین ہے شنکر آچاریہ جی نے یہ سب کام ۳۲ برس کی عمر تک کیا اور پہر مان سرو ور مین جاکر شریر یعنے جسم کو چہوڑ دیا - اونکی بہاشیون اور کلام کا نیک اثر ابتک ہندوستان مین قایم ہے اور رہیگا اُن سا فلاسفر اب تک نہین ہوا اور یورپ کے بعض عقلاء کہتے ہین کہ پلٹو یعنی افلاطون اور کینٹ وغیرہ بہی اون عالی خیالات کو جو اُنہون نے ظاہر کئے نہین پہونچ سکے -

ہندوؤن کی حالت ہندو راجاؤن کے اخیر وقت مین

شنکر اور بکرم کے بعد ہندوؤن مین گو خود مختاری تہوڑی بہت رہی مگر کوئی ترقی علمی نہین ہوئی - تاہم دسوین صدی تک ہندوستان مین بڑی بڑی عمارتین بنتی رہین اور متہرا اور قنوج و دیگر مقامات پر وہ بڑے بڑے مندر اور محل کہ جنکے کہنڈرات کو دیکہکر ہم آج تک متحیر ہوتے ہین تعمیر ہوئے - اسی زمانہ مین بڑے بڑے تیرتہہ جاترا اور روپیہ کا دان پُن مندرون کے لئے قایم ہوا اور مذہب صرف اسی کا نام رہگیا کہ جہان تک ہو سکے ہر چیز برہمنون کو دو اسی وجہہ سے برہمن بہی جو پہلے اپنے تپ اور گیان سے اور لوگون کے رہنما تہے گرفتار طمع ہوکر اپنی اصلی حالت سے گر گئے اور جیسے کہ اور سب لوگون نے اپنی عقل وتمیز مذہبی اور سوشل آبادی کو برہمنون کے ہاتہہ مین چہوڑ کر

اپنے تئین گرا لیا تو پہر برہمن بہی عقل وتمیز سے خالی اور خیالات فاسد مین مبتلا ہوکر باعث
زوال ملک ہوئے - تفرقات باہمی اور جہالت کے سوای اور کوئی باعث اس ملک کے
دوسری قومون کے ہاتہہ مین جانیکا نہین ہوا - ناٹکون سے پایا جاتا ہی کہ سنہ ۹۰۰ء تک
عورتین پڑہنی لکہنی تہین راگ اور باجا اور نقاشی اور مصوری سیکہتی تہین - شہرون مین بڑی
رونق تہی اوجین مین تمام ہندوستان کی عقل وفضیلت وخوبصورتی و دولت سنہ ۶۰۰ء
تک موجود تہی ساہوکار اور سوداگر مہاجن چوراہا مین رہتے تہے ریشم وجواہرات قیمتی اسباب
انکی دوکانون مین موجود تہا - بیوپار بہت ہوتا تہا اور روپیہ کی اسقدر افراط تہی کہ لوگ راجاؤن
اور بادشاہون تک کو قرض دیتے تہے جوہریون کی دوکانون مین موتی - ہیرے - یاقوت
لعل - مونگے بکثرت ملتے تہے - گندہی زعفران ومشک بیچتے تہے صندل اور اور چیزون
کا عطر نکالتے تہے وہان کے ساخت کی چیزین بغداد اور یورپ مین جاتی تہین اور یورپ کے
بادشاہ اون پر تعجب کرتے تہے چنانچہ ہندوستان کے ریشمی کپڑے اور کمخواب یورپ کے
بادشاہ شارلی مین کے دربار مین گئین - خلیفہ ہارون رشید کے یہان بہی یہان کی چیزون
کی ہمیشہ بڑی قدر تہی - بازارون اور گلیون مین چہوٹی بڑی دوکانین کپڑے اور مٹہائی وغیرہ
کی تہین اور لوگ دن بہر خوشی خوشی زندہ دلی کے ساتہہ پہرتے تہے - کالیداس اور بہاروی
وغیرہ شاعرون کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت مین بہی قماربازی وشرابخواری
تہی مگر کثرت نہین تہی - بڑے آدمیون کے مکان کا صدر دروازہ بہت اونچا ہوتا تہا اور
اوس پر رنگ برنگ کی نقش کاری کیجاتی تہی دروازہ پر پہول اور ہار لٹکائے جاتے تہے
اور دہلیز صاف ہوکر چہڑکی جاتی تہی - پہلے صحن مکانات کے کواڑ بازار کی طرف سے کہولتے
تہے دوسرے صحن مین گاڑہی گہوڑے بیل ہاتہی رہتے تہے - ہاتہیون کو گہی اور چاول

کہانے کو ملتا تہا تیسرے صحن مین مالک مکان کی مردانی نشست ہوتی تہی کہ جہان وہ
لوگون سے ملتا تہا۔ چوتہے صحن مین ناچ گانا ہوتا تہا۔ پانچوین مین کہانا پکایا جاتا تہا۔
چہٹے مین کاریگر رہتے تہے۔ ساتوین مین جانور پالے جاتے تہے اور آٹھوین مین مالک
مکان کا زنانہ ہوتا تہا۔ مکان کے پیچہے باغ ہوتا تہا۔ شہر کے باہر امیرون کے باغ اور
مکانات ہوتے تہے لوگ بیلون کی جہولیون مین سوار ہوتے تہے بڑے آدمیونکے رتہون
مین گہوڑے جوتے جاتے تہے غلامون کی خرید فروخت برابر جاری تہی۔ مرچہہ کٹک ناٹک
سے جسکو شودرک راجہ نے چہٹی صدی عیسوی مین لکہا پایا جاتا ہے کہ برہما۔ وشنو۔ شیو دیوتا
مانے جاتے تہے بدہون کو حقارت سے دیکہا جاتا تہا۔ منوسمرتی کے مطابق انصاف ہوتا
تہا۔ عدالتون مین راجہ کے خوف سے انصاف مین قصور ہوتا تہا چنانچہ ایک برہمن ایک کسبی
مسماۃ بسنت سینا پر عاشق تہا اوسی پر راجہ کا سالا بہی عاشق تہا اوس نے اوس عورت
کو باغ مین پہانسی دلوا چارو دت پر قتل کا الزام لگایا جس وقت کہ مقدمہ عدالت مین آیا
تو حاکم عدالت اوس روز اوس مقدمہ کو فیصل کرنا نہین چاہتا تہا مگر مدعی نے یہ کہا کہ مین راجہ
کا سالا ہون اگر تم مقدمہ نہ کروگے تو اپنی نوکری کہو بیٹہو گے۔ بیچارہ حاکم نے ڈر کر
اوسی روز مقدمہ لے لیا اور چارو دت کو طلب کیا عدالت مین مدعی راجہ سے تعلق
کے زعم پر حاکم اور گواہون کو خوب دہمکاتا رہا۔ جب چارو دت آیا تو وہ عدالت کو
دیکہکر کہتا ہے کہ "یہان پر بہت لوگ فکر کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہین اس دریا کی
موجین آپسمین لڑنے والے وکیل ہین اور مختار وہ خونخوار جانور ہین جو موت کے قاصد
بنکر لوگون کا خون پیتے ہین عدالت کے سپاہی وہ کوڑیان ہین جو جہال سے لیکر ادہر
اودہر گرتی ہین مخبر وہ بگلے ہین جو اپنے شکار پر تاک لگائے بیٹہے ہین ندی کا کنارہ جسکو

انصاف کہنا چاہیئے نہایت پہسلنے کی جگہہ ہے اور چارو نطرف اس ندی مین انصاف کے دشمن خونخوار ظالم ہی نظر آتے ہین"۔ چارو دت کو حاکم عدالت ملزم نہین سمجہتا تہا اگر مدعی اوسکو دہمکاتا تہا۔ پہر کوتوال شہر کہ جو مدعی کے تابع تہا ایک زیور جو عورت مقتولہ کا بیان کیا گیا عدالت مین لایا اوس زیور کو عورت کی مان سے شناخت کردیا گیا مگر اوس نے شناخت نہین کیا تاہم مدعی سرشتہ دار سے جو اوسکے تابع تہا کہتا ہے کہ "لکہو یہ اوسی کا زیور ہے اور سرشتہ دار نے ویسا ہی لکہہ لیا پہر چارو دت سے زبردستی اقبال کرایا گیا اور اوسکو سزاے موت کا حکم دیا۔ چارو دت کو مقتل مین لے گئے ہین کہ اس عرصہ مین بسنت سینا جو مری نہین تہی آموجود ہوئی۔ اس پر لوگون نے مدعی کو مارنا چاہا مگر چارو دت نے اوسکو معاف کردیا اوس وقت مین حاکم عدالت برہمن اور سرشتہ دار کایستھہ کہ جنکو ٹریشٹ کالیستھہ کہتے تہے ہوتے تہے عدالت کی زبان پراکرت تہی اور تمام کارروائی اوسی زبان مین کی جاتی تہی۔ المسعودی ایک مورخ جو ۹۵۶ عیسوی مین فوت ہوا کہتا ہے کہ ہندو شراب سے پرہیز کرتے ہین اسوجہ سے کہ اوس سے عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور ذہن کند ہوجاتا ہے اگر کوئی راجہ شراب پیتا ہے تو وہ گدی سے اوتار دیا جاتا ہے گیارہوین صدی مین ایک اور مسلمان مورخ الادریسی ہندوون کی نسبت لکہتا ہی کہ "ہندو اپنی جبلت سے انصاف کی طرف مائل ہین اور کبہی اپنے افعال مین انصاف سے درگذر نہین کرتے اونکی عادات نیک نیتی۔ دیانت داری ایفاے عہد کے لئے مشہور و معروف ہین اور اونہون نے ان اوصاف مین ایسی شہرت حاصل کی ہے کہ لوگ ہر چہار طرف سے اون کے ملک مین جمع ہوتے ہین اور اسی لئے اونکا ملک رونق پر ہے اور اونکی حالت مرفع الحال ہے"۔ ایک دوسرا مسلمان مورخ البیرونی جو محمود غزنوی کے ساتہہ ہندوستان مین آیا وہ کہتا ہے۔

ہنود گو بت پرست کہے جاتے ہین مگر بت پرستی عوام الناس مین ہے عقلا مین نہین ہے
وہ تو ایک خدا کو جسکی ابتدا اور انتہا نہین ہے جو اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا ہی جو قادر مطلق
ہے جو دانای کل ہے جو سارے مین موجود ہے زندگی بخشتا ہے حکومت کرتا ہے اور سب کی
حفاظت کرتا ہے جو اپنی بادشاہی مین نرالا ہے جسکی مشابہت کسی چیز سے نہین ہو سکتی مانتے
ہین اسی زمانہ مین بنارس۔ پشکر۔ تہانیشر۔ سومناتھ۔ اور ہردوار وغیرہ مشہور تیرتھ تھے ان
کے کنارون پر بڑے بڑے تالاب کہ جنکو دیکھکر حیرت ہوتی تھی بنے ہوئے تھے سورج کی
مورتی ملتان مین وشنوجی کی تہانیشر مین شیولنگ سومناتھ مین پوجی جاتے تھے۔ ہولی بیساکھی
نرجلا ایکادشی۔ جنم اشٹمی۔ نوراترون کی اشٹمی و نومی۔ دیوالی۔ اور شیو راتری بڑے تیوہار تھے
چھتریون وشیون اور شودرون مین بہت کم تمیز رہ گئی تھی اور انمین سے کسی کو بھی وید
پڑہنے اور منتر بولنے کی اجازت نہین تھی۔ ہر شخص اپنی آمدنی کے تین حصہ کرتا تھا ایک حصہ
بعد ادائیگی محاصل سرکاری کے جمع رکھتا تھا ایک حصہ تجارت مین لگاتا تھا اور باقی ایک ثلث
مین سے ۱/۴ حصہ خیرات مین خرچ کرتا تھا باقی اپنے کام مین لگاتا تھا۔ شادی مین صغیر سنی کا رواج
شروع ہو گیا تھا۔ بیوگان کی دوبارہ شادی نہین ہوتی تھی رسم ستی جاری تھی لوگ علیحدہ علیحدہ
کھانا کھاتے تھے۔ دھوتی اور چادر اور میرزئی پہننے کا رواج تھا لوگ گھوڑون پر بلا زین کسے
سوار ہوتے تھے داہنی طرف کمر کے کٹار باندہتے تھے۔ قنوج کہ جو پہلے بڑا شہر تھا برباد ہو گیا
تھا۔ پریاگ۔ متھرا۔ بنارس۔ اوجین۔ دہار۔ تہانیشر۔ جالندہر۔ میرٹھ وغیرہ مشہور تھے
مقدمات بھی ہوتے تھے عرضی دعوی اور استغاثہ تحریری داخل کئے جاتے تھے مگر زبانی
عرضیان بھی لیجاتی تھین سزا دینے مین نہایت رحم کیا جاتا تھا۔ برہمن مجرمون کے ساتھ بہت
نرمی کیجاتی تھی مثلاً اگر کوئی برہمن دوسری ذات کے آدمی کو مار ڈالتا تھا تو اسکو کچھ برت اور

خیرات اور پوجا کرنے کی سزا دیجاتی تھی - قتل برہمن - گای کا مارنا - شراب پینا - زنا کاری بڑے جرم سمجھے جاتے تھے - ہندوؤنکو مسئلہ کشش ثقل یعنی گرویٹیشن Gravitation جو نیوٹن نے دریافت کیا معلوم تھا وہ زمین کو اپنے محور پر گھومنے سے رات دن مانتے تھے علم ریاضی مین سب قوموں پر فایق تھے اوس زمانہ مین اور قومین ایک ہزار سے زیادہ نہین گن سکتی تھین صرف ہندو ہی گن سکتے تھے اون کے نقصون کو بھی البرونی نے ظاہر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ انکے یہان علم ادب اور سائینس مین کچھہ نہ کچھہ ایسی باتین ضرور ملی ہوتی ہین کہ جنکا علیحدہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے چالاک آدمی منتر - جنتر - جوتش - رساین - وغیرہ سے عوام کو ٹھگتے ہین ہندو تمام دنیا سے علیحدہ اور اور قوموں کی حالت سے بالکل ناواقف اور اور ملکون کے لوگون کے ساتھہ بالکل ہمدردی نہ رکھنے والے ہین وہ دوسرے کو کوئی چیز جو اونکو آتی ہے نہین بتلاتے یہانتک کہ ایک ذات کے لوگ اپنا علم اپنی ذات سے باہر نہین جانے دیتے - ہندوؤن کے نزدیک سوای اونکے ملک کے دنیا مین دوسرا ملک نہین ہے سوای اونکی قوم کے اور کوئی قوم نہین سوای اونکی کتابون کے جو علم موجود ہے دوسرا علم نہین اگر یہہ ہی لوگ اور ملکون مین جادین اور اور قومون کے ساتھہ ملین تو وہ ایسے کوتاہ اندیش نہ رہین گے اُن کے بزرگ ایسے کوتاہ اندیش نہین تھے۔"

ہندوؤن کا زوال اور اوس کے سبب -

ہندوؤن کا زوال اوس وقت ہوا کہ جب سچے عاقل اُنکے یہان سے مفقود ہو گئے تھے خیالات فاسدہ و تاریکی ہر طرف چھانی شروع ہو گئی تھی - برہمن یہہ کہنے لگے تھے کہ جو برہمن نہین ہے وہ شودر ہے اور سوا برہمنون کے اور کسی کو شاستر پڑھنے یا یگیوپویت یعنی جنیؤ پہننے کا ادھکار نہین ہے مسیح کے سو برس اور کچھہ عرصہ بعد تک ہندوستان کے جہاز خلیج فارس سے عرب کے کنارہ

اور بحر اسود تک جاتے تھے - یونان اور عرب کے لوگ اس ملک مین جہازون مین
آتے تھے اور سمندر کے کنارے کنارے خلیج کیمبے اور بروچ مین کشتیان چلتی تہین اور
راس کماری اور خلیج بنگال سے سماترا کے جزیرہ تک جہاز جاتے تے کارومنڈل کے شمالی
کنارے کے لوگ جزیرہ جاوہ کے ساتہہ بڑی تجارت رکہتے تہے اور وہان پر ہندوُون
نے اپنی تجارت کا یہ نشان چہوڑا کہ اون کا قایم کیا ہوا سمت جو مسیح سے ۷۵ برس پہلے
کا تہا اب تک رائج ہے اور جاوہ کی مذہبی کتابین ایک ویسی زبان مین جو سنسکرت سے
نکلی ہے لکہی گئی ہین - وہان پر ہندوُون کی گورنمنٹ چودہوین صدی عیسوی تک جاری
رہی - چوتہی صدی مین جاوہ کے ملاح ہندو مذہب کے مقلد تہے جزیرہ بالی مین اب تک
ہندو آباد ہین - مگر جب برہمنون نے یہ کہنا شروع کردیا کہ سمندری سفر سے آدمی ناپاک
ہوجاتا ہے اور کلجگ مین سمندری سفر منع ہے تو ہندوُونکی تجارت لازمی طور پر رفتہ رفتہ
کم اور پہر بالکل جاتی رہی - یہانتک کہ مارکو پولو .Marco Polo جو ۱۲۹۰ء مین
اور واسکوڈیگاما .Vascodegama جو ۱۴۹۸ء مین یورپ سے آئے انہون نے
ہندوستان کی کل تجارت مور یعنی عرب کے لوگون کے ہاتہہ مین دیکہی - پہلے یہان سے
روئی کا کپڑا - ململ - چہینٹ - ریشمی کپڑا - تیل - رنگ - مصالحہ - شکر - ہیرے - موتی -
لوہا - ادویات وغیرہ غیر ملکون کو جاتے تہے مگر زمانہ کے انقلاب سے کپڑا - لوہا - ریشم -
موتی اور ادویات غیر ملکون سے یہان پر آنے لگے ہین اور بجاے یہان کے لوگون کے
جہاز ہونیکے کل تجارت سمندری غیر قومون کے پاس چلی گئی - یہ اتفاق باہمی کے نہ رہنے اور
نفاق کے بڑہنے کا نتیجہ ہے کہ ایک کے بعد دوسری غیر قوم نے ہندوُون کو آدبایا - تاہم آفرین
ہے اون ہی رشیون کے پرتاپ کو کہ جسکی بدولت کرتے ہوئے بہی یہ لوگ اپنی بہادری

اور لیاقت اور قومون کے مقابلہ مین برابر دکھلاتے رہے اور جنہون نے اون کو دیکھا یا
اونہین برتا وہ اونکی تعریف ہی کرتے رہے - اگر ہندو اپنے بزرگون کے مانند دوُر اندیش
ہوتے اور ہندوستان کو ہی اپنی دنیا نہ خیال کرتے اور اپنے مذہب اور سوسائٹی کو فروعات
سے وقتاً فوقتاً پاک کرتے رہتے تو اونکی وہ تباہی جو بعد کو ہوئی غالباً نہ ہوتی مگر گھٹتے گھٹتے
بھی اِن لوگون نے اپنی تہذیب کا نشان ہر قوم پر جس سے اُن کا سابقہ پڑا کم و بیش برابر
چھوڑا اور بہت سی قومون سے بجائے لینے کے زیادہ دیا - اب ہندوؤن کے راج پر
پردہ گرتا ہے اور مسلمانون کی حکومت کا پردہ اوٹھتا ہے اوس زمانہ مین جو تماشہ یہان کے
لوگون کو نظر آیا اور جو کیفیت ملک کی ہوئی وہ اسگلے بابون مین دکھائی جاویگی —
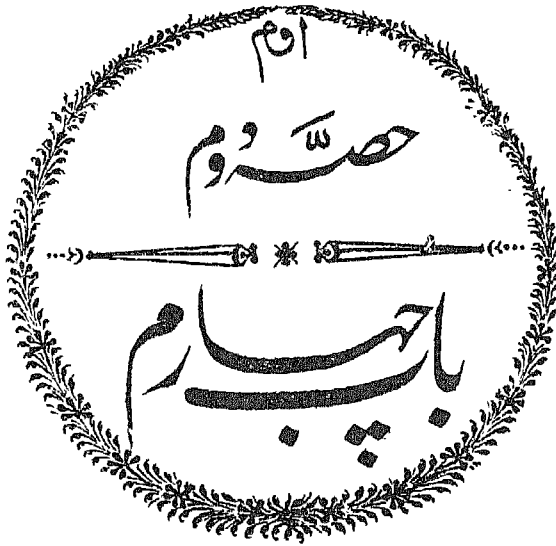
حصہ دوم

باب چہارم

ہندوستان مسلمانون کی شروع زمانہ مین

سنہ ۱۰۰۰ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک

مسلمانون کی شروع عملداری۔

اتبک ہندوستان کی حالت جو بیان ہوئی وہ ہندوؤن کی عملداری مین دکہلائی گئی اور یہ ظاہر کرنیکی کوشش کی گئی کہ اوسکے وقت مین ملک مین کیا کیا تبدیلیان ہوئین۔ اب مختصر طور پر یہ دکہلایا جاویگا کہ مسلمانون کیوقت مین اس ملک کی کیا حالت ہوئی۔ جسوقت کہ اول مسلمان یہان پر آئے اوسوقت راجپوتونکی عملداری تہی اونکو آسانی سے آنا نہین ملا۔ بند ہیاچل پہاڑ کے شمال مین تین بڑی ریاستین تہین۔ ایک شمال و مغرب مین دریای سندہ کے میدان کے چار و نطرت اور دریای جمن کے اوپر کے حصہ مین۔ یہ پورا نے زمانہ کا مدہ دیش تہا اور اوسکی راجدہانی قنوج تہی۔ دوسری دریای گنگ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ سے نیچے کی طرف بودہ مذہب کے راجاؤن کی جنکا

لقب پال تھا ریاست تھی تیسری گوبند ہیاچل کے شرقی و متوسط حصہ مین جنگلی لوگ تھے
مگر مغربی حصہ مین ریاست مالوہ تھی اور اونکے جنوب مین تین بڑی ریاستین چیرا۔ چولہ۔ اور
پانڈھیا۔ تھین۔ ان سب ریاستون مین غیر ملک کے حملہ آورون کا مقابلہ کرنے کا زور باقی
تھا اور انکی تعداد اتنی کثیر تھی کہ اونکا فتح کرنا بہت مشکل تھا اور اگر ایک فتح ہو جاتی تھی تو اور
بہت سی موجود تھین پس سلطنت اسلام کو اکبر سے پہلے کل ہندوستان مین کبھی فروغ نہین ہوا
ہندوؤن کی حکومت ملک کے بہت بڑے حصہ پر برابر جاری رہی اور مسلمانون کے فروغ
مین بھی ہندو راجہ اونکو خراج دیتے تھے اور دربار شاہی مین ایلچی بھیجتے تھے لیکن یہ فروغ بھی
تھوڑے عرصہ یعنی ۱۵۸۵ء سے ۱۷۰۰ء تک رہا اسکے بعد ہی ہندوؤن نے پھر ملک
مین اپنا تسلط قایم کرنا شروع کیا اور جنوب سے مرہٹے۔ راجپوتانہ سے راجپوت اور شمال مشرق
سے سکھہ مسلمانون پر غالب آئے اور جسوقت کہ انگریزون نے اس ملک پر تسلط کیا وہ عنقریب
مغلون سے ہندوؤن کے ہاتھہ مین جانے والا تھا اسلئے جو سلسلہ کہ ترقی و تنزلی کا پچھلے بابون
مین بیان کیا گیا ہے وہ ہی اب بھی قایم رہیگا۔
ہندوستان مین پہلے زمانہ کے مقابلہ مین تو ہر بات مین کمی ہو گئی تھی مگر پھر بھی ملک دولت
اور شجاعت مین بالکل گرا ہوا نہین تھا۔ مثلاً جس وقت کہ ۱۰۰۸ء مین محمود غزنوی نے
چھٹی دفعہ ہندوستان پر حملہ کیا تو مالدارون کی عورتون نے اپنے زیور پگھلا کر اور غریبون
کی عورتون نے سوت کاتکر لڑائی مین روپیہ دیا جس وقت کہ وہ پشاور کے قریب پڑا ہوا
تھا تو تیس ہزار گھکر لوگون نے اوس کا مقابلہ ننگے سر ننگے پاؤن کیا تھا تیسرے نگرکوٹ سے
سومناتھہ کی لڑائی مین اوسکو آسانی سے کامیابی نہین ہوئی اور اوسکے ستر ۱۷ حملون کا صرف
یہ نتیجہ ہوا کہ وہ ایک مندر یا شہر کو لوٹ کر چلا گیا ہندوستان پر اوسکے آنے کا زیادہ اثر

نہین ہوا اسکے بعد جب محمد غوری نے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ کیا تو پہلے اُسکو
تہانیشر کے مقام پر ہندوؤن کی طرف سے شکست ہوئی لیکن چونکہ دہلی اور قنوج کے
خاندانون مین نفاق تہا اور پرتہی راج اور جے چند دونون ایک دوسرے کے دشمن تہے
اوسکو کامیابی ہوئی۔ قنوج کے راجہ نے ایک اشومیدہ یگ کیا اور اوسمین پرتہی راج کو
بلایا اور اوسکو دربان کی خدمت سپرد کی گئی۔ مگر وہ اس بات کو گوارا نکر سکا۔ اوسی وقت
مین راجہ قنوج کی لڑکی کا سویمبر स्वयम्वर ہوا اور قنوج کے راجہ نے پرتہی راج کی مورتی
بناکر دروازہ پر کہڑی کردی راج کنیان نے اوس بدصورت مورتی کے گلے مین جے مالا ڈالدی
اور پرتہی راج فوراً اوسکو وہان سے اپنے گہوڑے پر سوار کراکر لے آیا۔ اس پر قنوج والون
نے مسلمانون کی مدد لیکر دہلی پر حملہ کرایا اور دونون راجون کی تباہی ہوئی۔ محمد غوری نے
پرتہی راج کو شکست دی اور اوسکی رانی بہادری کے ساتہ چتا مین جل مری۔ پہر جب اُس نے
قنوج پر حملہ کیا تو وہان کے راٹہور چہتریون نے ملک چہوڑ کر دریای سندہ کے مشرقی کنارہ پر
راجپوتانہ کی ریاستین قایم کین۔ پرتہی راج رایسہ سے کہ جو چاند کوی चाँद कवि کی ہندی
مین سب سے پہلی کتاب ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانون کو پہلے شکست ہوئی لیکن آپس کے
تنازعہ کی وجہ سے ہندو تباہ ہوئے۔ محمد غوری بنارس و گوالیار سے آگے نہین بڑہا۔ اور
اوس نے سندہ کے دوآب سے گنگا کے دوآب تک اپنی حکومت قایم کی۔ غلامون اور
خلجیون کے وقت مین بہی یہ ہی حال رہا اور علاء الدین خلجی کے حملہ مین جو چتوڑ پر ۱۳۰۳ء مین
ہوا ہندوؤن نے بڑی بہادری دکہلائی۔ کہتے ہین کہ راجہ بہیم سی نے ہمیر سنگہ لنکا کی راجہ
کی بیٹی پدمنی سے کہ جو اپنی خوبصورتی اور لیاقت مین ضرب المثل تہی شادی کی علاء الدین خلجی کی
خواہش تہی کہ پدمنی کو حاصل کرے مگر جب وہ کامیاب نہوا تو اوس نے صرف ایک نظر دیکہنے

پر اکتفا کیا اور اس بات پر راضی ہوا کہ شیشہ مین اوسکا عکس دیکھ لے۔ چنانچہ وہ چتوڑ مین
تھوڑے سے ہمراہیون کے ساتھہ داخل ہوا اور پدمنی کو دیکھکر واپس آیا مگر اوسکے ساتھہ راجہ
بھی اوسکا اعتبار کرکے قلعہ کے باہر چلا آیا اور وہان پر علاءالدین نے اوسکو پکڑ کر قید کرلیا اور
اوسکی رہائی کے لئے پدمنی کے ملنے کی شرط کی چنانچہ بڑے مباحثہ کے بعد پدمنی نے اپنی
رضامندی علاءالدین کے یہان جانے کی ظاہر کی مگر لنکا کے دو سردار یعنی اپنے چچا گورہ اور
اوسکے بھتیجہ بادل کے ساتھہ مشورہ کرکے ایسا انتظام کیا کہ جس سے نہ اوسکے ننگ و ناموس
مین فرق آوے اور نہ راجہ کی جان جاوے علاءالدین کو چتوڑ والون نے کہلا بھیجا کہ جسوقت
وہ چتوڑ کی کہائی سے ہٹ جاویگا تو اوسی وقت پدمنی اوسکے پاس بھیجدی جاویگی مگر اُس کے
ساتھہ اوسکے رتبہ کے مطابق لونڈیان اور سہیلیان اور اور عورتین جو اوس سے آخری ملاقات
کرنا چاہتی ہین جاوینگی چنانچہ سات سو ڈولیان بادشاہ کے لشکر مین گئین۔ اُن مین سے
ہر ایک مین ایک ایک راجپوت بہادر سوار تھا اور چھہ چھہ مسلح راجپوت بطور ڈولی بردار اُس
کے ساتھہ تھے جب وہ لشکر مین پہونچی اور ڈولیان رکھدی گئین تو پدمنی اور اُسکے شوہر
کی آخری ملاقات کے لئے صرف آدہ گھنٹہ دیا گیا۔ اس عرصہ مین کچھہ راجپوت ڈولیان لیکر
واپس آئے مگر راجہ کو بھی وہان سے اوڑا لائے۔ باقی کچھہ ڈولیان پدمنی کے ساتھہ دہلی جانے
کو وہان ٹھہر گئین۔ علاءالدین کو اتنی دیر کی ملاقات پر شبہ ہوا کہ اتنے ہی مین وہ سب
راجپوت ڈولیون سے نکلکر لڑنے اور اپنی جان دینے کو مستعد ہو گئے۔ علاءالدین نے
اونکا تعقب کیا مگر وہ ایک ایک کٹ کر مر گئے راجہ بھیم سی صحیح و سالم قلعہ مین پہونچگیا مگر وہ
تمام بہادر کہ جنہون نے اپنے راجہ اور رانی کی عزت اور جان بچانے کا بیڑا اوٹھایا تھا سب کٹ
مرے اور علاءالدین کو وہان سے ہٹنا پڑا۔ یہ چتوڑ کا حملہ ایسا مشہور ہے کہ اوسکی لوٹ کے

پاپ سے اب تک قسم دلائی جاتی ہے۔ کہتے ہین کہ ساڑھے تین دفعہ چتوڑ لوٹا۔ اسواسطے
ساڑھے تین کی قسم دلائی جاتی ہے۔ پدمنی کا قصہ ملک محمد جایسی نے ہندی مین پدماوت
کے نام سے لکھا اور اوسکا ناٹک ابتک کھیلا جاتا ہے۔ علاء الدین نے جب دوسری
مرتبہ چتوڑ پر حملہ کیا اوس وقت رانا کے بارہ بیٹون مین یہ بحث ہوئی کہ پہلے کون مرے راجہ
نے یہ انتظام کیا تہا کہ ہر ایک بیٹا تین تین دن تک راج کر کے چوتہے دن میدان جنگ مین
جاوے۔ چنانچہ گیارہ لڑکے اسی طرح سے مر گئے صرف راجہ اور ایک لڑکا باقی رہگیا اس پر
راجہ نے یہ کہا کہ اب مین چتوڑ کے لئے جان دیتا ہون چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا مگر اس سے
پہلے محل کے تہ خانہ مین ہزارون عورتین معہ پدمنی کے بجائے اس کے کہ غیر قوم کی طرف سے
بے عزت ہون چتا مین جلکر خاک ہو گئین۔ رانا کے مرنے پر علاء الدین شہر مین داخل ہوا مگر
وہان پر بجز چتا کے دہوئین کے اور کچہہ نظر نہین آیا۔ کہتے ہین کہ اوس مقام حیرت انگیز کو آج
تک کسی نے نہین دیکہا اور کسی کی نظر اوس جگہہ پر اب تک نہین پڑتی۔

محمد غوری کے حملون کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ سندہ سے گنگا تک ہندوستان اوسکے سپہ سالارون
کے ہاتہہ مین آگیا اور اوہون نے اپنی اپنی حکومت قایم کی۔ غلامون کے وقت سے مسلمان
ہندوستان مین رہنے لگے۔ خلجیون کیوقت مین جنوبی ہندوستان مین مسلمانون کا
[illegible] ہوا۔ تغلقون کیوقت مین اول مرتبہ مسلمانون نے ہندوستان مین مالگذاری کا
طریقہ قایم کیا۔ محمد تغلق نے تانبے کا سکہ چاندی کے سکہ کی قیمت پر اوسی طرح سے جیسکہ قبلہ خان
نے چین مین اور کے خاتون نے فارس مین جاری کئے تہے جاری کیا مگر غیر ملک کے سوداگرون
نے اوس سکہ کو لینے سے انکار کیا تمام بیوپار بند ہو گیا اور بادشاہ کو اپنا محصول خود اپنے سکہ
کے ذریعہ سے لینا پڑا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین گنگا جمنا کے بیچ کے ملک کا محصول [illegible]

جگہہ دس گنا بعض جگہہ بیس گنا ٹرہا گیا - کاشتکار بھاگ گئے اور تمام ملک مین چوری ہونے لگی اور گانون کے گانون ویران ہو گئے - محمد تغلق نے آدمیون کا شکار کیا اور بیچارے کاشتکارون کو ایک اکہاڑہ مین بند کرکے مثل حیوانون کے قتل کیا اسکے بعد قنوج مین قتل عام ہوا اور تمام ملک مین قحط پڑگیا اوسکے بیٹے فیروز شاہ نے جو ۱۳۵۱ع سے ۱۳۸۸ع تک ہوا علاوہ بہت پلون و تالابون و سرایون و مسجدون و مدرسون کے ایک ٹری نہر جمنا سے کاٹی - اسی نہر کو اب انگریزون نے مرمت کرکے جاری کیا ہے پہر ۱۴۱۴ع سے سنہ ۱۴۵۰ع تک سیّدون کی اور سنہ ۱۴۵۰ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک لودہیون کی عملداری رہی مگر یہہ عملداری صرف دہلی کے چند میل ادہر اودہر رہی تہی اور باقی ملک مین ہندو راجہ اور مسلمان نواب خود مختار تہے -

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ -

مسلمانون کی حکومت کا طریقہ یہہ تہا کہ گو بادشاہ بموجب شرع کے منتخب ہونا چاہیئے تہا مگر دراصل اوسکا منصب موروثی اور اوسکے اختیارات غیر محدود تہے اوس پر شرع کی پابندی لازم تہی مگر کوئی جماعت علماء یا دیگر اشخاص کی ایسی نہین تہی کہ جسکا وہ پابند ہو - دیہات کے لوگ اوسکی سختی بذریعہ مقابلہ کے روک سکتے تہے اور اخیر علاج رعایا کا بغاوت تہا - وزیر کے اختیارات بادشاہ کی لیاقت اور ہوشیاری پر موقوف تہے اگر بادشاہ غافل ہوتا تہا تو وزیر کے اختیارات کی کوئی حد نہ تہی - ہر وزیر اپنے صیغہ کا مالک ہوتا تہا بادشاہ کے پاس ہر شخص پہونچ سکتا تہا اور وہ روز رعایا کی عرضیان سنتا تہا اور اون پر دربار عام مین حکم صادر کرتا تہا - بادشاہ کے ماتحت صوبون کے حاکم ہوتے تہے اور انکو پورا اختیار ہوتا تہا بعض صوبون کے حاکم اپنے ماتحت خود مقرر کرتے تہے بعض بادشاہ مقرر کرتا تہا بہت سے صوبون مین جہان ہندو حاکم ہوتے تہے اُن کا منصب

سور دقی ہوتا تہا اور وہ بادشاہ کو خراج دیتے تہے اور وقت ضرورت فوج سے بہی مدد
کرتے تہے باقی عام طور پر اونکے اختیارات مین کوئی مداخلت نہین ہوتی تہی بادشاہ کی
فوج کچہہ خود مقرر کی ہوئی ہوتی تہی اور کچہہ اپنے اپنے سرداروں کے ساتہہ آکر بادشاہ کی نوکری
قبول کرتی تہی۔ فیروز شاہ تغلق نے فوج کو بجاے نقد تنخواہ کے زمین دینے کا سلسلہ جاری
کیا اوس سے پہلے یہ سلسلہ جاری نہین تہا سواے بادشاہ کی فوج کے صوبون کے حاکم
زمینداروں سے بہی فوج لیکر بادشاہ کی مدد کو وقت ضرورت حاضر ہوتے تہے ملک مین
دو قسم کے قانون جاری تہے ایک شرع محمدی اور دوسرا رواج و مرضی حاکم۔ قاضی شرع محمدی
پر عمل کرتے۔ تہے اور اونکے قواعد معین تہے۔ معاملات متعلق شادی۔ تبنیت۔ وراثت و
جائداد قاضی کے روبرو عام طور پر فیصل ہوتے تہے اور اوسی کو سواے ایسے جرایم کے جو
سرکار وقت کے خلاف نہ ہون فیصل کرنے کا اختیار تہا۔ صوبون کے حاکم قاضیون کے
اختیارات مین بہت مداخلت کرتے تہے اور نہ صرف باغیون اور رہزنون اور دیگر مجرمون
کو جو خلاف بادشاہ کے عمل کرین سزا دیتے تہے بلکہ بہت سی نالشون کو آپ فیصل کرتے
تہے اور قاضی کو صرف وہ معاملے سپرد کرتے تہے کہ جنہین اونکو کوئی فائدہ نہ ہو۔ قاضیون
کی بہی حالت مختلف وقتون مین بدلتی رہتی تہی بعض اوقات قاضی صوبہ کے حاکمون کا مقابلہ کرتے
تہے بعض اوقات وہ صرف شادی ہی کراتے تہے بادشاہ کی طرف سے کوئی مقرری صیغہ
قیام و اشاعت مذہب اسلام کا نہین تہا ہر شخص جو مسجد بناتا تہا اوسکے خرچ کے لئے روپیہ
چہوڑتا تہا بعض اوقات بادشاہ کی طرف سے بہی فقرا اور اونکے جانشینون کے لئے اراضی
معاف کی جاتی تہی۔ مولوی و ملا اپنے علم و لیاقت سے مقرر ہوتے تہے اور اونکو دستار
فضیلت عقلا کی جماعت سے عطا کی جاتی تہی۔ فقرا بہت تہے اور بادشاہ بہی اونکا

ادب کرتے تھے بعض فقیر نہایت شان شوکت کے ساتھ رہتے تھے اور بہت سا روپیہ خیرات مین صرف کرتے تھے - تیرہوین وچودہوین صدی کے بعض فقیرون کے مزار و درگاہ ابتک مانے جاتے ہین - لوگ نجوم اور جادو اور جوگیون کی کرامتون اور خواب کے نتیجون اور شگون پر بڑا یقین کرتے تھے - سنّی و شیعون مین کوئی مخالفت نہین تھی - بلکہ شمالی ہندوستان مین مثل دکن کے شیعہ مذہب کا زور نہین تھا - ہندو کسیقدر حقارت کے ساتھ دیکھے جاتے تھے مگر سوای جزیہ لئے جانے اور ایک دو اور معاملات مین امتیاز کئے جانے کے اور کوئی مداخلت اون کے مذہب مین نہین کی جاتی تھی نہ اون سے کوئی دشمنی کا برتاؤ ہوتا تھا - بہت سے ہندو مال اور حساب کے محکمون مین نوکر ہوتے تھے -

مبارک خلجی کے وقت مین کل گورنمنٹ کا طریقہ ہندوانہ تھا - ہندو لوگ اپنے مذہب کو کم تبدیل کرتے تھے اور سب سے زیادہ نومسلم بنگال مین ہوتے تھے چنانچہ وہان پر دریای گنگا کے مشرق مین نصف اور بنگال کے دیگر حصون مین ایک چہارم و بنارس و بہار کے مغرب مین بیسوین حصہ سے زیادہ لوگون نے اپنا مذہب تبدیل نہین کیا اور جو تحقیقات سنہ ۱۸۰۱ء مین لارڈ ویلزلی کے وقت مین کی گئی اوس سے یہ ثابت ہوا کہ ملک مین صرف آٹھوین حصہ سے زیادہ مسلمان نہین ہین - مالگذاری وصول کرنے کا طریقہ بھی ہندوؤن کا قایم رکھا گیا تھا اور اکبر نے بھی اوسکو تبدیل نہین کیا بلکہ مکمل کر دیا مگر اسوجہ سے کہ ملک مین نئے نئے لوگ برابر لوٹ مار اور فتح کرتے تھے رعایا کو بہت سی تکلیف سہنی پڑتی تھی تاہم عام طور پر رعایا کی حالت ایسی نہین تھی کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ اون پر ظلم ہوا ہے فیروز شاہ کے وقت مین جو سنہ ۱۳۵۱ء سے سنہ ۱۳۹۴ء تک ہوا کاشتکارون کی حالت بہت اچھی تھی اون کے مکان اچھے اور اسباب بہت تھا - عورتون کے پاس چاندی سونے کا زیور رہتا تھا اور ہر ایک کے

پاس ایک چھوٹا سا باغ تھا سنہ ۱۴۲۰ع مین نکولوڈی کونٹی Nicolo de Conti. یورپ کا ایک مسافر ہندوستان مین آیا اور اوسکا بیان ہے کہ گجرات اور گنگا کی کنارہ پر بہت سے شہر اور خوبصورت باغ اور باغیچہ تھے اور مارا ضیہ Marayia. تک پہونچنے مین اسکو چار بڑے شہر ملے اور ماراضیہ مین سونا چاندی وجواہرات بکثرت تھے۔ باربوسہ Barbosa. اور برتمان Bartema. کہ جو سولہوین صدی مین ہندوستان مین آئے ایسا ہی بیان کرتے ہین باربوسہ کے بیان سے پایا جاتا ہی کہ کیمبے ایک بڑا خوبصورت شہر تھا کہ جسکے چارونطرف کا ملک شاداب سب قومون کے سوداگرون سے آباد تھا۔ ابن بطوطہ کہ جو سنہ ۱۴۲۵ع یا سنہ ۱۴۵۰ع مین جب محمد تغلق کی زیادتی کی وجہ سے تمام ملک مین غدر پہیل رہا تھا اس ملک مین آیا وہ کہتا ہے کہ یہان پر بہت بڑے بڑے شہر وقصبہ ہین اور ملک کی حالت بہت اچھی ہے دہلی سے ملتان تک پچاس دن کا سفر ہے مگر ڈاک کا انتظام ایسا ہے کہ پانچ روز مین خط پہونچ جاتا ہی ہرکارے اور سوار ڈاک پہونچاتے ہین میل کے ایک ایک ثلث پر گاؤن آباد ہین اور گاؤنکے باہر ہرکارون کے بیٹھنے کی برجیان بنی ہوئی ہین۔ بادشاہ پردیسیون کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتے ہین اور اون کو بمقابلہ دیسیون کے عزیز جانتے ہین شہر دورا مثل دہلی کے ہے مالابار مین ایک بالشت جگہہ بھی کاشت سے خالی نہین ہے ہر شخص کے پاس باغ ہے اور باغ کے بیچمین مکان ہے باغ کے چارونطرف لکڑی کی باڑ ہے چین عرب۔ فارس۔ افریقہ کے جہاز ہندوستان مین آتے ہین شرقی اور غربی کنارونپر بڑی تجارت غیر ملکون کے ساتھ جاری ہے اور ملک کی اندرونی تجارت بھی کم نہین ہی۔ ملک مالابار مین بڑی بڑی سڑکین کہ جن پر مسافرون کے ٹھیرنے کے مکانات اور کنوئین جابجا بنے

ہوئے تہے جاری ہین۔ ملک مین چاندی کا سکہ جاری تہا اور اول سکہ جو اس وقت
دریافت ہوا ہے وہ شاہ التمش کے وقت کا سنہ ۱۲۳۵ء کا ہے بادشاہون کے یہان
درم و دینار پہلے کام مین آتے تہے پہر ٹنک اور دام چلے اوسی ٹنک کا نام شیر شاہ نے
روپیہ رکہدیا اور وہ ہی نام اب تک چلا آتا ہے اکبر نے پیسہ کا وزن قایم کیا مگر علاء الدین
کے وقت مین ایک ٹنک پچاس جیتل یعنے پیسہ کا ہوتا تہا مسلمانون کی عمارتین جو مغلون
سے پہلے کی ہین سب سے مشہور دہلی مین قطب کی لاٹ ہے کہ جسکو شاہ التمش نے سنہ ۱۲۱۰ء
سے ۱۲۳۶ء تک پورا کیا بہت سی مسجدین بہی اوس زمانہ کی اب تک موجود ہین دہلی مین
کالی مسجد یا مسجد کلان پہلے وقت کی بنی ہوئی ہے یہ مسجد سنہ ۱۳۸۰ء مین بنی تہی اوس
وقت کی عمارتون کی نسبت بشپ ہیبر صاحب Bishop Heber تحریر فرماتے
ہین کہ یہ پٹہان لوگ مثل دیوون کے تو بناتے ہین اور مثل جوہریون کے اونکو خوبصورت
کرتے ہین تاہم انکی نقاشی کبہی ضائع نہین جاتی نہ اوس سے عمارت کی شان و عظمت مین
فرق آتا ہے۔ پہلے گمبد نیچے بنتے تہے پہر اونچے بننے لگے محرابون اور دروازون کی ساخت
مین بہی تبدیلی ہوئی اور اکبر اور جہانگیر اور شاہجہان کے وقت کی عمارتون مین بمقابلہ پہلی عمارتون
کے زیادہ سبک بنی ہے۔ جس وقت کے مسلمان تندرست و توانا ہوتے تہے اونکی
پوشاک موٹے کپڑے کی سادی وضع کی ہوتی تہی اور بہاری بہاری جوتے پہنتے تہے۔ شاہ بابر
کہتا ہے کہ ہندوستان کے لوگ خوبصورت نہین ہین اونکو ایک دوسرے سے ملنے
کا شوق نہین ہے ان مین نہ یہان نہ اچھے گھوڑے ہین نہ اچھا گوشت ہے نہ اچھے انگور ہین
نہ خربوزے ہین نہ اچھے میوے ہین نہ اچھا کہانا ہے نہ برف ہے نہ ٹھنڈا پانی ہے نہ بازار
مین روٹی ہے نہ کہانا ہے نہ مدرسے ہین نہ بتیان ہین نہ مشعل ہے نہ شمعدان ہی نہ انکے

دل فراغ ہین نہ وہ کسی کام کرنے مین لیاقت رکھتے ہین مگر یہ بیان ظاہر تعصب سے خالی نہین کیونکہ ابن بطوطہ کے وقت مین بہی اس ملک مین کہانے پینے مین بڑی نفاست تہی اردو زبان شاہجہان کے وقت مین پیدا ہوئی اوس سے پہلے سب لوگ خواہ ہندو خواہ مسلمان ہندی مین لکہتے تہے اور ملک محمد جایسی کی پدماوت جو سب سے پہلی کتاب کسی مسلمان کی لکہی ہوئی اسوقت موجود ہے ہندی مین لکہی گئی تہی یہ شخص سنہ ۱۵۴۰ء مین ہوا تہا اور اوس نے اس کتاب مین پدماوت کا قصہ بیان کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ چیتوڑ سے تو مراد انسان کا جسم ہے رتن سین چیتوڑ کا راجہ جو پدماوتی یعنی پدمنی کی خوبی کا حال ایک طوطے سے سنکر سنگلدیپ فقیر بنکر اوسکی تلاش مین گیا اور اوسکو وہان سے لایا دراصل جیو آتما ہے پدمنی بدہی ہے علاء الدین موہ ہے اور کل قصہ یہ بتلاتا ہے کہ گیان کیسے ہو سکتا ہے۔

ہندوؤن کی گورنمنٹ مسلمانون کے زمانہ مین۔

جو حصہ ملک کا خاص ہندوؤن کے ہاتہہ مین تہا وہان کی گورنمنٹ کا بہی کچہہ ذکر کرنا مناسب ہے راجپوت گو مسلمانون سے مغلوب ہوگئے تہے اور اونکی طاقت اور شان شوکت مین کمی ہوگئی تہی مگر اونہون نے اپنے دبدبہ یا خاندانی فخر کو کبہی نہین چہوڑا۔ غریب سے غریب راجپوت کو بہی ہل جوتنے مین تامل تہا اور اگر وہ کوئی کام جو اوسکی قومیت سے نیچے تہا کرتا تہا تو اوسکی ہمچشمون مین حقارت ہوتی تہی جائداد کا بڑا لحاظ کیا جاتا تہا اور بڑے سے بڑا راجہ ایسے راجپوت کی لڑکی کو کہ جس کے پاس محض ایک چرسہ زمین ہو بیاہنے مین تامل نہین کرتا تہا۔ راج کے ۲ دو حصے ہوتے تہے ایک خالصہ دوسرا ماتحت سردارون کا۔ خالصہ سے زمین بہت کم دیجاتی تہی کیونکہ وہ ہی حصہ راج کا بڑا مالدار شمار کیا جاتا تہا جو حصہ کہ سردارون کے قبضہ مین ہوتا تہا اوسکو چوراسیا کہتے تہے اور اوسکا حاکم راجہ کی طرف سے مقرر ہوتا تہا اوسکو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات اور قوت

نشان اور چوبدار راج کی طرف سے ملتے تھے اوس کے ماتحت ایک اور افسر بھی راج کیطرف سے مقرر کیا جاتا تھا یہ لوگ قلعہ مین کہ جو ہر حصہ پر گنہ مین ہوتا تھا رہتے تھے سردارون کے درجے ہوتے تھے اور اول درجہ مین پچاس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ کے سالانہ کی آمدنی۔ دوم درجہ مین پانچہزار سے پچاس ہزار تک کی اور تیسرے درجہ مین پانچہزار سے کم کی آمدنی کے لوگ ہوتے تھے۔ اول درجہ کے سردار خاص موقعون پر راج دربار مین جاتے تھے اور وہ وہان کے موروثی مشیر گنے جاتے تھے دوم درجہ کے سردار ہمیشہ راج دربار مین حاضر رہتے تھے اور انھین سے فوجدار اور افسران جنگی مقرر کئے جاتے تھے تیسرے درجہ کے لوگ ہر وقت راجہ کے ساتھ رہکر اوسکے مددگار ہوتے تھے۔ چوتھے درجہ مین راجہ کے بھائی بیٹے شامل ہوتے تھے اور وہ بالکل اوسکی مرضی کے تابع ہوتے تھے راج کی آمدنی خالصہ زمین سے ہوتی تھی تجارون سے راہداری لیجاتی تھی۔ بڑے بڑے شہرون اور منڈیون مین بھی محصول لگتا تھا مگر جیسی رعایت کہ راج کیطرف سے محصول لگانے مین ہوتی تھی ویسی ہی ایمانداری رعایا کی طرف سے اون کے ادا کرنے مین بھی ہوتی تھی۔ جب کوئی سردار مرجاتا تھا تو اوسکے جانشین سے نذرانہ لیا جاتا تھا اور بڑے بڑے جرمون کی سزا اکثر اوقات جرمانہ سے ہی کیجاتی تھی سوا ہی راجہ کے اور کوئی سکہ نہین ڈہال سکتا تھا۔ جب راجہ اپنی ریاست مین دورا کرتا تھا تو لوگون سے رسد لیجاتی تھی اور جس کسی سردار کے یہان وہ جاکر فروکش ہوتا تھا وہ نہ صرف اوسکو گھوڑے اور ہتیار پیش کش کرتا تھا بلکہ رعایا اور تجارون کی بھی دعوت کرتا تھا۔ راجہ کے چار منتری ہوتے تھے اور وہ رعایا کے لئے قانون بناتے تھے۔ رعایا یا ماتحت سردارون کو قانون بنانے مین کوئی دخل نہین تھا۔ ہر جگہہ پر پنچایت کا رواج بہت تھا اور لوگ اپنے جھگڑے پنچایت کے ذریعہ سے اکثر طے کرتے تھے ریاست مین

تہانے متعدد ہوتے تھے اور ہر تہانہ مین ایک تہانہ دار رہتا تہا کہ جو نہ صرف انتظام کرتا تہا بلکہ محصول بہی جمع کرتا تہا اور عدالتی کاربار بامداد پنچون کے کرتا تہا یہ پنچ لوگون کی طرف سے منتخب کئے جاتے تہے اور وہ راج کے افسرون کی مدد کرتے تہے - ہر شہر مین ایک افسر نگر سیٹھہ کے نام سے ہوتا تہا اوسکا عہدہ موروثی تہا اور اوسکے ساتہہ بیٹھکر پنچ مقدمہ فیصل کرتے تہے علاقہ خالصہ مین چبوترے یعنی عدالت انصاف ہوتی تہی اگر کسی سردار کے علاقہ مین انصاف نہین ہوتا تہا یا وہ راجہ کے حکم کو نہ مانتا تہا تو اوسکے یہان ایک ہرکارہ اور دس بیس سوار بہیجکر تعمیل کرائی جاتی تہی بڑے بڑے موقعون پر راجہ سب سردارون سے مشورہ کرتا تہا اور یہ سردار خود اپنے ماتحت لوگون سے مشورہ کرکے راج دربار مین جاتے تہے - ہر ایک سردار کے یہان ایک پُر وہان ایک پُروہت ایک چارن اور دوچار شہر کے لوگ مشیر ہوتے تہے اور بغیر اون کے مشورہ کے کوئی کام نہین ہوتا تہا بعض بعض سردار دربار کی نمایش کے لئے وقتاً فوقتاً راجہ کے پاس رہتے تہے مگر عام طور پر اُن سے نذر یا محصول لینے پر اکتفا کیا جاتا تہا - وقت ضرورت کے اونکو راجہ کی مدد کرنی پڑتی تہی سردارون کا مقولہ یہ تہا کہ راجہ ہم سے خدمت لے تو وہ ہمارا سردار ہے اگر نہین لیتا تو ہم اور وہ برابر کے دعویدار ہین - راجپوتون مین عورتون کی بڑی عزت کیجاتی تہی اور عورتین بہی اپنی عزت اور عصمت کو بڑی پاک سمجہتی تہین - راج کے کامون مین پردے کے اندر سے وہ اپنی رائے بیباکانہ دیتی تہین اور اگر اونکے شوہر لڑائی سے بہاگ کر آتے تہے تو وہ اون کا مُنہہ تک نہین دیکہتی تہین -

چنانچہ پرتہی راج سے رانی سنجوگتا کہ جسکو وہ قنوج سے لایا تہا کہتی ہی کہ ہر انسان کو مرنا ہی ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ پُرانے کپڑون کو اوتار کر نئے کپڑے پہنے مگر نیک نامی کے ساتہ

مرنا حیات ابدی ہے اپنے جسم کا خیال نہ کرو بلکہ آبرو کا خیال کرو اپنی تلوار سے اپنے دشمن کو چیر ڈالو اور یہین تمہاری ارادہنگی ہوگی" ٹوڈ صاحب اپنے راجستہان مین لکہتے ہین کہ جب راجہ جے سنگہ والی آمیر نے اپنی رانی سے مذاقاً کوئی بات اوسکی شان کی خلاف کہی تو وہ تلوار ہاتہہ مین لیکر راجہ کے سامنے ہوگئی اور یہ کہا کہ حفظ مراتب نہ صرف بہبودی کے لئے ضرور ہے بلکہ عصمت کا بہی محافظ ہے ٹوڈ صاحب کا یہ خیال ہے کہ ہندو عورتون کا پردے مین رہنا بجاے اسکے کہ اونکے اثر کو کم کرے اون کا مرتبہ بڑہاتا تہا ہر راجپوت کی مان اپنے بیٹے کی نیک نامی پر مرتی تہی اور مان کے دودہ سے ہی اوسکو بہادری کے خیالات پیدا ہوتے تہے اور مان ہی اوسکو یہ سکہلاتی تہی کہ میرا دودہ سوہل کرو ڈہال ہی تمہارا ہنڈولا ہو تلوار ہی تمہارا کہلونا ہو۔ چنانچہ جب بوندی کے راجہ کا لڑکا مارا گیا تو اوسکی مان کی چہاتی مین سے ٹوڈ صاحب کہتے ہین کہ خوشی کے مارے دودہ کی دہار بہہ نکلی۔ اوس زمانہ مین راجپوتون مین رانا سنگہا۔ پرتاب سنگہ اور جے مل فتا جیسے بہادر ہوئے اونکے قصے تمام راجپوتانہ مین مشہور ہین۔ رانا سنگہا سنہ ۱۵۰۹ع مین میواڑ کی گدی پر بیٹہا اور اوسکے وقت مین اوس ملک کی شان وشوکت اپنی حد آخر کو پہونچگئی تہی اوس نے بابر کا سنہ ۱۵۲۸ع مین مقابلہ کرکے اوسکو شکست دی۔ گجرات مین اپنی بہادری کا نشان چہوڑا مالوہ سے ہوشنگ آباد کا تاج چہین لایا تہا احمد نگر اور چیل نگر کو فتح کرلیا علاءالدین کے جانشین کو پامال کر ڈالا وہ بڑا با شان مستقل مزاج صاحب تدبیر تہا اوسکا اقبال اسقدر بڑہا ہوا تہا کہ سارا راجپوتانہ اوس پر فدا تہا اوسکی مین سات راجہ تو راؤ ایک سو چار راوت ورراول پانچسو ہاتہی اور اسی ہزار سوار رہا کرتے تہے اس لیاقت سے ممکن تہا کہ وہ مثل چندر گپت پہر چکرورتی راجہ ہندوستان کا ہو گیا ہندوستان کی پہوٹ نے اوسکو نہ ہونے دیا اور خود

اوسکے ایک سردار کی سازش سے مغلوں کو فروغ ہوا چنانچہ جو لڑائی کہ ۱۵۲۹ء مین ہوئی اوسمین جیسی بہادری رانا سنگہا نے دکہلائی وہ مستحق اسکے تہی کہ وہ کامیاب ہو۔ لیکن رائی سین کے سردار سلا بدی نے اوس کے ساتہہ دغا کی اور بابر کی فتح ہوئی۔ رانا سنگہا نے یہ عہد کرلیا تہا کہ بغیر فتح کئے چیتوڑ گدہ مین نہ جاؤنگا لیکن اوسکی عمر نے وفا نہین کی۔

مذہبی اصلاح جگناتہہ جی کا مندر

اسی ۵۰۰ برس کے عرصہ مین ہندوستان مین ایک بڑا مندر جو ہندوؤن کا تیرتہہ اب تک چلا آتا ہے اور قایم رہیگا تعمیر ہوا۔ بڑے بڑے اصلاح کنندگان مذہب ایسے ہوئے کہ جنکی کوشش کا نتیجہ اب تک قایم ہے پس اون کا بہی مختصر تذکرہ کرنا مناسب ہے۔

اوڑیسہ مین جگناتہہ جی کا مندر کس ہندو نے نہین سُنا سب کو یہی خواہش ہی کہ اُسکے درشن کرین۔ یہ مندر بارہوین صدی سے پہلے نہین تہا۔ چونکہ مسلمان یا اور غیر قومون کا دخل وہان پر نہین ہوا اسلئے وہ اب تک بجنسہ اوسی حالت مین موجود ہے کہ جیسا بنایا گیا تہا ہنٹر صاحب اپنی کتاب امپیریل گزیٹیر کی جلد دس مین تحریر فرماتے ہین کہ ۳۱۸ء سے پہلے جگناتہہ جی کا کچہہ پتہ نہین ملتا اوسوقت پوجاری مورتی کو لیکر بہاگ گئے اور جنگل مین اوسکو دفن کردیا پہر ایک راجہ اوسکو نکالکر لایا اسی طرح سے تین مرتبہ یہ مورتی جہیل چلکا مین دفن کی گئی اور وہان سے نکالی گئی ۱۱۷۴ء مین راجہ اننگ بہیم دیو اوڑیسہ کا راجہ ہوا اوس کا علاقہ چالیس ہزار میل مربع دریای ہوگلی سے دریای گوداوری تک شمال و جنوب مین وسون پور کے جنگل سے خلیج بنگال تک مشرق و مغرب مین تہا اوسکو برہم ہتیا کا پاپ لگا تہا اور اوسکے پرایشچت مین اوس نے ساٹہہ مندر۔ دس پل۔ چالیس کنوئین۔ ایکسو باون سیڑہیان اور گہاٹ بنائے اور چارسو پچاس گانون برہمنون کے آباد کئے ایک رات کو

خواب مین یہ نظر آیا کہ پوری مین جاکر جگناتہ جی کا نام لو چنانچہ راجہ پوری مین گیا اور وہان
اوس نے اپنے سردارون اور رعایا کے سامنے یہ اقرار کیا کہ مین ساڑھے پچہتر لاکھ روپیہ
لگاکر جگناتہ جی کا مندر بناؤنگا- چودہ برس مین مندر تیار ہوا اور ۱۱۹۸ء سے ابتک ویسی
ہی شان شوکت کے ساتھ موجود ہے اس مندر کی بابت مختلف لوگون کے مختلف
خیالات ہین بعض کہتے ہین کہ یہ بودہ اور ہندو مذہب دونون کے ملانے کی کوشش
کا نمونہ ہے بعض کہتے ہین کہ شاکت اور وشنو مذہبون کے ایک کرنیکا اِسکے بنانے
سے منشا تہا بعض کا یہ خیال ہے کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرمیشور کے سامنے
کوئی ذات کی قید نہین ہے سب برابر ہین- بعض کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان کے قدیم
وحشیون کی بت پرستی ویدون کے دیوتاؤن کی پوجا رامانج وغیرہ کی ایک پرمیشور کی ماننا
بلبہہ آچاریہ کے فرقہ کے لوگون کی اوپاسنا کا یہ مندر خلاصہ ہے - مگر اسمین کوئی شبہ نہین
ہے کہ عجیب مقام ہے کہ جسکا ثانی ہندوستان مین نہین ہے ہندوؤن مین سب جگہہ پر
ذات کی قید ہے مگر جگناتہ پوری مین مہا پرشاد کے کہانے مین ذات کی قید بالکل نہین ہے
ایک کو دوسرے کے ہاتہہ کا بلکہ اوسکا جھوٹا کہانے مین کچہہ بہی تامل نہین ہوتا- اُس کے
اندر بِملا دیوی کا مندر ہے کہ جس مین جاتری کو سب سے پہلے جانا پڑتا ہے- ہندوؤن کے
کسی دیوتا کی شکل ایسی نہین ہے کہ جیسے جگناتہ جی کی ہے پس جتنے خیالات کہ انکی نسبت قائم
کئے جاتے ہین وہ سب کم و بیش درست ہو سکتے ہین مندر کی خدمت کرنیوالون کی تعداد
چھہ ہزار ہے اور قریب بیس ہزار مرد عورت اور بچے اوسکی بدولت روٹی کہاتے ہین
اوسکے ملازمون کے چہتیس فرقے اور ستانوی جماعتین ہین اور راجہ کھُردا کو مندر کے
جاروب کش کا لقب دیا گیا ہے - یہ مندر بشکل مربع ۶۵۲ فٹ لمبا اور ۶۳۰ فٹ چوڑا

ہیں اون کی دیواریں اتنی بلند ہین کہ باہر سے کچھہ نظر نہین آتا اوس کے اندر ایک سو بیس مندر ہین کہ جنمین سے تیرہ ۱۳ مندر شیو جی کے ایک مندر سورج کا اور ایک دیوی کا ہے باہر اوسکے سنگھہ دروازہ ہے اوس کے سامنے ایک لاٹ ہے کہ جو پہلے سورج کے مندر کے سامنے تہی - خاص جگناتہہ جی کا مندر ۱۹۲ فٹ اونچا ہے اور اوسکے اوپر چکر اور دہوجا لگے ہوئے ہین مندر کے اندر یہ کیفیت ہے کہ چارونطرف نہایت خوبصورتی اور لیاقت کے ساتہہ راماین اور مہابہارت کے مختلف واقعات کی دیوارون مین تصویرین کندہ کی گئی ہین مثلاً سیتا ہرن (सीता हरन) وغیرہ - پہلے بہوگ مندر ہے کہ جہان سب بہوگ رکہا جاتا ہے اسکے بعد نٹ مندر ہے کہ جہان گانا بجانا ہوتا ہے پہر جگموہن ہے کہ جہان سے جاتری درشن کرتے ہین اسکے اندر چندن لکڑے سے پرے رتن بیدی پر جگن ناتہہ جی مہاراج اور بلبہدر جی مہاراج اور سہودرا جی مہارانی براجمان ہین مندر مین بہت اندہیرا رہتا ہے اور اندر جاکر درشن مشکل سے ہوتے ہین جگناتہہ جی اور باقی دونون مورتیون کی آرایش کی شان وشوکت غایت درجہ کی ہے مندر مین چار بجے صبح سے رات کے بارہ ۱۲ بجے تک برابر بہوگ لگتا رہتا ہے چار ۴ دفعہ دروازہ بند ہوتا ہے اور اوس وقت کسی کو درشن نہین ہوتے بہوگ اسقدر تیار ہوتا ہے کہ معمولی طور پر بیس پچیس ہزار آدمی اور خاص موقعون پر دو تین لاکہہ آدمی مندر سے کہانا کہاتے ہین مندر کی آمدنی ہمیشہ سے کثیر رہتی ہے چنانچہ اسوقت پانچ لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا گیا ہے - پہلے وقتون مین جب وہان کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا تہا تو مرہٹون کی گورنمنٹ ۵۰۰۰ سے ساٹہہ ہزار روپیہ تک دیتی تہی جو چڑہاوہ وہان چڑہتا ہے اوسکی کوئی حد نہین ہے یہانتک کہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ نے کوہ نور اسکے لئے دئے جانیکی وصیت کی تہی مسلمانون کے وقت مین جاتریون پر محصول

لگتا تہا اور اونکی دس پندرہ لاکھہ روپیہ سال کی آمدنی تہی مندر کے پنڈے جو پنڈے مالدار
ہین اون کے گماشتے تمام ہندوستان مین پہرکر جاتریون کو لاتے ہین اور کوئی حصہ
ملک کا ایسا نہین ہی جہان کے جاتری نہ آتے ہون جس زمانہ مین ریل نہین تہی لوگ
بیل گاڑیون مین یا پیدل جاتے تہے مگر جب بہی جاتریون کی تعداد سال مین پچاس ہزار
سے تین لاکھہ تک ہوتی تہی اب ریل کے بننے سے کچہہ ٹہکانا جاتریون کا نہین ہے چنانچہ
جس روز کہ مین وہان پر تہا کم سے کم ایک لاکھہ جاتری ضرور ہوگا اور اوسکے دو روز پہلے
مندر مین دو تین آدمی لپکر گرمی مین مرچکے تہے پہلے جو لوگ کہ جگنا تہہ جی کی جاترا کو جاتے
تہے اونکی واپسی کی امید نہین رہتی تہی - اسکی وجہہ نہ صرف دور دراز کا سفر اور اوسکی سختیان
تہین بلکہ جس قسم کا کہانا پوری مین لوگون کو ملتا ہے اور جن مکانون مین اونکو ٹہیرنا پڑتا ہی
وہ بیشتر بیماری پہیلانے کا باعث ہوتے ہین وہان پر کوئی شخص کہانا نہین پکاتا بلکہ کہانا
پکا ہوا بانٹ دیا جاتا ہے مندر کا بہوگ جو بیشتر پکے ہوئے دال چاول ہوتے ہین بیچارے
جاتریون کو ہمیشہ تازے میسر نہین آتے - بعض وقت وہ اچہے پکے ہوئے بہی نہین ہوتے
گرمی سے اون مین ایک ہی روز مین بو آنے لگتی ہے اور چونکہ لوگون کو وہ ہی کہانے
پڑتے ہین اس لئے وہ اکثر بیمار ہو جاتے ہین - مکانات بہی نہایت تنگ اور غلیظ ہین
اور پوری کی آب و ہوا بہی اچہی نہین ہی - رتہہ جاترا کے وقت مین کہ جب ہجوم کثرت سے
ہوتا ہے جاتریون کی مصیبت کا کچہہ ٹہکانا نہین ہے - میری رائے مین اس بات کی
ضرور نگرانی ہونی چاہئے کہ جو چیزین پرشاد کے نام سے جاتریون کو دیجاوین وہ کہانے
کے لایق ہون اور اگر اون مین تعفن ہو تو وہ پہینک دیجاوین مندر کے اندر روشنی بہت کم
ہوتی ہے اور روز روشن مین بہی اندہیرا رہتا ہے رات کیوقت وہان بہت سے حادثہ

ہونے کا برابر احتمال ہے پس روشنی کا بھی انتظام ہونا چاہئے میری رائے مین ہندوؤن کا فرض ہے کہ اِن باتون مین اصلاح کرانے کی کوشش کرین مندر کے پنڈون یا ملازمون سے اسکی توقع کرنا فضول ہے کیونکہ پنڈے تو جاتریون کے لوٹنے سے کام رکھتے ہین اور سوای راجہ کہروا کے باقی ملازمون کو اِن باتون سے کچھہ تعلق نہین ہے —

راما نجُ اچاریہ - موجدان مذہب مین رامانج آچاریہ بارھوین صدی مین مدراس مین ہوئے اور اونہون نے بھکتی مارگ کو قایم کیا اِن مہاتما کا جنم شنکر مہاراج کے دو سو برس بعد پیرامبر گانون ملک دکن مین ہوا تہا - اونہون نے کانچی پور اور سری رنگم مین دویا بہی اور وشنو دہرم کا پرچار کیا وہ اکثر رنگناتہہ مین ہی رہتے تھے اور وہان پر ہی اُنہون نے اوپنشدون اور گیتا اور برہم سوتر پر بہاشیہ بنائی - پہر وہ شاستر آرتہہ (مباحثہ) کے لئے نکلے اور شیومت کو کہنڈن کر کے وشنو مت قایم کیا اس پر سری رنگم کے راجہ نے اونکو مارنا چاہا مگر وہ بہاگ کر کرناٹک مین پہونچگئے اور وہان کے راجہ کو وشنو بنایا - رامانج آچاریہ کا بھکتی پرچار اور تہا اُن کی سمپردائی کو سری وشنو سمپردائی کہتے ہین - اونہون نے بہی بہت سے متھہ قایم کئے لیکن اون مین سے کوئی باقی نہین ہے تاہم اُنکی سمپردائی کے لوگ جنوبی ہندوستان مین بہت کچھہ اور شمالی ہندوستان مین بہی کہین کہین موجود ہین اُنکا یہ مقولہ تہا کہ جب انسان کے پاپ ڈہل جاتے ہین تو وہ ایشور کی شرن مین آتا ہے اور گورو کے اوپدیش سے دِن دِن اپنی طبیعت کو پاک کرتا ہوا اور اپنے روزمرّہ کے کامون کو نیکی کے ساتہہ انجام دیتا ہوا اور بُرے کامون سے بچتا ہوا پرماتما کا دہیان کرتا ہے اور اُسکو پہونچ جاتا ہے مگر وسمین دیر نہین ہوتا یہ مرتبہ صرف بھکتی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جو انسان کہ برابر دہیان کرتا ہے اور اپنے روزمرّہ کے کام سے غافل نہو اُسکو ہی یہہ مرتبہ ملتا ہے —

کبیر داس — رامانج کے سو برس بعد بنارس مین رامانند ہوئے پھر اون کے چیلے کبیر ۱۴۴۰ع
مین ایک جولاہے کے گھر پیدا ہوئے اونھون نے بڑی بیباکی سے ہندو مسلمان دونون کے
مذہبون کی خرابیون کو ظاہر کیا پس دونون قومین اونکو مانتی تھین اور اونکے مرنے پر
ہندوؤن نے تو ایک مٹھ کہ جسکو کبیر چورا کہتے ہین بنارس مین بنایا اور مسلمانون نے ایک
مقبرہ قایم کیا کبیر کہتے ہین کہ ہندو تو ایکادشی کا برت کرتے ہین اور مسلمان رمضان مین روزہ
رکھتے ہین تو بتاؤ کہ باقی دن کس نے بنائے اگر پرمیشور مندر مین ہی ملتا ہے تو پھر ساری کائنات
کس نے بنائی بھلا کسی کو رام مندر مین ملا ہے - لوگ کہتے ہین کہ ہری پورب مین ہے
اور علی کا شہر پچھم مین ہے لیکن اپنے من کو کھوجو وہین رام موجود ہے نہ ہردوار جانے سے کچھ
ہوتا ہے نہ کعبہ مین سجدہ کرنے سے کچھ ہوتا ہے گلستان و بوستان پڑھے لیکن سعدی کا
ایک شعر بھی سمجھ مین نہ آئے ایسے فاضل ہونے سے کیا ہوتا ہے -

گورو نانک — کبیر کے بعد ۱۴۶۹ع مین گورو نانک ہوئے اونھون نے سکھ مذہب
کو قایم کیا اونکا سدھانت بھی کبیر کے سدھانت کے موافق تھا وہ بھی بھگتی مارگ مین بڑے
ہوئے ہین اور اونھون نے بھی وہ خرابیان جو ہندو مذہب مین پھیل گئی تھین دور کین سکھ
مذہب کے لوگون نے بہت کار نمایان کئے وہ اونکی بہادری اور اپنے دھرم پر فدا ہونے کے
پورے شاہد ہین - گورو نانک جی کہتے ہین کہ اونکار ست نام کرتا پورش - نربھے - نربیر
اکال مورت - اجونی - سو [illegible] پرکاش [illegible] ابناشی ہے گورو کی کرپا سے اس نام کو جپو وہ آدی مین
بھی سچ جگ جگ (آدی سچ) کے شروع مین بھی سچ ہے وہ سچ ہے اور سچ ہوگا -
نانک کا سدھانت یہ تھا کہ سب مذہبون مین اصل مین کوئی فرق نہین ہے جو کچھ ہے وہ
جہالت کیوجہ سے ہے سب کو لازم ہے کہ اس فرق کو مٹا کر ایک ایشور کو مانین دنیا مین

کوئی ایسی چیز نہین ہے جو فانی نہ ہو لوگ سُکہہ مین ہی تمہارے ساتھی ہوتے ہین دُکہہ
مین کوئی نہین ہوتا - جن چیزون سے کہ تم محبت کرتے ہو اُن سبکو آخرکار چہوڑ کر جانا پڑیگا -
اسلئے ایشور سے محبت کرو سوا ایشور کے اور کوئی ساتھی نہ ہوگا دنیا مین سب اپنے اپنے
آرام کو چاہتے ہین جب تک تمہارے پاس دولت ہے تب تک وہ تمہارے ساتھی ہین
جسوقت دولت جاتی رہی وہ سب بہی چہوڑ دینگے یہ مین بڑا ٹہگ ہے کہ اس نے ایشور
کو بہولکر دنیا کی چیزون مین اپنے آپکو پہنسا دیا - گورونانک جی کے یہان گورو کی بڑی تعظیم
رکہی گئی ہے اور واہ گورو کے کہتے ہی اونکے مریدون مین جو سکہہ اور پہر سنگہہ ہوگئے وہ
جوش پیدا ہوتا تہا کہ بہت سون نے دہرم کے اوپر اپنا سر دیدیا طرح طرح کی تکلیفین سہین لیکن
اپنے دہرم سے نہ ہٹے - اس کا تذکرہ بعد کو کرین گے -

مہاپربہو چیتن جی - اسی زمانہ مین بنگال مین مہاپربہو چیتن جی ہوئے اونہون نے کرشن
بہگتی کا جو نمونہ دکہایا ہے ویسا ہونا مشکل ہے - یہ مہاتما ۱۴۸۶ء مین پیدا ہوئے اور
۱۵۲۷ء مین دیولوک کو پراپت ہوئے اونہون نے بچپن مین تہوڑے دنون مین سنسکرت ودیا مین
بڑی ترقی کی مگر کرشن بہگتی کا ایسا جوش چڑہا کہ سب چہوڑ کر دیوانہ وار پہرنے لگے اور سوائے
کرشن کے اور کچہہ نہین سوجہتا تہا - چوبیس ۲۴ برس کی عمر سے اونہون نے سنیاس لیکر وشنومت
کو پہیلانا شروع کیا کوئی ذات یا فرقہ اونکے نزدیک موکش حاصل کرنے سے محروم نہین تہا -
ہندو مسلمان سب اونکے چیلے ہوئے وہ کہتے تہے کہ ہر شخص جسمین بہگتی اور شردہا ہو موکش
پاسکتا ہے ایشور کا دہیان کرنا ہی موکش کا راستہ ہے موکش کے معنی فنا نہین ہین بلکہ دنیا
کے دکہون اور جسم کی تکلیف سے آزادی ہے -

چیتن جی کے چیلون مین روپ سناتن گوسائین جو پہلے مسلمان تہے ہوئے اونہون نے

بندرا بن مین وہ قدیم مندر جو ابتک موجود ہین بنائے یعنی گوبند دیوجی کا۔ گوپی ناتہہ جی کا مدنموہن جی کا چیتن مت کے مقلد جو وشنو वैष्णव کہلاتے ہین اب بہی بنگال مین بہت ہین اون کے دو فرقے ہین ایک وہ کہ جو ذات کو مانتے ہین اور دوسرے وہ جو ذات کو نہین مانتے پہلے فرقہ کا نام وشنو वैष्णव ہے اور دوسرے فرقہ کا نام وشٹو वैष्टव ہے بنگال مین چیتن جی کی پوجا مثل وشنو جی کے ہوتی ہے اور لوگ اون کو وشنو جی کا اوتار مانتے ہین بعد چیتن جی کے سن ۱۵۲۰ء مین بلبہہ آچاریہ جی ہوئے کہ جنہون نے بال کرشن کی سیوا قایم کی یہ فرقہ بہت بڑا ہوا ہے اور بلبہہ آچاریہ گوشائین اب بہی ملک مین بڑے مالدار ہین مگر بعض کے طریقہ برتاؤ نہایت قابل اعتراض ہین اور اس سبب سے اس فرقہ کے لوگ اونکو اچہی نگاہ سے نہین دیکہتے اس زمانہ مین سنسکرت کے بعض بعض بڑے مصنف بہی ہوئے۔

ودیارن سوامی۔ ودیارن سوامی جو راجہ بک کے منتری تہے۔ چودہوین صدی مین وجے نگر مین ہوئے اونہون نے رگ وید پر بہاشیہ کیا جو ساین بہاشیہ کے نام سے مشہور ہے انکو ہمہ دان کہتے تہے اور انکی تصنیفات جیسی مستند علم فلاسفہ مین ہین ویسی ہی علم حکمت و صرف و نحو مین بہی ہین پنچ دشی وجیون مکتی ویویک ویدانت مین ویسی ہی مستند کتابین ہین جیسی کرما دہو ندان علم حکمت مین۔ بہاشا کے لکہنے والون مین چاند اور ملک محمد جایسی کا تذکرہ پہلے آچکا ہے۔ یہ زمانہ ہندوستان کی تاریکی کا زمانہ کہنا چاہئے۔ مگر اسمین بہی کچہہ نہ کچہہ آثار ترقی کے وقتاً فوقتاً نمودار ہوتے رہے ہے۔

ہندوستان مسلمانون کی شروع عروج مین
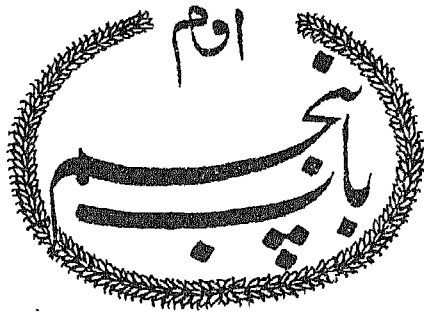
۱۵۲۶ء سے ۱۶۰۵ء تک

مسلمانون کی حالت قبل از اکبر۔

جو حالت کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کی اوپر بیان کی گئی ہے اوس سے ثابت ہوگا کہ اس ملک مین اکبر کے وقت تک مسلمانون کی حکومت نہ تمام ہندوستان مین قایم ہوئی نہ ملک ایک حاکم کے تابع ہوا۔ بابر کے حملے سے پہلے ۱۴۵۰ء مین یہان کے مختلف سردار مختلف حصون پر قابض تھے اور اونکا کوئی خاص بادشاہ نہین تھا۔ دہلی اور اوسکے گرد تھوڑی دور تک سیدون کی سلطنت تھی مگر شہر سے چودہ میل پر ہی میوات مین احمد خان خود سر حاکم تھا۔ سنبھل مین کہ جو اب ضلع روہیلکھنڈ ہے دریا خان لودی۔ جلیسر مین اسحاق خان ترک۔ فرخ آباد مین راجہ پرتاب سنگھ۔ بیانہ مین داؤد خان لودی۔ لاہور۔ دیپالپور۔ اور سرہند مین۔ پانی پت تک بہلول لودی حاکم تھے اور ملتان جونپور۔ بنگال۔ مالوہ اور گجرات کے بہی بادشاہ علیحدہ علیحدہ تھے۔ سکندر لودی نے بہار اور بنگال پر حملہ کرکے اوسکو فتح کیا مگر بہار اوسے علاء الدین وہان کے بادشاہ کو دیدیا

اپنی وفات کے وقت وہ پنجاب و اضلاع شمالی و مشرقی و متوسط ہندوستان و مغربی بہار
کا بادشاہ تہا مگر یہ حکومت بہی برای نام تہی ہر ضلع کا حاکم خود مختار تہا اور اوسکی مرضی ہی قانون
کا اثر رکہتی تہی جتنے خاندان خواہ غزنی یا غوری یا تغلق یا سید یا لودی ہوئے اون مین
سے ہر ایک صرف اپنے فائدہ ہی کے لئے لڑتا تہا اور اونکے ماتحت سردار بہی اوس کے
مانند اپنے فائدہ کے لئے لڑکر جب چاہتے تہے تب اوسکی اطاعت کرتے تہے اور جب
ضرورت نہین جانتے تہے تب نہین کرتے تہے فاتح و مفتوح مین کوئی تعلق باہمی نہین تہا
نہ کوئی کوشش اس بات کی تہی کہ رعایا کے دلون مین بادشاہ کے ساتہہ اُنس پیدا کیا جاوے
فتح کرنے والے غیر قوم کے تہے اور غارت سے ہی حکومت کرتے تہے انکی حکومت محض
تلوار کے زور سے تہی رعایا کی محبت پر مبنی نہین تہی اسی وجہہ سے اوسکو کوئی قیام نہین تہا
جس وقت بابر ہندوستان مین آیا اوس وقت شمالی ہندوستان مین وہی سلسلہ
دیہاتی انتظام کا جو ہمیشہ سے چلا آتا تہا موجود تہا اور کوئی ایک سردار ایسا نہین تہا کہ جسکے
ماتحت ہوکر سب لوگ غیر ملک سے حملہ کرنیوالے کا مقابلہ کرین بابر نے بہی کوئی سلسلہ انتظام
ملک کے لئے نہین چہوڑا وہ ضرور انسان کے فرائض سے واقف تہا اور یہ جانتا تہا کہ
انصاف ایمانداری کے ساتہہ ہونا چاہئے سزا دینے مین رحم کو دخل ہونا لازمی ہے غریبون
کی پرورش کرنی مناسب ہے اور اوس نے اپنے فتح کئے ہوئے ملکون کو اپنے ہمراہیون
کے تحت مین دے کر یہ حکم دیا کہ ہر ایک اون مین سے اون کا انتظام اوس کی ماتحتی مین
کرے لیکن وہ ماتحتی برائے نام تہی۔ آگرہ کا کلکتہ سے یا دہلی کا جونپور سے کوئی
تعلق نہین تہا ملک کا ایک حصہ دوسرے سے علیحدہ تہا ایک جگہہ سے دوسری جگہہ
پر جانے مین بہت محصول لگتا تہا مختلف چہوٹی چہوٹی ریاستون مین جو یہان پر قایم تہین کوئی

رشتہ محبت کا نہین تہا۔ مغلون کے خاندان کی جڑ اوسوقت تک قایم ہوئی تھی۔ یہہ سب باتین اکبر کے وقت مین ہوئین اوسی وقت سے ہندوستان مین مسلمانونکا اصلی فروغ ہوا۔ ہمایون کیوقت مین کوئی خاص بات نہین ہوئی مگر شیرشاہ کی عملداری گو تہوڑے دن تک رہی تاہم اوسمین ملک کی حالت اچھی ہوگئی۔

اکبر۔ شیرشاہ کے بعد ۱۵۵۶ء مین اکبر تخت پر بیٹھا اور ۱۶۰۵ء تک رہا اوس کے وقت مین کل ہندوستان مسلمانون کے تابع ہوگیا مگر سلوک سے بمقابلہ تلوار کے زیادہ تر اکبر نے ہندوؤن کے ساتہہ رشتے کئے انکو اعلیٰ عہدے دئے اور مسلمان سپہ سالارون کے خلاف ہندو سپہ سالارون اور وزیرون کو کرکے اپنی سلطنت کو مستحکم کیا۔ ۱۵۵۶ء مین مغلون کی عملداری بجنور۔ پنجاب و دہلی و آگرہ کے قریب تہی اکبر نے اوسکو وسعت دی اور اول جیپور کی ریاست کو اپنے ماتحت کرکے وہان کے راجہ کی لڑکی سے شادی کی پہر جودہپور کو اپنے تابع کرکے وہان کے راجہ کی پوتی سی اپنے لڑکے سلیم کی کہ جو بعد کو شاہ جہانگیر ہوا شادی کی۔ چتوڑ کے راجہ نے اکبر کا بہت سخت مقابلہ کیا اور آخر کار مغلوب ہوا مگر بادشاہ کے ساتہہ کوئی رشتہ قایم نہین کیا نہ اپنی نسل کو مسلمانون کے ساتہہ ملایا۔ اسی وجہ سے وہ لوگ آج تک تمام راجپوتون مین صحیح النسل ہونے کا جایز طور پر دعویٰ کرسکتے ہین۔

اکبر نے جیپور کے راجہ کے لڑکے کو پنجاب کا حاکم۔ راجہ مان سنگہہ کو کہ جس نے اکبر کے ساتہہ لڑائی مین برابر سلوک کیا تہا بنگال کا حاکم اور راجہ ٹوڈرمل کو وزیر مال مقرر کیا۔ چنانچہ منجملہ چارسو پندرہ منصبدارون کے اکیاون ۵۱ ہندو تہے اوس نے مسلمانون کے سوای اور لوگون پر جو جزیہ لگایا جاتا تہا موقوف کیا اور اپنی تمام رعایا کو برابری کی نگاہ سے دیکہا اوسکو ہر مذہب و ملت کا پورا ادب تہا وہ بلاتعصب اور مذہبون کی باتون کو برابر سنتا

تہا بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ ابو الفضل و فیضی کیوجہ سے اکبر پورا پورا پابند شرع نہین
رہا تہا مگر یہ خیال کہان تک درست ہے ناظرین خود اکبر کے کارنمایان سے دیکھ لین گے
اگر کسی خاص مذہب کے عقائد کا پابند ہونے سے ہی آدمی خدا کی پرستش کرسکتا ہی تو اکبر
کی نسبت یہ الزام درست ہے - اوس کے دربار مین عیسائی لوگ بہی موجود رہتے تہے
اور اوس نے ایک شخص قادر فرابا توں کو گوا Goa سے بلا کر اپنے یہان چند نوجوانون
کو زبان یونانی مین تعلیم دینے کو مقرر کیا اور یونانی کتابون کا فارسی مین ترجمہ کرایا - فیضی نے
انجیل کے ایک حصہ کا ترجمہ کیا تہا - خانخانان نے کہ جنکا اصلی نام مرزا خان تہا بابر کی تحریرات
کا ترجمہ ترکی سے فارسی مین لیا - تان سین جسکا راگ ابتک مشہور ہے وہ بہی اکبر کے دربار
مین رہتا تہا فیضی اور ابو الفضل کی تصنیفات ہر شخص کو معلوم ہین یہ دونون اکبر کے بڑے
دوست تہے ابو الفضل اوسکا وزیر اعظم ہوا فیضی کا وقت تصنیف کتب مین زیادہ صرف
ہوا اوسکے یہان چار سو ساٹھ ۴۶۰ کتابین مضمون کی موجود تہین اور ہر ایک کتاب بہت صحیح
لکہی ہوئی اور عمدہ جلد بندہی ہوئی تہی - بادشاہ کے یہان مختلف مذاہب کے لوگ اکثر بحث
کرنے کو جمع ہوتے تہے جلسے بیشتر جمعہ کے روز ہوا کرتا تہا - بعض لوگون کا خیال ہے کہ
مراد اکبر کا ایک بیٹا انجیل مین تعلیم پاتا تہا مگر اس مین کوئی شبہ نہین کہ بادشاہ کو مذہب
عیسائی کے ساتہ بہت ہمدردی تہی اوسکا یہ خیال تہا کہ خدا ایک ہے ہم کو اپنی عقل کے ذریعہ
سے اوسکی وحدانیت اور صفات کو معلوم کرکے اوسکا سجدہ کرنا چاہئے اور ہماری بہبودی
اسی مین ہے کہ خواہشات نفسانی کو کم کرین اور انسان کے ساتہ نیکی کرین کسی مذہب
یا امت کو کسی شخص کے اعتبار پر قبول نہ کرین کیونکہ انسان کیسا ہی اعلی ہو وہ ہمیشہ خطا وار ہے
انسان کے لئے اول تو کسی بیہودہ چیز کی پرستش کی ضرورت نہین ہے اور اگر ضرورت

سمجھی جاوے تو سورج یا ستارے یا آگ کو بطور نشانی کے مانکر خدا تک پہونچنے کیلئے پرستش کرو کسی پادری یا ملّا یا عام جماعت مین پوجا یا نماز کی ضرورت نہین ہے نہ کہانے مین سوای اوسقدر قید کے کہ جو صحت بدن کے لئے ضروری ہے کسی قید کی ضرورت ہے صرف سورج کی بندگی اور آدہی رات - علی الصباح دعا اور دوپہر کیوقت سورج کا دہیان عوام الناس کے لئے کافی ہے"- چنانچہ ایک دفعہ جب بادشاہ سے مینہہ کے لئے دعا کرنے کو کہا گیا تو اوس نے جوابدیا کہ خدا ہماری خواہشون سے ناواقف نہین ہے اوس کو ہماری دعا کی ضرورت نہین ہے - اکبر نے اس مذہب کے پہیلانے کی کوشش کی مگر سوای چند لوگون کے اور کوئی اوسکا مقلد نہین ہوا تاہم بادشاہ کے ہر شخص کو اپنے عقائد کی پابندی مین آزادی دینے کا ملک پر بہت اچہا اثر تہا ادسکے وقت مین نماز روزہ خیرات تیرتہون اور مقدس مقامون پر جانا اور جماعتون مین ملکر پوجا یا پرستش کرنا یا نماز پڑہنا ہر شخص کی مرضی پر چہوڑ دیا گیا تہا - ناپاک جانورون کے گوشت کا استعمال و شراب و قماربازی ممنوع کئے گئے تہے - نسبت بارہ برس کی عمر تک نہین ہوتی تہی - اکبر نے اپنا سنہ جاری کیا اور اوس مین مہینون کے نام مثل قدیم فارسی مہینون کے نامون کے تہے اور اوس سنہ کا شروع بادشاہ کی تخت نشینی کے سب سے قریب کے نوروز سے شروع ہوا - بجاے سلام علیکم کے لوگ "اللہ اکبر" کہکر سلام کرتے تہے اور اوسکا جواب "جل جلالہٗ" دیا جاتا تہا بادشاہ کو لوگون کا ڈاڑہی رکہنا ناپسند تہا اور اُن سے بادشاہ کے روبرو سجدہ کرایا جاتا تہا اِن سب باتون سے مسلمان بہت ناراض تہے - ہندوؤن کے مذہب کے ساتھ اکبر بہت کم مداخلت کرتا تہا - مگر اوس نے مجرم کے جرم یا بیقصوری ثابت کرنے کے لئے جلتے ہوئے لوہے کو پکڑنا اور شادی صغیرسنی کو بند کر دیا بیواؤن کی شادی کی ہدایت کی -

ستّی ہونا سوای اوس صورت کے کہ جب عورت خود پختہ ارادہ رکھتی ہو بند کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب راجہ جودہپور اپنے بیٹے کی عورت کو ستّی ہونے پر مجبور کر رہا تہا اکبر فوراً وہان پہونچ گیا اور ستّی ہونے سے اوسکو روک دیا اوس نے جاترِیون پر جو محصول لگائی جاتے تہے سب معاف کردئے اوسکا یہ قول تہا کہ گو یہ محصول ایک فضول خیال کے لوگون سے لیا جاتا ہے تاہم ہر شخص کو اپنے مالک تک پہونچنے کے لئے پوری آزادی ملنی چاہئے اور کوئی روک اوسکے لئے نہین ہونی چاہئے اُس وقت مین لڑائی مین جو لوگ پکڑے جاتے تہے غلام نہین کئے جاتے تہے۔ اِن سب باتون کا اثر اکبر کے بعد بہی باقی رہا اور اگر ملک مین دیگر اسباب ظہور مین نہ آتے تو اوسکا اثر اور بہی زیادہ نیک ہوتا۔

اکبر کا ملکی انتظام کم و بیش اب تک چلا آتا ہے یہ انتظام جدید نہین تہا صرف پہلے انتظام مین جو کچہہ نقص تہا وہ دور کیا گیا تہا اوسکا بانی شیر شاہ تہا مگر وہ اوسکو پورا نہین کرسکا اکبر نے اوسکو پورا کیا۔ اکبر کا یہ منشا رہا کہ زمین کی پیمایش صحیح صحیح کیجاوے ہر بیگہہ کی پیداوار معلوم کرکے یہ قایم کیا جاوے کہ اوسمین حصہ سرکار روقت کسقدر ہونا چاہئے اور اُس حصہ کی قیمت مقرر ہو۔ چنانچہ تمام زمین کی پیمایش کے لئے ایک طریقہ تمام قلمرو بادشاہ مین مقرر کیا گیا۔ زمین کی تین قسمین قایم کی گئین اور تینون قسمون کی زمین کی پیداوار کا اوسط قایم کرکے بادشاہ کا حصہ ایک ثلث قایم کیا گیا مگر یہ حصہ بہی حسب حالت کم ہوسکتا تہا اور ہر کاشتکار کو اجازت تہا کہ وہ اپنی زمین کی از سرنو پیمایش کراکے اوسکی اصلی پیداوار پر مالگذاری ادا کرے جو زمین کہ بنجر نہین رہتی تہی اوس پر ہر فصل کا محصول لیا جاتا تہا۔ بنجر پر صرف اوس فصل کا کہ جب اُس پر کاشت ہو محصول لیا جاتا تہا جو زمین کہ طغیانی سے ناقابل کاشت ہوجاتی تہی یا جس پر تین سال تک کاشت نہین ہوتی تہی یا اوسکے درست کرنے مین کچہہ

خرچ ہوتا تھا تو اوس سے پہلے سال ۱/۵ لیا جاتا تھا اور ہر سال پانچوان حصہ اضافہ ہوتا تھا
جو زمین کہ پانچ سال تک کاشت سے خالی رہتی تھی اوس پر چار سال تک بہت رعایت
کی جاتی تھی ہر گانون کے زمین کی تفریق وہ ہی تھی جو آج ہے یعنی خاکی - چاہی - گونڈہ وغیرہ
ہر شہر و گانون کے اونیس برس کے نرخ نامہ پر اوسط قایم کیا گیا تھا اور مالگذاری کی تعداد
قیمت پیداوار پر بلحاظ اوس اوسط کے مقرر ہوئی تھی - تاہم ہر کاشتکار کو یہ اختیار تھا کہ
اگر وہ زرِ نقد نہ دینا چاہے تو غلہ دیکر مالگذاری ادا کرے یہ سب بند و بست اول سالانہ
ہوتا تھا لیکن بعد کو دہ سالہ ہوا - ہر زمین کا رقبہ و قسم و کمی بیشی مالگذاری اور تعداد مالگذاری
برابر صحت کے ساتھ درج رجسٹر کی گئی اور وہ رجسٹر ہائے آج تک ہندوستان مین
رائج ہین - اکبر کے وقت مین زمین کا محصول سترہ کروڑ پینتالیس لاکھ روپیہ تھا اور کل آمدنی
سلطنت کی بیالیس کروڑ روپیہ تھی - بعض لوگون کا یہ خیال ہے کہ اکبر کیوقت کی مالگذاری
سرکار انگریزی کی مالگذاری سے زیادہ تھی بعض کہتے ہین کہ جو تعداد اوپر بیان کی گئی ہے وہ کاغذی
تعداد تھی دراصل اوسمین بہت کم وصول ہوتا تھا - تاہم جو تحقیقات کہ اکبر اور جہانگیر و شاہجہان
اور اورنگ زیب اور شاہ عالم کے وقت کی مالگذاری کی کی گئی اوس سے یہ پایا گیا کہ
اکبر کے وقت مین سترہ کروڑ پینتالیس لاکھ - جہانگیر کے وقت مین سترہ کروڑ پچاس لاکھ سے
بائیس کروڑ تک - شاہجہان کیوقت مین بھی اوسیقدر اور اورنگ زیب کے وقت مین
چوبیس کروڑ سے تیس کروڑ تک اور شاہ عالم کیوقت مین ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ ابدالی کو
مغلون کی ریاست کی آمدنی کا نقشہ دیا گیا تھا تو چھتیس کروڑ پچاس لاکھ چھیاسٹھ ہزار
چار سو روپیہ مالگذاری کی آمدنی تھی کل آمدنی جہانگیر کیوقت مین پچاس کروڑ تھی اور اورنگ زیب
کیوقت مین پہلے اسی کروڑ تھی اور پھر ستہتر کروڑ رہ گئی - اکبر نے جو تقسیم ملک کی کی تھی اوسکے

بموجب ایک کروڑ دام یعنی پچیس ہزار روپیہ کی مالگذاری کا ادا کرنے والا کروڑی قایم ہوتا تھا اور جب وہ ایک لاکھ دام وصول کر لیتا تھا تو وہ خزانۂ عامرہ مین بھیج دیتا تھا۔

چالیس دام کا ایک روپیہ ہوتا تھا۔

جو ہدایات افسران مال کے نام اکبر نے جاری کئے تھے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اُس کو رعایا کی آسایش و بہبودی کا کتنا خیال تھا سرکاری محصول کی مستاجری نہین ہوتی تھی اور افسران مال پر تاکید تھی کہ خود کاشتکارون سے معاملہ کرین پٹواری یا مقدم کو درمیان مین نہ آنے دین۔ یہ تمام اصلاحین راجہ ٹوڈرمل نے کہ جو اکبر کے وزیر و نہین تھا کی تھین۔

راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ ٹوڈرمل ذات کے کھتری اور گوت کے ٹنڈن تھے بعض لوگون کا خیال ہے کہ لاہور پور علاقہ اودہ کے رہنے والے تھے بعض کہتے ہین کہ چونیہ ضلع لاہور کے متوطن تھے اور وہان پر ابتک اُن کے مکانات موجود ہین اونکی بیوہ مان نے اُنکو بڑی تنگدستی اور افلاس کی حالت مین پالا تھا سب سے پہلے عام منشیون مین مظفرخان کے پاس کام کرتے تھے پھر بادشاہی متصدیون مین داخل ہوئے اونکی طبیعت مین غور اور قواعد کی پابندی اور کام مین صفائی بہت تھی اور ابتدا سے ہی ہر بات کے حاصل کرنے اور لیاقت بڑہانے کا شوق تھا ہر کام جو وہ کرتے تھے نہایت شوق اور طریقہ سے کرتے تھے جو وقت کہ بادشاہی متصدیون مین تھے اونکی معلومات امورات دفتر و حالات ملک مین ایسی تھی کہ امراء دربار کے کارپرداز ہر بات کا پتہ اون سے معلوم کرتے تھے اونہون نے تمام دفتر کی ترتیب دیکر پھیلے ہوئے کام کو سمیٹا۔ ہر کام مین اونکا نام آنے لگا اور وہ رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہونچکر کاغذات پیش کرنے لگے ٹوڈرمل اپنے دہرم کرم کے پورے پابند تھے اور ابوالفضل اونکی صدق دلی اور دیانت داری کا مداح ہے مگر اوسکو انکا ہندوؤن کے

دہرم کرم کی زیادہ پابندی کرنا ناپسند تہا لیکن ٹوڈرمل نے وقت ضرورت کے اپنی پوجا پاٹ کو اپنے کار منصبی مین مخل ہونے نہ دیا اوس نے پہلے بادشاہ کے لشکر کا کہ جس مین آدمی کا پتہ نہین لگتا تہا انتظام کیا پہر بادشاہ کی مختلف مہمون مین جاکر اوسکے دشمنون کو فتح کیا۔ خان زمان کی مہم مین منعم خان کے ساتہہ اور چیتوڑ و رتہمبور اور سورت کے معرکون مین اوسکی قلعہ گیری کی تدبیرون اور سامان ولوازمات مین عقل کی رسائی پر تمام مورخون کو اتفاق ہے اونہون نے ۹۸۰ھ ہجری مین گجرات مین جاکر آئین مال وجمع خرچ کے دفتر کا چند روز مین ہی بندوبست کردیا اور ۹۸۱ھ ہجری مین جب منعم خان بہار کی مہم پر سپہ سالاری کررہے تہے اور اکبر کے امرا و لشکر آرام طلبی مین پڑے ہوئے تہے تو ٹوڈرمل نے وہان جاکر لشکر کا انتظام کیا۔ جب پٹنہ فتح ہوا تو اوسکو اپنی خدمت کیوجہہ سے علم اور نقارہ ملا یہ شخص ہر معرکہ مین کمربستہ اور مستعد رہتا تہا جہان کہین کہ بادشاہ کے کام مین خلل آتا تہا فوراً اوسکا انتظام کرکے اپنی دانائی وہمت واستقلال طبیعت سے اصلاح کردیتا تہا جہان کہین کہ دشمن کا مقابلہ آپڑتا تہا تو میدان جنگ سے نہین ہٹتا تہا۔ چنانچہ داؤد خان افغان کی لڑائی مین جب بادشاہی لشکر دشمنون سے مغلوب ہوکر گہر گیا تو ٹوڈرمل نہ ہٹا اور فوج کا دل بڑہاتا رہا اور آخر فتحیاب ہوا۔ ۹۸۳ھ ہجری مین جب داؤد خان نے صلح کا پیغام بہیجا تو خانخانان وغیرہ اور سب لوگ راضی ہوگئے مگر ٹوڈرمل جو اپنے آرام اور آسایش کو اپنے آقا کے کام پر قربان کرتا تہا راضی نہ ہوا بلکہ اپنی طرف کے سردارون کی ہمت باندہی اور صلحنامہ پر اپنی مہر نہ کی اس کے بعد پہر بہار مین جاکر اپنی لیاقت اور کارگذاری کو اسطرح پر دکہلایا کہ جملہ ناراض افسرون کو کہین دوستانہ فہمایش سے اور کہین لالچ سے کہین خوف دلاکر لشکر کا انتظام قایم رکہا اور جسقدر لڑائیان ہوئین اون مین کبہی دائین کبہی بائین عین دلاوری سے کام کرتا رہا اور

سارے لشکر کو سنبھال لیا۔ غرضکہ بنگالہ کا بگڑا ہوا صوبہ اوس نے پھر بنایا۔ اسکے بعد گجرات
اور دکن مین سلطان پور۔ سورت۔ بروچ۔ وبڑودہ وغیرہ کے دفترون کو درست کیا اور
اکبر کے دشمنون سے مقابلہ کرکے فتح پائی۔ پھر ۹۸۷ھ ہجری مین بنگالہ مین جاکر وہان کی سرکشون
کو بڑی جانکاہی سے دبایا اور جو کچھہ سپاہ اور سردار باغی ہوگئے تھے انکو اپنی حکمت عملی اور
تحمل اور تدابیر سے اور جہان تلوار کی ضرورت تھی تلوار کے زور سے دبایا ۹۸۹ھ ہجری مین
ٹوڈرمل اپنے عہدہ وزارت پر مستقل بیٹھا اور بائیس صوبون کا دیوان ہوا پھر ۹۹۳ھ ہجری
مین چار ہزاری کا منصب اوسکو عطا ہوا اور ۹۹۷ھ ہجری تک اوس نے اپنے عہدہ کا کام
انجام دیا اور پھر بادشاہ سے بوجہہ ضعیفی کے گوشہ نشینی اختیار کرنے کی اجازت چاہی اور کہا
کہ اب موت کا زمانہ قریب ہے گنگاجی کے کنارہ جا بیٹھون اور باقی زندگی کا زمانہ پرمیشور
کی یاد مین گذارون مگر اکبر نے اجازت نہین دی۔ ٹوڈرمل بادشاہ کی حکم عدولی کو خدا کی
نافرمانی سمجھکر دربار مین حاضر ہوتا رہا مگر تھوڑے سے دن کے بعد اس جہان فانی سے رخصت
ہوا۔ یہ شخص راستی و مردانگی و معاملہ شناسی مین اوس زمانہ کے لوگون مین یکتا تھا بعض لوگ
کہتے ہین کہ تعصب کا غلام تقلید کا دوست اور دل کا کینہ ور تھا مگر اوسکی حرکات سے
ایسا ثابت نہین ہوتا تھا۔ اکبر کو جتنا اوسکی عقل و تدبیر پر اعتبار تھا اوس سے زیادہ امانت
و دیانت و نمک حلالی و وفاداری پر بھروسہ تھا باوجود اپنی لیاقت اور جان نثاری کے
اپنے تئین بڑہاتا نہین چاہتا تھا بلکہ اپنے مالک کے حکم پر جیوا اور اپنی جان و مال سے بیخبر ہوکر ہر
معرکہ مین جان توڑکر کام کرتا تھا اوسکی خوش انتظامی کا نتیجہ اکبر کے ہر سلسلہ انتظام مین دکھائی
پڑتا تھا اوسکے وقت سے پہلے ہندوؤن مین فارسی پڑہنے کا رواج نہین تھا مگر اوس نے
تمام قلمرو اکبر مین دفتر فارسی مین کردئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندو فارسی پڑہنے لگے اور

...ن کے ساتھ بادشاہی دربار مین عہدے پانے لگے اسی کیوقت سے اُردو کی بنیاد ... اور اکبر کے قلمرو مین جو اصلاح سکّہ مین ہوئی وہ بھی ٹوڈرمل کی وجہ سے ہوئی اُس نے حساب مین ایک رسالہ لکھا کہ جس مین گُر بنے ہوئے ہین اور اُن گرُون کو لوگ آج تک یاد کرتے ہین اوسکے نام سے ایک کتاب مخزن اسرار بھی مشہور ہے کہ جسمین دھرم گیان اسنان پوجا پاٹ وغیرہ ایک حصہ مین اور دوسرے مین دنیوی کاروبار کا بیان ہے ایسے اشخاص ہی یہ ثابت کرتے ہین کہ ہندوؤن مین باوجود گرنیکے بھی کتنا زور عقلی وعلمی وبہادری باقی تھی۔

اکبر کا ملکی انتظام۔ اکبر کی سلطنت مین سولہ صوبہ تھے الہ آباد۔ آگرہ۔ اودہ۔ اجمیر۔ گجرات۔ بہار۔ بنگال۔ دہلی۔ لاہور۔ ملتان۔ مالوہ۔ برار۔ خاندیش۔ احمدنگر۔ ٹھٹھہ سندھ اور کابل۔ ان مین سے صوبہ آگرہ سے ایک کروڑ چھتیس لاکھ چھپن ہزار دوسو ستاون روپیہ صوبہ دہلی سے ایک کروڑ پچاس لاکھ چالیس ہزار تین سو اٹھاسی۔ صوبہ برار سے ایک کروڑ تہتّر لاکھ چہتّر ہزار ایک سو سترہ روپیہ کی آمدنی تھی باقی صوبون سے ایک کروڑ سے پچاس لاکھ تک کی آمدنی تھی۔ ہر صوبہ مین ایک صوبہ دار سپہ سالار ہوتا تھا اوسکو کل اختیار ملکی اور فوجی حاصل تھا مگر وہ بادشاہ کی ہدایت کے موافق عمل کرتا تھا وہ چار یا پانچہزاری سے کم نہین ہوتا تھا اوسکے ماتحت دیوان وبخشی بارگاہ شاہی سے مستقل طور پر مقرر ہوتے تھے مال اور دیوانی کا کام دیوان کرتا تھا مفصلات کے عامل کارکن اور تحصیلدار جنکو کروڑی کہتے تھے دیوان کے ماتحت ہوتے تھے فوجداری کا کام بخشی کے تعلق تھا۔ ایک افسر میر عادل اور ایک قاضی بھی ہوتا تھا۔ قاضی مقدمہ کی کارروائی کرتا تھا اور قانون بیان کرتا تھا میر عادل حکم دیتا تھا بڑے بڑے شہرون مین ایک ایک کوتوال ہوتا تھا باقی چھوٹے چھوٹے شہرون مین افسران مال حاکم پولیس ہوتے تھے گانون کے لوگ خود اپنا بند وبست کرتے تھے۔

انصاف کے قاعدہ سب جم پہونچی تہے - بیڑی ڈالنے یا قید کرنے یا تازیانہ لگانے کی سزا
نہین ہوتی تہی جب تک خود حاکم صوبہ کا . . [illegible] کہ بادشاہ کے یہان سے منظور نہ کرلیا
موت کی سزا ہمیشہ بادشاہ کی منظوری سے ہوتی تہی جسم کے کسی عضو کا کاٹنا روا نہین تہا -
انصاف مین دیر نہین ہوتی تہی - بادشاہ خود بہی انصاف کرتے تہے شہادت باضابطہ پر
انصاف کا زیادہ انحصار تہا انتظام راہداری و مسافرون اور بیوپاریون کی حفاظت کے لئے
بڑے بڑے امیرون کو شاہراہین یعنی سڑکین تقسیم کی ہوئی تہین جنہین کہ وہ دورہ کرتے تہے
اور راہگیرون کو مدد دیتے تہے فوج کی تنخواہ نقد خزانہ سے دیجاتی تہی قبل تنخواہ دینے کے
ہر شخص کا حلیہ بادشاہ کے یہان لکہا جاتا تہا ہر گہوڑے و اونٹ و بیل و گاڑی پر نشان
لگایا جاتا تہا اور سب کی تنخواہ مقرر تہی اور مقررہ وقت پر دیجاتی تہی سپہ سالارون کو جاگیر
کا دینا کم کردیا گیا تہا اور جہان کہین کہ جاگیرین دیجاتی تہین وہان اونکی نگرانی بخوبی کیجاتی
تہی فوج مین دہ ہزاری اور پنجہزاری سے لیکر دس آدمیون کے حاکم یعنی منصب دار ہوتے
تہے وے لوگ اوتنی فوج کہ جتنی اونکے لئے مقرر تہی رکہ سکتے تہے اور اونکی تنخواہ خزانہ
سے ملتی تہی بعض اوقات یہ لوگ اوس فوج کا دسوان حصہ بہی نہین رکہتے تہے ان سب
منصب دارون کی فوج کا مجموعہ شاہی فوج ہوتی تہی جب یہ فوج لڑائی پر جاتی تہی تو بادشاہ
ایک شخص کو اوسکا سپہ سالار مقرر کرتا تہا اوسکے ماتحت اور بڑے بڑے افسر ہوتے تہے
مگر ان افسرون مین کوئی سلسلہ متابعت کا نہین تہا ہر شخص اپنے گروہ کا حاکم ہوتا تہا سوائے
بادشاہ کے بیٹون کے پنجہزاری سے زیادہ کوئی نہین ہوتا تہا اور کل فوج مین صرف تیس[۳۰]
پنجہزاری تہے کہ جنمین تین راجپوت راجہ بہی شامل تہے یعنی راجہ بہارا مل - بہگوان داس اور
مان سنگہ ہر ایک منصب دار کا فرض تہا کہ آدہے پیادے اور آدہے سوار رکہے پیادون

مین ایک چہارم کے پاس بندوقین ہوتی تہین باقی کے پاس تیرکمان ہوتے تہے سوای اِنکے احدی لوگ بہی ہوتے تہے وہ معمولی سوارون سے زیادہ تنخواہ پاتے تہے - جو سوار کے دریای سندہ کے اوس پار سے آتے تہے اونکو پچیس عـــــہ ماہواری ملتا تہا ہندوستانی سوارون کو بیس عـــــہ ماہواری ملتا تہا - بندوقچیون کے چہہ روپیہ اور تیراندازون کو ڈہائی روپیہ ماہواری ملتا تہا منصب داروں کی بڑی بڑی تنخواہین ہوتی تہین بعض کو پانچ پانچ ہزار روپیہ ملتا تہا اونکے عہدے موروثی نہین ہوتے تہے بلکہ ایک منصب دار کے مرنے پر بادشاہ اوس کے بیٹے کو کوئی معمولی عہدہ دیدیتا تہا - ابوالفضل کہتا ہے کہ اکبر کے یہان چالیس لاکہہ فوج تہی مگر یہ شاید مبالغہ ہے - بہت سی عمارتین جو اکبر کے وقت مین بنی تہین اب تک موجود ہین مثلاً فتحپور سیکری کے محل و درگاہ و مقبرہ ہمایون واقعہ دہلی و قلعہ آگرہ اوسی کے وقت مین الہ آباد و اٹک کے قلعے بہی بنائے گئے تہے چنانچہ قلعہ آگرہ سب سے زیادہ مشہور ہے یہ قلعہ پہلے سکندر لودی نے اینٹ - پتہر - چونہ سے تیار کرکے آگرہ کو دارالسلطنت بنایا تہا مگر اکبر نے اس قلعہ کو سنگین بنایا اور اوسکے خرچ کا یہ انتظام کیا کہ تین سیر غلہ فی جریب تمام ملک پر لگادیا قلعہ کی دیوار کا عرض تیس گز بیان کیا جاتا ہے اوسکی بلندی ساٹہہ گز اور چار دروازے ہین - تین چار ہزار آدمیون کی مدد پانچ برس تک جاری تہی اور تیس لاکہہ روپیہ اوس مین خرچ ہوا - اکبر کے یہان ہر صیغہ کا انتظام نہایت خوبی کے ساتہہ ہوتا تہا فضولخرچی کہین نہین ہوتی تہی اور اس انتظام کی خوبی یورپ کے مسافرون نے جو اوس وقت ہندوستان مین آئے تہے بڑی صراحت کے ساتہہ بیان کی ہے لشکر مین ہر قسم کا سامان و ہر قسم کے ڈیرے وخیمہ و قنات موجود ہوتے تہے یہ لشکر ایک میل مربع مین پڑتا تہا اور اوسکی شان و شوکت بیان سے باہر تہی - بادشاہ کی سالگرہ نہایت رونق کے ساتہہ ہوتی تہی چار چار بگہہ تک

زردوزی وریشمی قالین ومخمل کے فرش بچھتے تھے سونے وموتی وہیرے وجواہر کی کثرت سے
اوس مقام کی شان وشوکت دوگنی ہوجاتی تھی امیرون اور منصب دارون کو خلعت دئے
جاتے تھے بادشاہ سونے کی ترازو مین سونے۔ چاندی اور خوشبوؤن کے ساتھہ تلتے تھے
سونے چاندی کے بادام اون کے اوپر سے پھینکے جاتے تھے۔ بادشاہ اپنے تخت پر نگ رم
کے محل مین رونق افروز ہوتے تھے اور اون کے چارون طرف اون کے سردار بیٹھتے تھے کہ
جنکی پوشاکون اور زیورون کی نسبت سرطامس رو لکھتے ہین کہ مینے کبھی ایسی لاانتہا دولت
نہین دیکھی۔

اکبر کے ذاتی عادات —

اکبر بہت سادہ مزاج تھا اور بمقابلہ اور بادشاہون کے تزک شان کو کم پسند
کرتا تھا وہ اپنے تخت پر کھڑا ہوکر یا اوسکے نیچے بیٹھکر انصاف کرتا تھا رحم دل
اور عادل اور خلیق تھا خود ہنرون مین دستکاری رکھتا تھا کھانے پینے مین کمی کرتا تھا صرف
تین گھنٹے سوتا تھا عوام الناس کے ساتھہ بہت اخلاق برتتا تھا اور امیرون کی نذرون کے
مقابلہ مین عام کی نذرون کو زیادہ محبت کے ساتھہ قبول کرتا تھا اوسکے متعلقین اوس سے
محبت کرتے تھے اور اوس کا رعب مانتے تھے اور اوسکے دشمن سب اوس سے ڈرتے
تھے۔ اوسکی ہمیشہ یہ خواہش تھی کہ اپنی رعایا کی بہبودی مین مصروف رہکر لوگون کے دلون
کو اپنے ہاتھہ مین لون۔ باوجود ہزارون تفکرات اور پیچیدہ معاملات کے اوسکا مزاج کبھی
برہم نہین ہوتا تھا بلکہ وہ ہمیشہ خوش وخرم رہتا تھا وہ ہمیشہ وہ کام کرتا تھا کہ جس سے خدا
راضی ہو اور اپنی طبیعت کو دقیق مسئلون کے حل کرنے مین مائل کرتا تھا علم وعمل کی ترقی اور
دوسرون کی علم سے ہمیشہ فائدہ اوٹھانے اور اپنے علم یا واقفیت کو کمتر خیال کرکے ہر شخص کی
بات کو اس غرض سے سنتا تھا کہ شاید اوسکی زبان سے کوئی اچھی بات نکل آوے یا کسی اچھے

کام کا تذکرہ اوسکے کان تک پہونچے وہ باوجود اسقدر عقل وتمیز کے کبھی تحقیقات سے
درگذر نہین کرتا تہا اور رئیسون کے یہان تو فسانہ گو سلانے کے لئے آتے تہے مگر اکبر کے
یہان فسانہ گو اوسکو جاگتا رہنے کے لئے آتے تہے اوسکی تمام زندگی اندرونی وبیرونی ریاضت
ونیکی مین گذرتی تہی وہ نہ کبھی اپنا وقت ضائع کرتا تہا نہ کسی فرض کے پورا کرنے مین غافل رہتا
تہا اوسکا ہر کام خدا کی عبادت خیال کیا جاتا تہا اور ہمیشہ خدا کا شکر ادا کرتا رہتا تہا اور اپنی برتاؤ کی اوپر
نظر رکہتا اوسکا کام تہا کہ علی الصباح جب آفتاب نکلتا تہا۔ دوپہر کیوقت جب اوسکی پوری
روشنی ہوتی تہی شام کیوقت جب وہ غروب ہوتا تہا اور آدہی رات کے وقت جب
وہ چڑہنا شروع ہوتا تہا تب اوس کی بندگی کرتا تہا وہ مہینون گوشت نہین کہاتا تہا اور نہ
خواہش نفسانی کو روکتا تہا اور اکثر اوقات چوبیس گہنٹہ مین ایک دفعہ سے زیادہ نہین
کہاتا تہا۔ رات کو تہوڑی دیر اور پہر صبح کے وقت تہوڑی دیر سوتا تہا باقی تمام رات کام کرنے
اور علما وصوفیون سے گفتگو کرنے مین گذارتا تہا۔ صبح ہونے سے آدہ گہنٹہ پہلے اکیلا خدا
کی بندگی کرتا تہا پہر ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے تہے تمام دن رات مین دو دفعہ بادشاہ
کے پاس ہر شخص جاسکتا تہا جب کسی افسر سلطنت کو کسی معاملہ مین ہدایت درکار ہوتی تہی تو
وہ بادشاہ کے پاس بلاتکلف جاسکتا تہا" جو ہدایات کہ اکبر نے سپہ سالارون فوجدارون
اور کوتوالون وغیرہ کو جاری کین وہ سب اوسکی دانشمندی کو پورے طور پر ثابت کرتی
ہین مثلاً سپہ سالارون کی ہدایت مین یہ لکہا ہے سپہ سالار خدا کو خوش کرنے کی ہر طرح پر
کوشش کرین اور رعایا کی بہبودی کا پورا خیال رکہین ہر شخص کے حفظ مراتب کا لحاظ رکہین
لوگون کی مزاج دانی کرین بدزبانی سے باز رہین انصاف کرتے وقت صرف گواہون کی
شہادت یا بیانات حلفی پر اکتفا نہ کرین بلکہ ہر طرح پر تحقیقات کرکے اصلیت کو دریافت

کرین انصاف کرنے مین دیر نہ کرین خداپرستون اور درویشون کی صحبت اختیار کرین۔
عاقلون کے ساتھ بیٹھین ہرشخص سے بےتکلف نہ ہون۔ میرعادل وقاضی کے لئے
ہدایت تھی کہ وہ بلا رو رعایت وبلا طمع نفسانی کے انصاف کرے تحقیقات مین ہرقسم کی
کوشش عمل مین لاوے ظالم اور مظلوم مین تمیز کرے شروع تحقیقات مین واقعات مقدمہ کے
دریافت کرکے اوسکے ہررگ وپہلو کو جانچے ہرگواہ کا اظہار علیحدہ علیحدہ تحریر کرے معاملہ
پر پورا غوص کرکے اصلیت کو دریافت کرلے۔ کوتوال کے لئے ہدایت تھی کہ وہ چوکی۔
پہرے سے ایسا ہوشیار رہے کہ لوگ آرام سے سووین شہر کے ہرمحلہ وگلی کی خبر رکھے
ہرشخص کے چال چلن سے واقف ہو گلیون اور بازارون کو صاف رکھے بیکارون کو کسی
ہنر مین لگاوے اگر وہ چور کو پکڑ کر مال مسروقہ برآمد نہ کریگا تو خود مال کی قیمت کا ذمہ دار
ہوگا اوسکا فرض تھا کہ نرخ بازار کو اعتدال پر رکھے کسی شخص کو شہر کے باہر غلہ خریدنے کو
نہ جانے دے امیرون کو روزمرہ کی ضروریات سے زیادہ نہ خریدنے دے وزنون و
باٹون کا نگران رہے شراب خواری کو روکے زاہدون و درویشون کی حفاظت کرے اور
اون لوگون کی جو درویش بنکر رعایا کو لوٹتے ہین نگرانی رکھے۔ عورتون کے نہانے کی گھاٹ
وکنوئین مردون کے گھاٹون وکنوئون سے علیحدہ رکھے کسی عورت کو اوسکی مرضی کے خلاف
ستی نہونے دے لاوارث مال کی حفاظت کرے۔ مالگذار کے لئے ہدایت تھی کہ وہ اپنے
تئین کاشتکارون کا دوست سمجھے اور اپنے کام مین راستی کو دخل دے اور ایسی جگہ
پر کام کرے جہان ہرشخص اوسکے پاس پہونچ سکے کاشتکار کو جب ضرورت ہو روپیہ
قرض دے اور اونکی آسایش کے موافق اون سے روپیہ وصول کرے۔ جب کسی گاؤن
مین وہان کے مقدم کی کوشش سے کاشت مین ترقی ہو تو اوسکو فی بیگہ آدھا بسوہ زمین دے

ہر قسم کی پیداوار سے واقفیت حاصل کرے۔ ہر کاشتکار سے واقفیت پیدا کرے اگر کاشتکار زر نقد نہ دیسکے تو غلہ بذریعہ کنکوت یا بٹائی یا کھیت بٹائی یا لنگ بٹائی کر لے مالگذاری وصول کرنے مین سخت مزاجی کو دخل نہ دے۔

اکبر کے صوبون کی حالت۔ جو حالت کہ ملک کے مختلف صوبون کی اکبر کیوقت مین تھی وہ بھی یہان کی ترقی کی شاہد ہے۔ بنگال مین پانچ پانچہزار روپیہ کی تیاری کے بانس کے مکانات بنتے تھے۔ سَن کے قالین ایسے نفیس ہوتے تھے کہ گویا ریشم کے بُنے ہوئے ہین۔ ہیرے۔ زمرد۔ موتی وغیرہ غیر ملکون سے بنگال مین بکثرت آتے تھے چاٹگام تجارت کی بڑی جگہہ تھی وہان پر عیسائی اور اور لوگ تجارت کے لئے آتے تھے سونار گانون مین خاصا اور بربکاباد مین تنزیب جسکو گنگاجل کہتے تھے تیار ہوتی تھی شریف آباد کے بیل پندرہ پندرہ من بوجھ اوٹھاتے تھے۔ اوڑیسہ مین ایک سو اونیس قلعے تھے کٹک مین راجہ مکند دیو کا محل نو درجون کا تھا۔ پوری مین جگناتھ جی کا مندر اوس وقت بھی ایسا ہی متبرک سمجھا جاتا تھا جیسا اب سمجھا جاتا ہے اور اوس وقت مین بھی اتنا ہی بھوگ لگتا تھا کہ جتنا اب لگتا ہے بتیس ہزار آدمی جیسکہ اب بھوجن کرتے ہین جب بھی بھوجن کرتے تھے ابوالفضل اوسکو سات سو چھتیس برس کا بنا ہوا کہتا ہے۔

صوبہ بہار مین کاشت بہت ہوتی تھی وہان کا چانول ضرب المثل تھا گھی پان کی ویسی ہی کثرت تھی جیسکہ اب ہے کاشتکار لوگ عمدہ عمدہ کپڑے پہنکر اپنی مالگذاری داخل کرنے آتے تھے ہاتھی بکثرت ہوتے تھے۔ لوگون کو کشتیان بنانے مین بڑی دستکاری تھی۔ رنگین شیشہ اور کاغذ بھی بہت تیار ہوتا تھا۔ گیا مین جو اوس زمانہ مین بھی بڑا متقدس مقام تھا جواہرات کی بڑی تجارت ہوتی تھی۔ سرکار مونگیر مین ایک دیوار دریای گنگا سے پہاڑ تک بطور حد

فاصل بہار اور بنگال کے بنی ہوئی تھی۔ صوبہ الہ آباد مین ہر قسم کے پھل اور پھول و خربوزہ
و انگور ہوتے تھے۔ بنارس۔ جلال آباد و مئو مین چھینٹ اور مرغول کپڑا بنتا تھا۔ جونپور اور
ترول مین قالین بنتے تھے۔ بنارس مین سنسکرت پڑھنے کے لئے دور دراز سے لوگ
آتے تھے۔ کالنجر کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے بڑا مشہور تھا وہان پر آبنوس بہت ہوتا
تھا۔ صوبہ اودہ مین کاشت بہت ہوتی تھی۔ وہان کا چانول خوشبو کے لئے مشہور تھا پھل
و پھول بکثرت ہوتے تھے۔ بہرائچ مین حبیب سالار کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے تھے
اودہ۔ لکھنؤ۔ نیکھار۔ بلگرام بڑی رونق کی جگہہ تھین۔ صوبہ آگرہ مین بھی کاشت بہت
ہوتی تھی یہان پر خوشبودار پھول۔ پان۔ اور خربوزے اور انگور بکثرت ہوتے تھے شہر آگرہ
بڑا شہر تھا جمنا کے دونون طرف پانچ کوس تک خوشنما مکانات و باغ تھے کہ جنمین ہر ملک
کے لوگ رہتے تھے اور ہر موسم کی پیداوار موجود تھی۔ قلعہ سنگ سرخ کے اندر جو اکبر نے بنایا
تھا پانسو مکانات پتھر کے موجود تھے دریا کے دوسری طرف چہار باغ تھا۔ فتح پور سیکری کے
قلعہ کے اندر بہت شاندار مکانات تھے چہار و لطف باغات و مکانات و پہاڑ پر ایک مسجد
و مدرسہ و شہر کے پاس ایک جھیل بارہ کوس مین اور ایک جنگل تھا آگرہ مین ہر قسم کے کاریگر
موجود تھے یہان پر عمدہ ململ اور باریک کپڑا بہت بنتا تھا۔ بیانہ کے آم اور مصری مشہور
تھی وہان ایک کنوان تھا کہ جسکے پانی سے شکر کے گیند وڑے بنکر دور دور جاتے تھے۔
گوالیار کے گانیوالے مشہور تھے تان سین کو اکبر نے ایک کروڑ دام یعنی ڈھائی لاکھ روپیہ
۳۵
انعام دیا۔ بیرت مین ایک تانبے کی کان تھی کہ جس مین ایک من کچی دہات سے پینتیس
سیر تانبا نکلتا تھا۔ مالوہ کے دریا و جھیلون و ملک کی رونق و شادابی کی بھی اوس زمانہ
مین بڑی تعریف تھی۔ شب مالوہ ہمیشہ سے مشہور چلی آئی ہے دونون فصلین اچھی ہوتی

تہین گیہون - پوست - نیشکر - خرپوزہ - انگور وہان بکثرت ہوتے تہے - اجین کی پاس
ایک مقام گدہا تہا کہ جہان کے کاشتکار اپنی مالگذاری مین مہرین اور ہاتہی دیتے تہے -
چندیری مین چودہ ہزار مکانات پتہر کے تہے - تین سو چوراسی بازار و تین سو ساٹہہ سرائین
اور بارہ ہزار مسجدین تہین - منڈو مین املی - نارجیل کے موافق ہوتی تہی - صوبہ خاندیش
مین پہول - پہل و چاول و پان بہت ہوتے تہے - برہان پور کے باغون مین چندن ہوتا
تہا - صوبہ برار مین ایک مقام بیرگدہ تہا کہ جہان ہیرے کی کان تہی - آندور اور ترل مین
فولاد کی کانین تہین صوبہ گجرات مین آم اسقدر افراط سے ہوتا تہا کہ کل صوبہ کو باغ انبہ کہنا
چاہیئے وہان کے نقاش اور کاریگر مشہور تہے - خوبصورت دواتین اور ڈبیان اور مخمل و
کپڑا مثل ترکستان و یورپ و فارس کے بنتا تہا جواہرات کی بڑی تجارت ہوتی تہی احمد آباد مین
ہر ملک کی چیزین ملتی تہین پہلے تین سو ساٹہہ اور پہر چوراسی پورے تہے کہ جہان ایکہزار مسجدین
تہین کہمبے مین مختلف قسم کے سوداگر جہاز لاتے تہے سورت تجارت کی بڑی جگہہ تہی پارسی لوگ
وہان رہتے تہے - صوبہ دہلی مین فارس و تاتار و ہندوستان کے میوہ جات پیدا ہوتے
تہے ہر قسم کی عمارتین پتہر و اینٹ کی موجود تہین اور ہر ملک کی چیزین دستیاب ہوتی تہین -
ابوالفضل کہتا ہے کہ شہر دہلی کئی جگہہ آباد ہوا اور اوجڑا سلطان قطب الدین و شمس الدین
التمش رائے پتہورا کے قلعہ مین رہتے تہے غیاث الدین بلبن نے ایک دوسرا قلعہ بنایا
کہ جسمین بہت سی شاندار عمارتین تہین اور اوس نے یہ قانون جاری کیا کہ جو کوئی اوس قلعہ مین
پناہ لیوے وہ سزا سے بچ جاوے پہر معزالدین نے کنگلوکہیری جمنا کے کنارہ پر بنائی -
اسی کو امیر خسرو نے قران السعدین مین بیان کیا ہے مقبرہ ہمایون اوسکے پاس ہی ہے پہر سلطان
علاوالدین نے ایک نیا شہر اور قلعہ جسکو سری کہتے ہین بنایا سلطان تغلق نے تغلق آباد

بسایا اور اسکے بیٹے محمد تغلق نے دوسرا شہر بنایا فیروز تغلق نے فیروزآباد بسایا کہ جس مین وہ جمنا سے نہر لے گیا پہر دین پناہ بنایا گیا اسکے بعد شیر خان نے دوسری دہلی بسائی مگر یہہ بہی اب ویران ہے گو کچہہ کچہہ کی اسیقدر پرستش ہوتی تہی جیسیکہ اب ہوتی ہے کل صوبہ دہلی بڑا شاداب تہا بعض مقامون پر سال مین تین تین فصلین ہوتی تہین صوبہ لاہور بہی بڑا آباد تہا وہان پر ایران و توران کی اشیا پیدا ہونے لگین تہین کشمیر و کابل و بدخشان سے خربوزہ اور پہاڑی برف آکر بکتی تہی وہان کے گہوڑے مثل اعراق کے گہوڑون کے مشہور تہے۔ لاہور مین ہر ملک کے لوگ اور ہر قسم کے کاریگر موجود تہے نمک جیسے اب نکلتا ہے ویسے ہی پہاڑون سے نکلتا تہا ایک دام یا دو دام فی من فروخت ہوتا تہا اور زمیندار دس دام یک بوجہہ پر اور سرکار ایک روپیہ اٹہارہ من لیتی تہی نگرکوٹ ویسی ہی پرستش کی جگہہ تہی جیسیکہ اب ہے۔ جوالا مکہی کی بابت ابوالفضل کا خیال ہے کہ یہ شعلہ قدرتی پہاڑ مین سے نکلتا ہے کوئی خاص معجزہ کی بات نہین ہے۔ صوبہ کشمیر کی شادابی و رونق اور وہانکی پیداوار کی تعریف جیسی کہ جب تہی ویسی ہی اب ہے یہان کے پشمینہ کے دوشالے ہر ملک مین جاتے تہے۔ چورون و فقیرون کا نام نہین تہا۔ پانچ پانچ منزل کے مکان تہے ہر قصبہ مین کاریگر موجود تہے لوگ کشتیون پر تجارت کرتے تہے وہان کے بڑہئی مشہور تہے۔ لوگ سوج پترون پر لکہتے تہے۔ رشی ایشور کی پوجا کرتے تہے کسی سے کچہہ نہین مانگتے تہے بلکہ مسافرون کی آسایش کے لئے پہل دار درخت لگاتے تہے۔ سرینگر ہمیشہ سے پٹوا اور دوہان کے لئے مشہور تہا۔ پنپور مین بارہ ہزار بیگہہ مین زعفران ہوتی تہی کشمیر کے متعلق کابل و قندہار تہا قندہار مین محصول انگور کی کاشت پر مثقالون کے حساب سے لیا جاتا تہا۔ کابل مین میوہ جات بافراط کی بہت کثرت تہی شہر کابل بڑا خوبصورت شہر تہا۔

تعلیم وغیرہ۔ اکبر کے وقت مین مدرسہ جات اور کالجون مین تعلیم بلحاظ حالت یا مذہب
طلباء کے بخوبی ہوتی تھی اور اخلاق اور حساب اور زراعت واقلیدس ونجوم وطریقہ انتظام
وعلم طبعی وتواریخ وغیرہ مین سبکو تعلیم دیجاتی تھی۔ ہندوؤن کو ویاکرن اور ویدانت اور پاتنجل
پڑہایا جاتا تہا اور شروع مین ہی جب طالبعلم حروف ملانے لگتا تہا تو اوسکو ایسے مصرع بتلائے
جاتے تہے کہ جنمین کوئی بات اخلاق کی ہو شادی صغیر سنی کے روکنے کے لئے بادشاہ کی
طرف سے ۲ دو آدمی مقرر تہے ایک عورت کی اور ایک مرد کی حیثیت کو دریافت کرتا تہا شادیون
پر محصول لیاجاتا تہا پانچہزار سے ایک ہزار کے منصب دار سے دس مُہر۔ نو سے پانچ سو تک
کے منصب دار سے چار مُہر۔ پانچ سو سے ایک سو تک کے منصب دار سے ۲ دو مُہر۔ اسّی سے
بیس تک کے منصب دار سے ایک مُہر اور دیگر رئیسون سے چار روپیہ۔ اوسط درجہ کے
آدمیون سے ایک روپیہ اور عوام الناس سے ایک دام لیاجاتا تہا۔ اکبر کے وقت مین کنوؤن
سے پانی کہینچنے کی کلین اور جہاز بہی بنتے تہے یہ جہاز افریقہ اور روم اور دیگر عیسائی ملکون کو
جاتے تہے کشتیون پر بازار وباغ لگائے جاتے تہے جہازون اور ملاحون کی نگرانی کے لئے افسر
مقرر تہے الہ آباد۔ لاہور۔ بنگال اور سندہ سے جہاز برابر جاتے تہے جو مال کہ آتا تہا اور باہر
جاتا تہا اوس پر بہت تہوڑا محصول لیاجاتا تہا پیداوار اوس زمانہ مین بمقابلہ حال کے بہت
زیادہ تھی اور نرخ ارزان تہا عمدہ سے عمدہ زمین مین اٹھارہ من گیہون اور اوسیقدر جَو اور
سترہ من چانول۔ تیرہ من جوار ہوتی تہی اوسط پیداوار گیہون وجَو کی تیرہ من فی بیگہہ وچانول
کی اسیقدر اور جوار کی دس من تیرہ سیر تہی گیہون بارہ دام فی من جَو آٹھہ دام فی من اور اول
درجہ کے چانول سو دام فی من مونگ اٹھارہ دام فی من جوار دس دام فی من باجرہ آٹھہ دام
فی من دال اٹھارہ دام فی من سے بارہ دام فی من تک میدا بائیس دام فی من گہی دو سو پانچ ۲۰۵

دام فی من تیل اسّی دام فی من دہ ود ہ پچیس دام فی من گڑھ چھتیس دام فی من شکر ایکسو انہتّر دام فی من بکتی تہی نمک سولہ دام فی من تہا آچار دو دام فی سیر کے قریب بکتے تہے بکریکا گوشت چھ ون دام فی من تہا انار ساڑہے چہہ روپیہ سے پندرہ روپیہ تک اور کشمیری انگور ایکسو آٹہہ دام فی من بکتے تہے ہر قسم کے میوہ جات مثلاً آم - انناس - کیلہ - شریفہ - خربوزہ - تربوز کھجور - نارجیل - اخروٹ اور ہر قسم کے ساگ وترکاریان کثرت سے ہوتی تہین خوشبو کی چیزین جو اب رائج ہین سب رائج تہین اور مشک ایکروپیہ تولہ سے ساڑہے چار روپیہ تولہ تک بکتا تہا ہر قسم کے پہول ملک مین ہوتے تہے - نئے نئے کام فارس - چین - یورپ کے لوگون کو بلا کر اس ملک کے لوگون کو سکہائے گئے تہے لاہور مین دوشالے بنانیکے ایک ہزار کارخانے موجود تہے - مختلف قسم کے زربفت اس ملک مین بنتے تہے اور یورپ سے بہی مخمل - زربفت - زری اور طاش کے کپڑے آتے تہے ایک ایک تہان کی قیمت ساٹہہ سے ستّر مہر تک ہوتی تہی ریشمی کپڑا یہان پر بہی بنتا تہا اور ہرات - مشہد اور یورپ وغیرہ سے بہی آتا تہا اور ایک تہان کپڑے کی قیمت چار چار مہر تک ہوتی تہی روئی کا کپڑا بیشتر یہین بنا جاتا تہا اور اوسکی نفاست اس سے ظاہر ہوگی کہ خاصا تین روپیہ سے پندرہ مہر تہان تک کا ململ چار روپیہ سے پانچ مہر تہان تک کی تن سکہہ وگنگا جل بہی اسی قیمت کا چوتر دو روپیہ سے نو مہر تک کا بافتہ ڈیرہ روپیہ سے پانچ مہر تک کا ڈوریہ وبہادر شاہی چہہ روپیہ سے دو مہر تک کی بنتی تہی غریبون کے لئے چہینٹ وگزی وسلاہٹی بکثرت ہوتی تہی اور ان چیزونکی قیمت ۲ دام سے ڈیرہ روپیہ گز تک ہوتی تہی پشمینہ بہی بہت بنتا تہا تا گوری - لاہوری پشمینہ کا تہان دو روپیہ سے ایک مہر تک سوف چار سے پندرہ مہر تک ہوتا تہا دوشالے دو روپیہ سے آٹہہ مہر تک کے بنتے تہے سرپیچ ۸ سے چار مہر تک کے جامہ وار بہی اسی قیمت کا ہوتا تہا

کمل ولوئی وٹوپیان بہی بنتی تہین کمل دس دام سے دو روپیہ تک کے اور پٹو ایک روپیہ سے
دس روپیہ تک کے ہوتے تہے علاوہ ازین بہت ساکپڑا جسکا رواج جاتا رہا بنتا تہا مثلاً مطبق
مشجر فرہنگی ۔ کورتہ وار ۔ گجراتی ۔
فن خوشنویسی ونقاشی ومصوری بہی ترقی پر تہا ۔ محمد حسین کشمیری کہ جسکا خطاب زرین قلم تہا
نستعلیق مین بہت کامل تہا ۔ بادشاہ کے یہان روزمرہ ایک نہ ایک لایق آدمی کتاب
پڑہتا تہا اور اخلاق ناصری ۔ گلستان ۔ بوستان ۔ شاہنامہ ۔ کلیات ملا جامی ۔
کیمیای سعادت روز پڑہی جاتی تہی بہت سی کتابون کا سنسکرت سے فارسی وہندی مین
ترجمہ ہوا ۔ امیر فتح اللہ شیرازی وکشن جوشی وگنگا دہر و مہیش و مہانند و ابوالفضل نے زائچہ
جدید کا فارسی سے ہندی مین ترجمہ کیا اور مہابھارت کا باہتمام نقیب خان و مولانا عبد القادر
بدایونی و شیخ سلطان تہانیسری کے فارسی مین خلاصہ کیا اور نام اوس کا رزم نامہ رکہا ۔
رامایین و اتہروَن وید کا ترجمہ حاجی ابراہیم سرہندی نے کیا فیضی نے اپنی لیاقت سے اپنے
تئین اکبر کے دربار کا ایک رکن بنا کر ملک الشعراء کا خطاب پایا تہا بعض لوگ کہتے ہین کہ
اوس نے بنارس مین ایک بڑے پنڈت کی خدمت کر کے سنسکرت پڑہی اور ہندو بنکر اوسکے
گہر رہا رخصت ہونے کے وقت اپنی قومیت ظاہر کی اور اپنے قصور کی معافی چاہی چنانچہ پنڈت
نے افسوس کیا مگر اوسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تہا اور اوس سے یہ عہد لیکر کہ گایتری
اور ویدون کا ترجمہ نہ کرنا رخصت کیا مگر اس قصہ کے مستند ہونے مین کلام ہے تاہم اس مین
کوئی شبہ نہین کہ فیضی فارسی اور سنسکرت دونون کا فاضل تہا اوس نے لیلاوتی کا جو سنسکرت
مین مشہور کتاب علم حساب کی ہے ترجمہ کیا مہابھارت کے پربون کو بہی فارسی مین لکہا مگر اوس کی
سب سے مشہور کتاب جو سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کی گئی قصہ نلدمینتی ہے فیضی کے ترجمہ

بھگوت گیتا سے چند شعر نقل کرتے ہین جس سے ثابت ہوگا کہ ترجمہ نہ صرف صحیح ہے بلکہ مترجم نے اپنی طبیعت کی نیکی وخوبی کو برابر دکھلایا ہے **شعر**

عجائب درختے است این کائنات	کہ بخش بہ بالاست اینخوش صفات
ہمہ شاخہا سوی پائین عیان	ورقہا ی بید است ہر برگ آن
ولے پائدار است و ناپائدار	بنا شد چو آب روانش قرار
بود بید دان ہر کہ این راز یافت	تہہ کار آن مائیہ ناز یافت
تماشہ کن او را درین کہنہ کاخ	بہر شاخ باشد پراگندہ شاخ
زگن شاخہا یش نموی کند	ز آز و ہوا سر خرو مکند
دگر نہ کند میل بالا روی	بمغز سخن رس کہ عارف شوی

ہری ونش پوران کا بھی اکبر نے فارسی مین ترجمہ کرایا اسی بادشاہ کے وقت مین ایک تاریخ ایک ہزار برس کی نقیب خان وغیرہ نے تیار کی۔ نقاشون اور مصورون کو بہت انعام دیا جاتا تہا۔ میر سید علی تبریزی وخواجہ عبدالصمد شیرازی و دسونت کہار وبساون و کیسولال ومکند وغیرہ مشہور نقاش تھے۔ کتابون پر بہت سی تصویرین بنائی جاتی تہین چنانچہ قصہ امیر حمزہ پر جو بارہ دفترون مین تہا ایک ہزار چار سو تصویرین بنا کر ایک کتاب مین رکھی گئین۔ ہر قسم کے ہتیار وزرہ بکتر بھی بنتے تھے اور نصف روپیہ سے پندرہ مہر تک کی تلوارین وایک مہر تک کی کٹار و چار آنہ سے تین مہر تک کی کمان وتیس روپیہ دستہ تک کے تیر تیار ہوتے تھے بندوقین ایسی بنائی جاتی تہین کہ اونکے پھٹنے کا احتمال نہین ہوتا تہا۔ ہاتھی۔ اونٹ۔ بیل۔ خچر وگھوڑے ہر قسم کے بافراط موجود تھے بیل کہیتی وگاڑی کے کام مین ہاتھی واونٹ سواری وباربرداری کے کام مین آتے تھے ہاتہیون کی قیمت

سو روپیہ سے لاکھہ روپیہ تک ہوتی تھی پانچہزار اور دس ہزار کی قیمت کے ہاتھی عام طور پر
فروخت ہوتے تھے ہاتھیون کو بہت سے کرتب سکھائے جاتے تھے بھینسے سرکار مین پانچ
کھینچے مین لگائے جاتے تھے بعض بعض گئوئین پندرہ پندرہ سیر تک بھینسین تیس سیر دودھ
تک دیتی تھین ملک مین ہر قسم کی عمارت موجود تھی اور جو مصالحہ اب عمارت کے کام مین
آتا ہے وہ پہلے بھی آتا تھا مگر قیمتون مین بڑا فرق تھا مثلاً فتحپور کا پتھر سُرخ تین دام فی من
بکتا تھا۔ اینٹین قسم اول کی تیس دام فی ہزار بکتی تھین لکڑی شیشم کی قریب پندرہ دام ایک
گز الٰہی لمبی وسات تسو موٹی و آٹھہ تسو چوڑی ملتی تھی شیشہ روپیہ کا سوا سیر بکتا تھا۔ اول
قسم کے معمارون و بڑھیون کو سات دام روز ملتا تھا باقی کو چھہ دام سے دو دام تک ملتا
تھا جو سنگتراش پھول پتے کاٹتے تھے اونکو چھہ دام فی گس کے حساب سے مزدوری ملتی
تھی بہشتیون کو دو دام سے تین دام تک اور عام مزدورونکو دو دام روز ملتا تھا۔
اکبر کے وقت مین ایک جہاز دریای راوی سے لاہور کے نیچے سے چھوڑا گیا اور وہ ٹھٹھہ
مین جا ملا۔ ایران کا ایلچی لاہور سے ایران کو جہاز مین گیا۔ ایک جہاز ایسا تیار کیا گیا تھا کہ
جسمین پانچہزار من بوجھہ آسکتا تھا یہ جہاز ۱۰۰۲ ہجری مین راوی کے کنارہ پر تیار ہوا تھا۔
اُسکا مسطول پینتیس گز الٰہی تھا اور اوسمین دو ہزار نوسو چھتیس ۲۹۳۶ بڑے بڑے شہتیر سال کے
لگے ہوئے تھے دوسرا جہاز جو ۱۰۰۴ ہجری مین تیار ہوا وہ پندرہ ہزار من بوجھہ اوٹھا سکتا تھا
اُسکا مسطول سینتیس ۳۷ گز کا تھا اور اوسکی تیاری مین سولہ ہزار تین سو اڑتیس روپیہ خرچ ہوئے
تھے یہ تمام ترقی اکبر بادشاہ اور اوس کے مشیرون کی لیاقت کی وجہ سے تھی۔ چنانچہ
چند مشیرون کا اختصار کے ساتھہ ذکر کیا جاتا ہے۔ ابو الفضل۔ فیضی۔ راجہ ٹوڈرمل۔ راجہ
مان سنگہ۔ راجہ بیربل کے نام اکبر کے نام کے ساتھہ ہر شخص کی زبان پر ہین ابو الفضل کی

انشا پردازی اور لیاقت سے ہر شخص واقف ہے یہ شخص بڑا مزاج شناس تھا۔ آئین اکبری سے ثابت ہوتا ہے کہ کیسے ایک شخص غیر قوم اور غیر مذہب کے لوگون کے اصول مذہبی سے اسقدر واقفیت صحیح صحیح پیدا کرسکتا ہے۔ آئین اکبری مین ہر ایک کارخانہ و ہر ایک معاملہ و کل جمع خرچ و سلطنت کے ہر صوبہ کے طریقۂ انتظام و مشہور مقام و پیداوار کا اس صراحت کے ساتھ حال بیان کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے انگریزی گزیٹیرون مین بھی مشکل سے ملتا ہے ہندوؤن کے عقائد و علوم و دقیقون کی تصریح یہ تبلاتی ہے کہ اس شخص نے کتنی محنت کی ہوگی اور جس طریقہ سے ہر چیز بیان کی گئی ہے وہ نہایت صحیح اور بلا کسی قسم کے تعصب کے ہے اور تحقیقات اتنی کامل ہے کہ معمولی ہندوؤن کو توکیا پنڈتون کو بھی اتنی معلومات نہین ہوتی۔ خود ابو الفضل آئین اکبری مین لکھتا ہے کہ مین نے ہند و عقلا کی صحبت بہت کی ہے اور ہر فرقہ و مذہب کے مسئلون کو معلوم کرکے اس کتاب مین اس غرض سے لکھا ہی کہ آئندہ کے عقلا افلاطون و ارسطو و صوفیون کے مسائل سے اونکا مقابلہ کرکے بلا دخل دینے تعصب کے یہ معلوم کرسکین گے کہ حقیقت کیا چیز ہے ہندوؤن کی کتابون مین بہت بے بہا اور اعلیٰ ہدایتین ہین۔ "مین اپنے مضمون کو کیسے ادا کرون جب کہ مین کار دنیا مین غرق ہون" ہندوؤن کی بابت وہ کہتا ہے کہ "ساکنان این مرز بوم حق طلب مہربان دل غریب دوست شگفتہ رو کشادہ پیشانی دوستدار دانش محب ریاضت انصاف پژوہ قناعت گزین کار آور کارگزار نمک شناس حقیقت مند وفادوست۔ گوہر این گروہ روز سختی فروغ دیگر دہد۔ و سپاہ این دیار میدان گذاشتن نشناسد چون دشواری فرا پیش آید از اسپان دور تر فرود آمدہ دل بجانفشانی گردند و عار گریختن را سخت تر از قالب تہی کردن شمارند و برخے اسپان پے کردہ بہ پیکار درآیند و رکمتر زمانے دشوار

کارہا بآسانی یاد گیرند و از اوستادان برگذارند و در جویائی رضامندی ایزدی جان و
تن کاستہ نقد زندگی بشگفتگی در بارند و ہمگین مردم بہ یگانگی ایزد گرایند و آنکہ پیکری سنگ
یا چوب و چیز آنرا بزرگ داشت نمایند و سادہ لوح بت پرستی انگارند چنین است
نگارندۂ اقبالنامہ با بسیاری دانش منشان راست گذار سراز کوی تشستہ روشن شد کہ
پیکر برخی رسیدگان بارگاہ تقدس را وجہہ سمت برسازند و اندیشہ را از پراگندگی بازدارند
و پرستش ایزدی را ناگزیر اندیشند و در ہمگین عبادات و عادات از آفتاب عالم افروز یاوری
جویند و قدسی ذات دادار بیہمال را از کاکرد نر تر شمرند برہما را بالفتح را و ہای خفی و میم و الف
کہ لختی حال او در آغاز این نامہ گذشت آفرینندہ دانند و پرورندہ و برپا دارندۂ آفرینش
را لبشن بکسر با و سکون شین منقوطہ و نون انگارند و نیست گردانندہ را رُدّر بضم را و سکون
دال و را برشناسند و آنرا مہادیو نیز گویند - گروہی بدان خیال کہ ایزدان بیچون بدین سہ
قدسی پیکر برآمد و از ان گروہی بدامن تقدس نشیند بدان سان کہ نصاری مسیح را برگذارند
و طایفہ برین کہ بشری نفوس از ایزدی پرستش و شایستہ سگالی و نیک کرداری بدین والا
مایگی رسند بے تکلف ایزد و پردی و نفس دشمنی در این مردم را و ان پایہ پیدایی دارد
کہ در کشور ہا کمتر نشان دہند ""
ترجمہ - اس زمین کے باشندے خدا پرست مہربان دل غریب دوست ہنس مکھ
کشادہ پیشانی عقلمند محنت کش منصف مزاج صابر جفاکش کارگذار نمک حلال سچی وفادار
ہین سختی کے وقت مین اونکی اصلیت ظاہر ہوتی ہے میدان جنگ مین پیٹھہ دینا نہین
جانتے ہین جس وقت مشکل پیش آتی ہے تو پیادہ پا ہوکر اپنی جان دینے کو تیار ہوجاتی
ہین اور بہاگنے کی بدنامی کو مرنے سے زیادہ سخت گنتے ہین اور بعضے گہوڑونکی کو نخین

کاٹ کراڑنے کو آتے ہین اورمشکل کامون کو تہوڑے دنون مین آسانی سے یاد کرلیتے
ہین بلکہ اون کامون مین اوستادون سے بہی فوق لیجاتے ہین ایشور کے خوش کرنیکے
واسطے اپنی زندگی کو بخوشی دیدیتے ہین سب لوگ ایشور کو ایک مانتے ہین اور اگر
لوگ پتہر و لکڑی کی مورتی یا کسی اور چیز کی تعظیم کرتے ہین تو اوسکو بیوقوف آدمی تو بُت
پرستی جانتا ہے مگر مصنف نے بہت سے عقلمندون سے معلوم کیا ہے کہ تصویر بعض خدا
پرستان مقبول بارگاہ کو وسیلہ اپنی دلجمعی کا کیا ہے تاکہ اون کا دل دوسری طرف منتشر
نہ ہو اور پرستش خدا کی ضروری سمجہتے ہین۔ تمام اپنی عبادت اور عادتون مین اوسی سے مدد
ڈہونڈہتے ہین اور اوسی کی پاکی کو سب سے برتر سمجہتے ہین اور برہما (ब्रह्मा) کو کہ جسکا
تہوڑا ذکر اس کتاب کے شروع مین ہوچکا ہے اپنا خالق جانتے ہین اور پالنے والا اور قایم
رکہنے والا مخلوق کا بشنو (विष्णु) کو جانتے ہین اور نیست نابود کرنے والا رودر جسکو
مہادیو بہی کہتے ہین مانتے ہین ایک گروہ اوس خیال مین ہے کہ خداوند تعالی نے ان تینون
پاک مورتون مین جنم اس طرح لیا کہ قطعی ناپاک نہوا اور یہ مثال بعینہ ایسی ہے کہ نصاری
مسیح کو بزرگی دیتے ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ یہ انسان اپنی نفاست اور
خداپرستی اور نیک عادت اور بلند رتبہ کو پہونچے بے تکلف خداپرستی اور نفس کشی اون
آدمیون مین اسقدر ظاہر ہوتی ہے کہ اور کسی ولایت مین نہین ہے"

ابوالفضل جیسا کہ انشاپردازی اور مزاج شناسی مین یکتا تہا ویساہی میدان جنگ مین بہی
بہادر اور انتظام ملکی مین لئیق تہا۔ اکبر کے اکثر مہمات مین گیا بہت سی جگہون کے حاکمون
کو جو بادشاہ سے سرکش تہے اپنی لیاقت اور خوش تدبیری سے اوسکی متابعت مین لایا
باون (۵۲) برس چند مہینے کی عمر مین اکبر کے بیٹے سلیم نے کہ جو بعد کو بادشاہ جہانگیر ہوا اوسکو اوجین

کے راجہ سے قتل کرایا جس وقت کہ اکبر کو اوسکے مرنے کی خبر پہونچی تو اوسکو نہایت رنج ہوا
اور وہ کہنے لگا کہ اوسکو مارنا بمقابلہ ابوالفضل کے مارنیکے بہتر ہوتا اوسکی قبر اب بھی بمقام آنتری
ریاست گوالیار مین زیارت گہہ ہے - ایسے ہی عالی دماغ لوگون نے اکبر کے عروج کو بڑہایا تہا -
بیربل - اکبر کے ساتھہ راجہ بیربر (بیربل) کا نام بھی برابر آتا ہی یہ شخص کالپی کا رہنے والا تہا
رامچند رہبٹ کی سرکار مین نوکر تہا پہر اکبر کے پاس پہونچگیا اوسکی ظرافت اور طبیعت کی رسائی
مشہور ہے وہ جس مہم پر بہیجا جاتا تہا اُسکو اپنی طبیعت کی رسائی سے بلا خونریزی کے طے کرلیتا تہا
اور ہنسی ہنسی مین اپنا کام نکال لاتا تہا اپنی دانائی اور مزاج شناسی کی حکمت سے ہمیشہ اپنی مراد کو پہونچتا
تہا دربار کے تمام راجہ اور مہاراجہ و امیر و امرا اُسکو مانتے تہے اپنے لطیفون و کلام سے وہ
کام نکالتا تہا جو لشکرون سے بھی نہین نکلتا تہا چنانچہ ۹۸۴ ہجری مین جب اکبر نے اوس کو راجہ
ٹوڈرمل کے ساتھہ راجہ ڈونگرپور کے پاس بہیجا تو اوس نے ڈونگرپور کے راجہ کو راضی کر کے
اوسکی بیٹی اکبر کے محلسرای مین داخل کرادی آخر کو پٹھانون کے ساتھہ لڑائی مین مارا گیا اکبر کو اُسکے
مرنے کا اتنا رنج ہوا کہ دو روز تک کہانا بھی نہین کہایا وہ بادشاہ کے پاس ہر وقت بیٹھنے والا
تہا اور اکبر کو اوس سے اسقدر محبت تہی کہ جب لوگون نے یہ خبر اوڑائی کہ بیربل سنیاسی ہوگیا
تو بادشاہ نے اوسکی تلاش مین ایک آدمی کو بہیجا اور لوگون نے ایک فرضی شخص کو بیربل بناکر
کہڑا کردیا مگر اوسکی اصلیت فوراً دریافت ہوگئی - بیربل کا منصب دو ہزاری تہا مگر اوسکو انعام و
اکرام بہت ملتا تہا صاحب السیف القلم اوسکا خطاب تہا بادشاہ اوسکو آرام کیوقت بھی اپنے
حرم سرای مین اندر بلالیتے تہے وہ اپنے خیالات مین بہت آزاد تہا اسیوجہ سے اُسکی نسبت مسلمان مورخ
مختلف قسم کے الزام لگاتے ہین بیربل اکبر کے مذہب کا مقلد تہا اوسکی کہاوتین اکثر موجود ہین
گو کسی کتاب مین جمع نہین کی گئین —

راجہ مان سنگہ والی امیر بہی دربار اکبری کے بڑے رکن تہے انکی بدولت راجپوتون کے اکثر خاندانون سے اکبر کا میل ہوا - انہون نے بہت سی لڑائیان فتح کین تمام مشرقی علاقہ بنگال کا مطیع کرا کر اکبر کے تابع کیا - یہ شخص بڑا جوانمرد تہا انتظام اور سربراہی کی لیاقت اوسکی سرشت مین تہی موقع وقت پر چوکتا نہ تہا عقل کا سلیم اور ملک گیری اور ملکداری کے قواعد کا جاننے والا تہا جدہر لشکر لیکر گیا کامیاب ہوا کابل مین بچہ بچہ اُسکے نام سے واقف تہا اُسنے مشرق مین دریائے شور کے کنارہ تک اکبر کی حکومت پہونچا دی - مان سنگہ کی زندگی مین قابل تعریف یہ بات تہی کہ وہ اپنے مذہب اور اصولون مین پکا تہا اکبر نے بہت چاہا کہ وہ اُسکے مذہب کا مقلد ہوجاوے مگر وہ نہ ہٹا وہ ہمیشہ خوش اخلاق اور شگفتہ مزاج رہتا تہا اور فقیرون اور خاکسارون کی خدمت کرتا تہا ہندو مسلمانون مین کوئی امتیاز نہین تہا ہر قوم کے کامل لوگ اُسکے یہان رہتے تہے اور وہ اُنکی بڑی قدر کرتا تہا - بعد وفات اکبر کے جہانگیر نے اوسکی قدر نہین کی اور وہ دربار سے رخصت ہوکر دکہن کو چلا گیا اور وہان دو برس رہکر ۱۰۲۳ھ ہجری مین مرگیا -

سورداس اکبر کے زمانہ کے مشہور آدمیون مین سورداس جی بہی ہوئے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ سارست برہمن تہے بعض اونہین چہتری بتلاتے ہین وہ بلب آچاری جی کے چیلے تہے اونہون نے ہی کرشن بہگتی کو اپنے پدون سے شمالی ہندوستان مین جگایا اُنکے کہے ہوئے پد ہر شخص کی زبان پر ہین - ڈاکٹر گریرسن صاحب کہتے ہین کہ انہون نے اور تلسی داس جی نے ہندی نظم کی خوبی مین کوئی بات باقی نہین چہوڑی اُنہون نے سوالاکہ پد کہے اور اُنمین سے اکثر دہرم گیان اور ویراگ سے بہرے ہین -

اکبر کا زمانہ ہندوستان کے لئے ویسی ہی ترقی کا زمانہ تہا کہ جیسے ملکہ ایلیزبتہ کا انگلستان کے لئے یہ بادشاہ اپنے نفس پر قادر اور خدا پر بہروسہ کرنیوالا تہا اسی سبب سے آجتک اُسکا نام ہندوستان مین یادگار ہے تمام مورخ اوسکو اکبر اعظم کے نام سے کہتے چلے آئے ہین اور کہین گے -

باب ششم

ہندوستان مسلمانون کی عروج اور شروع زوال مین

سنہ ۱۶۰۵ع سے سنہ ۱۷۰۷ع تک
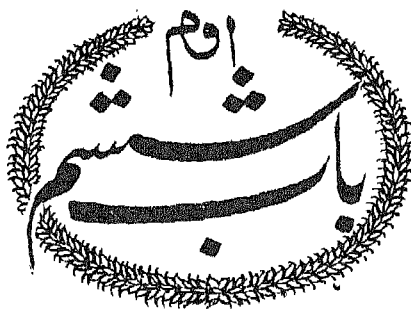
مسلمانون کا عروج جہانگیر کے عہد مین۔

اب بعد اکبر کے جو کیفیت اس ملک کی جہانگیر و شاہجہان و اورنگزیب کے زمانہ مین ہوئی اوسکو مختصر طور پر ظاہر کرکے یہ دکھلایا جاوے گا کہ مسلمانون کا عروج کب تک رہا اور کیون اون کا زوال ہوا۔ جہانگیر نے بائیس برس تک حکومت کی مگر اوسکی سلطنت مین کوئی ایزادی نہین ہوئی۔ ہندھیاچل کے جنوب مین جو حصہ تہا وہ دہلی کی سلطنت سے علیحدہ رہا۔ ملک امبر احمد نگر مین اور راجپوت راجپوتانہ مین باوجود شکست کہانیکے قریب قریب خود مختار رہے۔ سنہ ۱۶۲۱ع مین قندہار مغلون کے ہاتہ سے نکل گیا۔ مالگذاری سلطنت کی قریب قریب اوتنی ہی رہی کہ جتنی اکبر کے وقت مین تہی۔ مگر کل آمدنی مین کچہہ اضافہ ہوگیا تہا۔ جہانگیر کے وقت مین اکبر کے خیالات مذہبی آزادی کم و بیش قایم رہے۔ خود بادشاہ ظاہرا مسلمانون کے عقیدہ کا پابند تہا مگر دل مین زیادہ خیال مذہبی نہین تہا بلکہ باوجود اسکے کہ وہ اورون کو شراب پینے کی ممانعت کرتا تہا وہ خود رات

بہر شراب پیتا تہا اور سر طامس رو Sir Thomas Roe کہ جو دربار مغلیہ مین سفیر ہوکر اوس وقت مین آئے تہے کہتے ہین کہ "بادشاہ ایک نیچے تخت پر جو ہیرے و موتیون اور لعلون سے جڑا ہوا تہا بیٹہتا تہا۔ سامنے سونے کے پیالے اور رکابیان رکہی جاتی تہین کوئی تکلف نہین ہوتا تہا اور سوای سر طامس رو اور بعض بعض دیگر اشخاص کے باقی سب خوب شراب پیتے تہے اور جہانگیر اسقدر پیتا تہا کہ پیتے پیتے سوجاتا تہا۔ اوسوقت بادشاہ نہایت مہربانی سے پیش آتا تہا اور ایک مرتبہ تمام مذہبون کی بابت گفتگو کرتے کرتے رونے لگا مگر یہ حالت صبح کے وقت نہین رہتی تہی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب ایک مصاحب نے رات کی شرابخواری کا ذکر کیا تو جہانگیر نے متعجب ہوکر پوچہا کہ اور کون کون لوگ اس فعل بد مین شریک تہے اور اون سبکو اسقدر پٹوایا کہ ایک اون مین سے مرگیا۔ بادشاہ اس معاملہ مین اسقدر سخت تہا کہ وہ اپنے روبرو کسی شخص کو جسکے منہہ سے ذراسی بہی شراب کی بو آتی تہی یا جسکے چہرہ پر شرابخواری کے کچہہ بہی نشانات پائے جاتے تہے اپنے روبرو نہین آنے دیتا تہا۔ سر طامس رو لکہتے ہین کہ گو بعض اوقات اوسکے حرکات بیرحمی یا بچون کے سے ہوتے تہے مگر عام طور پر وہ باتمیز اور منصف مزاج تہا۔ اوس نے ہر شخص کو اپنے پاس پہونچنے کے لئے قلعہ کی دیوار سے اپنے محل تک ایک زنجیر لٹکوائی کہ جسمین اوسکے محل مین فوراً استغیث کی آواز پہونچ جاتی تہی اور اوسکو کسی افسر کے ذریعہ سے بادشاہ تک پہنچنے کی ضرورت نہین رہتی تہی۔ جہانگیر نے اپنی تخت نشینی کے چہہ برس بعد اوسکے شوہر کو قتل کراکر نورجہان سے شادی کی۔ اوس وقت سے بادشاہ بالکل اوسکے تابع ہوگیا اور گو بعض چیزون مین اوسکی حکومت سے کچہہ خلل پیدا ہوا مگر عام طور پر نورجہان کا اثر بادشاہ کے برتاؤ روزمرہ اور سلطنت کے کامون پر اچہا ہوا۔ اسکی وجہہ یہ تہی کہ وہ جیسے اپنی خوبصورتی

مین مشہور تھی ویسی ہی اپنی لیاقت مین بھی فرد تھی - اوسکی لیاقت کیوجہہ سے دربار شاہی
کے تکلف مین ترقی اور اوسکے خرچ مین کمی ہوئی - اوس نے بہت سے نئی قسم کے اسباب
خانہ داری ایجاد کیئے - عورتون کی پوشاک مین اصلاح کی اور بعض لوگون کا خیال ہے کہ عطر
گلاب اوس نے یا اوسکی مان نے ایجاد کیا - سر طامس رو و دیگر اشخاص کی تحریرات سے
معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے وقت سے ملک کی حالت کچھہ بگڑ گئی تھی - بندرگاہون کے حاکم
مسافرون کے اسباب کو جس قیمت پر چاہتے تھے زبردستی لے لیتے تھے - دکن مین چارون طرف
بربادی کے نشانات نظر آنے لگے تھے - برہان پور جو پہلے بڑا شہر تھا اوسمین صرف چار
پانچ گھر اچھے باقی رہ گئے تھے اور شہرون کی بھی یہی حالت تھی - سر طامس رو کہتے ہین
کہ گو خود بادشاہ کے مکانات خوبصورت اور مضبوط تھے مگر ریاست کے لوگ اسوجہہ سے
کہ اونکو کوئی حق وراثت حاصل نہین تھا مکانات نہین بناتے تھے بلکہ خیمون مین یا ایسے
مکانات مین جو جھونپڑون سے بھی خراب تھے رہتے تھے - صرف آگرہ مین بادشاہ کے حکم
سے عمدہ عمدہ مکانات بنتے تھے اور بازارون مین کثرت اژدہام سے راستہ نہین ملتا تھا -
باہر رہزنی بہت ہوتی تھی - دربار مین اسقدر سختی ادب آداب مین تھی کہ سر طامس رو نے
اپنے مالکون کو لکھا کہ " آپ کو مجھسے کمتر رتبہ کا آدمی یہان بھیجنا چاہیئے تھا - مین ان لوگون کی
سختی کی وجہہ سے نہایت پریشان ہون اور چونکہ مین اونکے ادب آداب کو پورا نہین بجالا
سکتا اسلیئے میرے دشمن بہت ہو گئے ہین " صوبون کے گورنمنٹون کی مستاجری ہوتی تھی وہان
کے حاکم ظالم ہوتے تھے صرف راجپوتون اور پٹھانون مین کچھہ بہادری باقی رہ گئی تھی باقی
لوگون مین دلاوری کم ہوتی جاتی تھی تاہم ملک مین اچھے اچھے کاریگر موجود تھے - چنانچہ
سر طامس رو نے ایک گاڑی اور ایک تصویر جہانگیر کو نذر دی تو چند روز مین ہی بہت سی

ویسی ہی تصویرین اور گاڑہیان ایسی بن گئین کہ جنمین تمیز کرنا ناممکن تہا کہ کونسی تو سر طامس رو صاحب نے دی اور کونسی یہان بنی - یوروپین لوگون کی آمد رفت شروع ہو گئی تہی اور اون کے مذہب کو بہی کسی قدر ترقی تہی - چنانچہ جہانگیر نے اپنی تسبیح کے اوپر ایک شبیہہ حضرت مسیح اور دوسری حضرت مریم کی بنوائی تہی اور اوسکے ۲ بہتیجے اوسکی رضامندی سے عیسائی ہو گئے تہے - جہانگیر کو مذہبی مباحثات کا بڑا شوق تہا - چنانچہ تزک جہانگیری مین وہ لکہتا ہے کہ "ایک روز پنڈتون سے مین نے پوچہا کہ اگر تمہارے یہان ذات مقدس حق تعالیٰ کا نیچے آنا اور دس مختلف قالبون مین داخل ہونا روا ہے تو جب خداوند تعالیٰ خالق تمام کائنات ہے وہ صاحب طول و عرض و اونچائی یا گہرائی کیسے ہوا اگر مراد نور الٰہی کے ظاہر ہونے سے ہے تو وہ خود تمام اجسام مین اور تمام موجودات مین برابر موجود ہے دس صورتون کے ساتہہ مخصوص نہین اگر کسی صفت کے ثابت ہونے سے ظہور صفات آلٰہی مراد ہے تو اس صورت مین بہی تخصیص درست نہین ہے اس واسطے کہ ہر دین وآئین مین صاحب معجزہ و کرامات ایسے ہوئے ہین کہ وہ دوسرون کے مقابلہ مین اپنی عقل و فراست سے ممتاز ہوئے - چنانچہ بہت مباحثہ کے بعد پنڈتون نے قبول کیا کہ انسان ذات خالص کے دریافت کرنے مین قاصر ہے بغیر وسیلہ ظاہری کے معرفت کے راستہ مین کوئی نہین جاسکتا اسلیئے اوس نے ان دس صورتون کو وسیلہ قایم کیا ہے - اوس وقت مین جیسے کہ ٹوڈرمل نے اکبر کے علاقہ مین زمین کا بندوبست کیا تہا ملک امبر نے دکن مین کیا اور وہان پر ابتک اوسکا نام مشہور چلا آتا ہے اوس نے بہی مستاجری بند کر دی - مالگذاری معینہ لی اور دیہات کا سلسلہ انتظام از سر نو قایم کیا شہر کہر کی آباد کیا اور اپنے ملک کو غیر ملکون کے لوگون سے بچایا - جہانگیر کے وقت مین

تمباکو کی کاشت اس ملک مین شروع ہوئی - بادشاہ کی طرف سے اوس کے پینے اور کہانے کی سخت ممانعت تہی مگر لوگ اوسکو کثرت سے استعمال کرنے لگے - شاید لوگون کو اب بہی نہین معلوم ہے کہ لفظ تمباکو ہندوستان کی کسی زبان کا نہین ہے بلکہ امریکہ کی زبان کا لفظ ہے اور سنسکرت مین جو لفظ تمال تمباکو کے لئے استعمال مین آنا بیان ہوا ہے وہ ظاہرا غلط ہے - اٹلی کا ایک مسافر پٹیرو ڈی ویلی Petro De Valle کہتا ہے کہ جہانگیر اپنی رعایا کو جہوٹے الزام لگا کر تنگ نہین کرتا نہ اونکے مال کو لوٹتا ہے - برخلاف اس کے بعض لوگ کہتے ہین کہ ملک مین بدانتظامی شروع ہو گئی تہی -

شاہجہان - جہانگیر کے بعد شاہجہان ۱۶۲۸ع مین تخت پر بیٹہا اور اُس نے ۱۶۵۸ع تک حکومت کی اوسوقت مین مغلون کے ہاتہہ سے قندہار تو بالکل جاتا رہا مگر دکن مین اونکی عملداری بہت بڑہ گئی اور گو خود بادشاہ آرام پسند تہا اور اوسکو کشمیر مین جانے اور عالیشان مکانات بنانے کا بڑا شوق تہا مگر انتظام سلطنت مین فرق نہین آیا - کل قلمرو مغلیہ مین امن امان رہا - بادشاہ اپنے وزیرون کو نہایت احتیاط کے ساتہہ مقرر کرتا تہا اور اکبر نے جو بندوبست ملک کا کیا تہا اون مین بجاے کمی کے ترقی کی گئی اور گو اکبر بڑا قانون بنانے والا اور فتح کرنے والا تہا مگر شاہجہان سا ملک کا انتظام کرنے والا کوئی بادشاہ مغلون مین نہین ہوا اور تمام انگریزی مسافرون کا جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے اِس امر پر اتفاق ہے کہ ہندوستان کی حالت اوسکے زمانہ مین نہایت آسایش وبہبودی کی تہی ٹیورنیر صاحب Tavernier جو اوسکے وقت مین ہندوستان مین آئے تہے کہتے ہین کہ شاہجہان اپنی رعایا پر مثل بادشاہ کے حکومت نہین کرتا بلکہ ایسا برتاؤ کرتا تہا جیسا کہ باپ بیٹون سے کرتا ہے اور گو اوسکی گورنمنٹ مین کچہہ سختی معلوم

ہونے لگی۔ مگر عام طور پر رعایا کے جان و مال کی ٹری حفاظت ہے۔" اکبر کے وقت مین مالگذاری کی آمدنی ساڑھے سترہ کروڑ تھی۔ شاہجہان کیوقت مین بائیس کروڑ ہوگئی پھر پونے اکیس کروڑ رہ گئی۔ اوس وقت مین اٹھارہ صوبہ ہندوستان مین اور پانچ صوبہ ہندوستان کے باہر مغلون کے تابع تھے۔ صوبہ دہلی کی آمدنی دو کروڑ پچاس لاکھہ روپیہ اور صوبہ آگرہ و لاہور کی دو کروڑ پچپن پچپیس لاکھہ روپیہ صوبہ اجمیر کی ڈیڑہ کروڑ صوبہ دولت آباد کی ایک کروڑ ساڑھے سینتیس لاکھہ صوبہ برار کی اسیقدر صوبہ احمدآباد کی ایک کروڑ ساڑھے بتیس لاکھہ صوبہ بنگال کی ایک کروڑ پچپیس لاکھہ اور صوبہ الہ آباد۔ بہار۔ مالوہ۔ و خاندیش کی ایک ایک کروڑ صوبہ اودہ و تلنگانہ و ملتان کی چھتر چھتر لاکھہ صوبہ اڑیسہ کی پچاس لاکھہ صوبہ سندہ کی بیس لاکھہ صوبہ بگلانہ کی پانچ لاکھہ تھی یعنی کل میزان ہندوستان کے محصول کی بیس کروڑ ستہتر لاکھہ پچاس ہزار تھی۔ کشمیر کی آمدنی ساڑھے سینتیس لاکھہ کابل کی چالیس لاکھہ بلخ کی بیس لاکھہ قندہار کی پندرہ لاکھہ اور بدخشان کی دس لاکھہ تھی۔

شاہجہان نامہ مین شاہجہان کی تعریف مین گو مبالغہ کیا گیا ہے مگر چند باتون کی تائید غیر ملکون کے مورخون سے بھی ہوتی ہے۔ انصاف مین کمی نہین ہوتی تھی عدالتون مین بموجب شرع محمدی کے انصاف کیا جاتا تھا۔ اہالیان دربار و عوام مین کوئی فرق نہین تھا۔ شاہجہان اور بادشاہون کے ظلم کی کیفیت سُنکر نہایت رنج ہوتا تھا وہ اپنے ماتحتون کی طرف سے ہر وقت خبردار رہتا تھا بڑے بڑے معاملات مین خود اپنے ہاتھہ سے حکم لکھتا تھا اپنے اوقات کا پابند تھا۔ کھانے پینے مین احتیاط کرتا تھا کبھی وقت کو ضائع نہین کرتا تھا علی الصباح دو گھنٹہ عجز وانکساری کے ساتھہ نماز و دعا مین مشغول رہتا تھا اکبر کے اصولون پر پوری نظر رکھتا تھا اور گو لوگ لکھتے ہین کہ اوسمین کچھہ تعصب تھا مگر وہ اوسکو ظاہر نہین ہونے دیتا تھا۔ عیسائی پادریون کو اپنے

دربار مین اور ہندوؤن کو اپنی فوج مین جگہہ دینے مین دریغ نہین کرتا تہا آفتاب کے طلوع ہونے پر وہ جہروکہ مین اپنی رعایا کے کام کے لئے دو گہنٹہ تک بیٹہتا تہا- وہان پر لوگ اوسکے سامنے اپنی فریاد کرتے تہے اور داد کو پہونچتے تہے سلطنت کے افسر رعایا کے معاملات کو سنکر اُن کا خلاصہ بادشاہ کے روبرو بیان کرتے تہے اور بادشاہ اُن پر حکم دیتا تہا پہر بادشاہ دیوان عام مین جاتا تہا وہان پر ایک شامیانہ لگا ہوا تہا اور چارونطرف فرش بچہا ہوتا تہا اور تین طرف ایک جنگلہ لگا ہوتا تہا اس مقام پر شاہزادے اُسکے دائین بائین کہڑے ہوتے تہے- منصدیان ریاست اپنے اپنے رتبہ کے موافق کہڑے ہوتے تہے اور بادشاہ کے روبرو ملکی و مالی معاملات پیش کرتے تہے بخشی اعظم منصب دارون کی عرضیان پیش کرتا تہا- معاملات خانگی کو منصدی خانگی پیش کرتے تہے- بادشاہ خود صوبون کے حاکمون کی عرضیان پڑہتا تہا- روپیہ کے متعلق معاملات دو دو دفعہ پیش ہوتے تہے- گہوڑون وہاتہیون کے دانہ وچارہ کا حساب و دفترون وجاگیرون وخیرات کے معاملات برابر بادشاہ کے روبرو پیش کئے جاتے تہے ہر شخص کی تنخواہ اور ہر جانور کا دانہ گہاس مقرر تہا- گہوڑون پر اسقدر توجہہ تہی کہ اگر کسی سوار کا گہوڑا اوسکی غفلت کیوجہہ سے دُبلا ہوجاتا تہا تو اوسکو سزا ہوتی تہی- بادشاہ دیوان عام مین چار پانچ گہنٹہ تک رہتا تہا اور وہان سے اپنے مکان خاص مین جاتا تہا وہان پر خاص لوگ اوسکے روبرو خاص خاص معاملات پیش کرتے تہے اور بڑی بڑی درخواستون پر جو صوبہ دارون کی طرف سے آتی تہین- بادشاہ خود اپنے ہاتہہ سے حکم لکہتا تہا اور جب کسی حکم کی عبارت مین نقص ہوتا تہا خود اپنے ہاتہہ سے صحیح کرکے دستخط کرتا تہا بادشاہ کے بیٹون مین سے ایک بیٹا حکم کی پشت پر اپنے دستخط و مہر کرتا تہا اور اوسکے نیچے ریاست کے افسر اعلی کے دستخط ہوتے تہے- اس کے بعد اوس حکم پر سلطنت کی مہر کہ

جو ممتاز الزمانی کے پاس رہتی تھی کیجاتی تھی - بادشاہ کے روبرو ریاست کا وزیر اعظم لئیق اور
فاضل آدمیون کے حوائج بیان کرتا تھا اور بادشاہ حسب حیثیت اونکی حاجتون کو رفع کرتا تھا -
بادشاہ اپنا کچھ وقت کاریگرون کی کاریگری و معمارون و زردوزون و سنارون و مرصع کارون
و سرکاری مکانات کے دارو غاؤن کے کامون کو دیکھنے مین بھی صرف کرتا تھا اور عمارت
کے کام سے اسقدر واقف تھا کہ بڑی بڑے نقشہ جات مین جو ترمیم کرتا تھا بہت سے مکانات
کا بنیادی پتھر خود بادشاہ نے رکھا اور جیسا کہ اس زمانہ مین گورنمنٹ انگریزی مین ایک قسم کے
کل سرکاری مکانات ایک مقرری نقشہ پر بنتے ہین ویسا ہی شاہجہان کے عہد مین بھی ہوتا
تھا - بادشاہ صرف قاضیون و مفتیون و دارو غاؤن پر رعایا کا انصاف نہین چھوڑتا تھا بلکہ
ہر چہارشنبہ کو اپنے مکان خاص مین متصدیون و علماء و مفتیون و چند امراؤن کے روبرو خود
ایک ایک مستغیث کو علیحدہ علیحدہ بلا کر دادرسی کرتا تھا جو مستغیث کہ وہان پر موجود نہین ہوتے
تھے اونکی دادرسی کے لئے احکام حکام ماتحت کے نام جاری ہوتے تھے اور اون مین یہ لکھا
جاتا تھا کہ اگر اون لوگون کا انصاف تم سے نہ ہوسکے تو آگرہ مین بھیجدو وہان سے اوٹھکر بادشاہ
برج مین جاتا تھا اس مقام پر کوئی شخص بلا اجازت نہین جا سکتا تھا وہان پر وہ تخلیہ مین اپنے
وزیر کے ساتھ معاملات ملک پر غور کرتا تھا اور دو تین گھڑی تک عام طور پر اور بعض اوقات
دو دو پہر تک بیٹھتا تھا پھر عصر کی نماز کے بعد کھانا کھا کر آرام کرتا تھا - محل مین ایک بیگم حاجتمندون
کے حوائج پورے کرتی تھی - غریبون کو نقد یا زمین دیجاتی تھی جن لڑکیون کی بوجہ افلاس شادی
نہین ہوسکتی تھی اونکی شادی کے لئے روپیہ دیا جاتا تھا اور اونکی لیاقت کے موافق شادی
کرا دی جاتی تھی - نماز کے بعد بادشاہ پھر عام خاص مین آتا تھا اور معاملات کا فیصلہ کرتا تھا
پھر مغرب کی نماز کے بعد چار پانچ گھڑی تک معاملات ریاست پیش ہوتے تھے اس کے بعد

مختلف قسم کے گانے بجانے والے حاضر ہوتے تھے خود بادشاہ کو بھی اس فن مین مہارت تھی- ان جلسون مین صوفی لوگ آکر معرفت کی باتین کہتے تھے پھر بادشاہ برج شاہی مین جاکر اپنے وزیرون کے ساتھ معاملات ملکی مین مشورہ کرتا تھا اور قصہ خوانون کے قصے اور داستان گویون کی داستان سنتے سنتے سوجاتا تھا- بادشاہ کو بابرنامہ اور اکبرنامہ کے سُننے کا بڑا شوق تھا اور وہ صرف قریب ۲ دوپہر کے سوتا تھا اس سے ظاہر ہوگا کہ شاہجہان کا وقت کیسے گذرتا تھا- غیر ملکون کا ہر مسافر جو اوس وقت مین آیا وہ یہانکی دولت پر عش عش کرتا تھا محض اس امر سے ہی کہ دہلی جیسا شہر شاہجہان نے آباد کیا ملک کی دولت کا کچھ پیمانہ ہوسکتا ہے- مینڈس لو یورپ کا ایک مسافر کہتا ہے کہ آگرہ اصفہان سے کچھ بڑھی رونق پر تھا دوگنا ہے اور نہ صرف شہرون مین بلکہ دُور دراز کے ملکون مین بھی ہر طرف بہبودی کے نشانات موجود تھے ایک انگریز مورخ نے شاہجہان کے عہد حکومت کو روم کی حالت سے جو بادشاہ سیویرس Severus کے عہد مین تھی مقابلہ کرکے یہ کہا ہے کہ ویسی ہی آسایش عام جیسی کہ روم مین تھی اس ملک مین بھی ہے- رعایا کی جان ومال دونون ملکون مین برابر محفوظ ہین مگر دونون جگھون پر وہ علامات ترقی جو اور مہذّب ملکون مین ہین نہین ہین-

شاہجہان کے وقت کی عمارات-

شہر دہلی کہ جو شاہجہان کے وقت مین ازسرنو تعمیر ہوا اب تک شاہجہان آباد کہلاتا ہے اس شہر کے بازارون کی برابر ہندوستان مین کسی شہر کے بازار نہین ہین چنانچہ ایف برنیر صاحب F. Bernier اپنے سفرنامہ مین تحریر فرماتے ہین کہ گو یورپ کے بڑے بڑے شہر مثل پیرس کے بڑی بڑی عمارتون سے بھرے ہوئے ہون مگر یہ کہنا کہ دہلی کی خوبصورتی پیرس کی خوبصورتی سے کم ہے غلط ہے ہر ملک کے

شہرون کی عمارتین اوس ملک کی آب و ہوا کے لحاظ سے بنائی جاتی ہین پس اگر پیرس کے سے بازار کہ جن مین تنگ تنگ بند مکانات بیسیون منزل کے ہین دہلی مین لا کر رکھے جاوین توکیا دہلی اوس سے زیادہ خوبصورت ہوجائیگی اسی طرح پر اگر دہلی کے کشادہ و ہوادار مکانات پیرس مین رکھے جاوین توکیا پیرس کو زیادہ رونق ہوجائیگی مصنف نے بھی پیرس کو دیکھا ہے اور اوسکی راے بھی برنیر صاحب کی راے کے مطابق ہے -

یہ شہر سنہ ۱۰۴۸ ہجری اور قلعہ سنہ ۱۰۴۹ ہجری مین بننا شروع ہوا - قلعہ کی تعمیر مین پچاس لاکھ روپیہ صرف ہوئے اوسکا رقبہ ایک ہزار گز طول اور چھہ سو گز عرض مین اور پچیس گز اونچائی مین ہے اوس کے اندر کی عمارات مثلاً باغ حیات بخش - موتی محل - حمام - برج طلائی - امتیاز محل - و دیوان عام و دیوان خاص وغیرہ مین سے کچھہ اب موجود ہین کچھہ مسمار ہو گئے حال مین کچھہ عمارتون کی مرمت از سر نو کی گئی ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی یہ کوشش ہے کہ انکو اپنی اصلی حالت پر لایا جاوے - اس سے اونھون نے ہندوستان پر بڑا احسان کیا ہے -

جامع مسجد کہ جو مشہور عمارت ہے اوسکی بنیاد خود شاہجہان نے سنہ ۱۰۶۰ ہجری مین رکھی اور چھہ برس مین پانچہزار آدمیون نے اوسکو تیار کیا اوسکی تعمیر مین قریب دس لاکھہ روپیہ کے صرف ہوئے - شہر پناہ کو بادشاہ نے ڈیڑہ لاکھہ روپیہ صرف کر کے پہلے مٹی و پتھر سے بنوایا مگر جب وہ گرنے لگی تو پھر پختہ شہر پناہ چھہ ہزار چھہ سو دس گز لمبی چار گز چوڑی اور نو گز اونچی پانچ لاکھہ روپیہ کے صرف سے تعمیر کرائی - جمنا سے ایک نہر فیروز خلجی سفیدون تک لایا تھا مگر وہ درمرمت پڑی رہی پھر اکبر کے وقت مین شہاب الدین صوبہ دہلی نے اوسکی مرمت کرائی مگر شاہجہان اوسکو دہلی تک لایا اور وہی نہر تمام شہر مین اب تک جاری ہے - شہر پناہ کے خندق کے پاس ایک بڑا باغ تھا جو اب قدسیہ باغ کے نام سے مشہور ہے - قلعہ کے سامنے بڑے بڑے

بازار تہے جنہین علی الصباح گہوڑے پہیرے جاتے تہے - وہان پر بادشاہ کے رسالہ مین جو گہوڑے ترکستان وتاتار سے داخل ہونے کے لئے آتے تہے داغی کیئے جاتے تہے - ایک بڑا بازار لگتا تہا کہ جسمین ہرقسم کی چیزین فروخت ہوتی تہین - مداری اور تماشہ کرنے والے ونجومی وجوتشی اس بازار مین اپنی اپنی کتابین کہولکر لوگون کی جنمپتری یا ہاتہہ دیکہنے کو بیٹھتے تہے اونکے پاس لوگون کا اژدہام رہتا تہا اوس زمانہ مین ہندو اور مسلمان دونون نجومیون کے بڑے معتقد تہے اور ساعت کا بچار تا ہندوؤن مین ویسا ہی جاری تہا جیسا مسلمانون مین قلعہ سے لاہوری دروازہ تک چاندنی چوک کا بازار جیسا اب ہے ویسا ہی تہا وہان پر ہرقسم کے ساہوکار وتجار بیٹھتے تہے اون کے مکانات بہی وہین پر تہے شہر کی گلیون یا بازارون مین منصب دارون یا امیرون کے مکانات تہے بعض کچے بعض پکے - کچے مکانات جیسکہ اب ہین ویسے ہی تہے اور پختہ مکانات مین امیر اور کچے مکانات مین غریب ورسپاہی اور امیرون کے نوکر رہتے تہے - شہر مین آتش زدگی بہت ہوتی تہی ایک سال ساٹہہ ہزار مکانات تین دفعہ کی آگ مین جل گئے - امیرون کے مکانات شہر کے باہر بنے ہوئے تہے اون کے بقایا اب بہی موجود ہین نشست برخاست کا طریقہ ویسا ہی تہا جیسا اب پورانے زمانہ کے لوگون مین ہے - امیرون کے مکانات مین سفید چاندنی کے اوپر دوسری چاندنی گرمی مین اور ریشمی قالین جاڑے مین بچہائے جاتے تہے - کمرے کے صدر کی طرف پہول پتون اور کلابتون کے ریشمی کام کے مسند وتکیہ رکہے جاتے تہے کمرہ کے چارونطرف کمخواب یا مخمل یا پہولدار ساٹن کے تکئے لگائے جاتے تہے - طاقون مین چینی کے برتن وپہولدان آراستہ کئے جاتے تہے - چہت گیری مختلف قسم کے رنگون کی ہوتی تہی مگر کوئی تصویر نہین بناتے تہے کیونکہ تصویر بنانا شرعاً ممنوع تہا - برنیر صاحب کہ جنکے سفرنامہ سے یہ حالت شہر دہلی کی

اخذ کی گئی ہے تحریر فرماتے ہین کہ "گو اس شہر کی برابر ایشیا مین شہر نہین ہے مگر یہان کی
دوکانون مین شان و شوکت یورپ کی سی دوکانون کی نہین ہے لوگ عمدہ کپڑے و
کمخواب و پگڑیان و زردوزی کے کام کی پوشاکین تو کھولکر رکھتے ہی نہین اور اگر ایک
دو کھولکر دوکان مین رکھتا ہے تو اوسکی برابر کی بیسیون دوکانون مین سوای گھی تیل کے
ہنڈون اور جو ۔ چانول ۔ گیہون اور اناج کے ٹوکرون کے اور کچھہ نظر نہین آتا ۔ شہر مین میوہ
بہت بکتا ہے ۔ فارس ۔ بلخ ۔ بخارا ۔ اور سمرقند سے بادام ۔ پستہ ۔ اخروٹ کشمش وغیرہ
بہت آتی ہے انگور کی پٹاریان بہت آتی ہین ۔ تین چار قسم کے سیب و ناسپاتی و سردے
بہت بکتے ہین اُمرا ان میوہ جات کو بہت خریدتے ہین اور انکی قیمت بہت ہوتی ہی ایک
سردا چار روپیہ کو بکتا ہے بعض بعض امیر اپنے کھانے کے لئے اسّی اسّی روپیہ کا میوہ ایک
وقت مین خریدتے ہین ۔ شہر مین خربوزہ بہت ہوتے ہین مگر اچھے نہین ہوتے ہین اور
جو بیج کہ فارس سے منگا کر نہایت احتیاط کے ساتھہ بویا جاتا ہے وہ بھی ایک سال کے بعد
اچھا پھل نہین دیتا ۔ دہلی مین اچھے آم نہین ہوتے بلکہ بنگال و گولکنڈہ و گوا سے آتے ہین
تربوز امیر لوگ بڑی محنت اور صرف سے اپنے باغون مین بُواتے ہین ۔ شہر مین بہت سے
حلوائی اور نانبائی بیٹھتے ہین مگر امرا کے یہان باورچی خود روٹی پکاتے ہین ۔ قلعہ مین بادشاہ
کے خانسامان چوری کر کے لوگون کے ہاتھہ چیزین بیچتے ہین جیسے کہ آجکل امیرون کے نوکر کرتے
ہین شہر مین گوشت ہر قسم کا بکتا ہے ۔ کبابیون کی دوکانین بہت ہین ۔ کبوتر ۔ تیتر ۔ مرغابیان
و خرگوشون کی بہت افراط ہے ۔ امیرون کو ہر شے میسر ہے مگر نوکرون اور روپیہ کی کثرت اور
گھوڑے کی بدولت دہلی مین اوسط درجہ کے لوگ کم ہین یا تو بڑے امیر یا بہت غریب ہین
شہر مین کاریگرون یا عمدہ اشیاء کے بنانے کی لیاقت کی کمی نہین ہے لوگ بلا اُن قیمتی و

باریک اوزارون کے کہ جنسے یورپ کے لوگ قیمتی چیزین بناتے ہین ویسی ہی چیزین تیار کرسکتے ہین کاریگری ایسی بڑہی ہوئی ہے کہ وہ یورپ کی ساخت کی چیزون کو ہوبہو نقل کردیتے ہین اور سُنار ایسے خوبصورت سونے کے زیور بناتے ہین کہ اسمین شبہ ہوتا ہے کہ کوئی سُنار یورپ کا ایسا بنا سکیگا۔ تصویرین نہایت عمدہ بنتی ہین اور ایک شخص نے ایک ڈہال پر اکبر کے فتوحات کی ایسی تصویر بنائی ہے کہ جسکی سب لوگ تعریف کرتے ہین۔ دارالخلافت مین بڑی بڑی کاریگری کے نمونون کا موجود نہ ہونا اسوجہ سے نہین ہے کہ لوگون مین عقل کی کمی ہے اگر کاریگرون کی امداد کیجاوے تو کاریگری اور صنعت کی ترقی ہوگی مگر ان بدقسمت لوگون کی حقارت کیجاتی ہے اون سے سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اُنکی محنت کی اجرت کم دیجاتی ہے۔ امیر لوگ ہر چیز زبردستی سے سستی لیا چاہتے ہین جب کسی منصب دار یا امیر کو کاریگر کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بازار سے اوس کو پکڑ بلاتا ہے اور جب وہ کام کرچکتا ہے تو اوسکو اُجرت معقول نہین دیتا بلکہ وہ اُجرت دیتا ہے جو اوسکی راے مین معقول ہو اور کاریگر اسی کو غنیمت سمجھتا ہے کہ اوس پر کوڑا نہین بجا پس کیسے توقع ہوسکتی ہے کہ کسی کاریگری مین کوئی ترقی کا مادّہ پیدا کرے بلکہ ہر کاریگر کی یہی فکر ہے کہ جلدی سے کام پورا کرے روٹی پیدا کرے اور پیٹ بہرے وہ لوگ جو عمدہ کاریگر ہوتے ہین صرف بادشاہ کے یا کسی اور امیر کے نوکر ہوتے ہین اور اوسکے یہان کام کرتے ہین"۔

قلعہ کے اندر بہت سے کارخانے بڑے بڑے مکانات مین تہے سنار۔ زردوز۔ مرصع کار مصور۔ بڑہئی۔ خیرادی۔ درزی۔ چمار۔ گلکاری بنانیوالے۔ کمخواب بنانے والے کام کرتے تہے۔ بعض عورتون کے بُرقون کی ایسی باریک تنزیبین کلابتون کے کام کی بناکر

آراستہ کرتے تھے کہ اونکا ایک ایک تھان چالیس چالیس پچاس پچاس روپیہ کو بکتا تھا اور بعض بعض تنزیبین ایسی باریک ہوتی تھین کہ ایک مرتبہ ہی کام مین آسکتی تھین یہ لوگ اپنے کارخانہ جات مین صبح سے شام تک کام کرتے تھے ہر شخص اپنا پیشہ اپنی اولاد کو ہی سکھلاتا تھا دوسرے کو نہین اور اپنے پیشہ کے لوگون مین ہی شادی کرتا تھا پس ان لوگون مین پیشہ محدود تھے اور کوئی امید ترقی کی نہین تھی یہی باعث ہندوستانکی صنعت کے زوال کا ہوا۔

دربار شاہی کی کیفیت برنیر صاحب اس طرح پر لکھتے ہین کہ "عام خاص نہایت عمدہ عمارت ہے اُس کے چار و نطرف ایک منزلے دالان ایسے بنے ہوئے ہین کہ جہان ایک سے دوسرے مین جاسکتے ہین صدر دروازہ پر جو بیچ مین ہے نقار خانہ بنا ہوا ہے یہان پر بڑے بڑے نقارہ اور جھانجہ رکھے ہوئے ہین وہ دن رات مین وقت معینہ پر بجائی جاتے ہین اور انکی آواز جو پہلے مجھکو بُری معلوم ہوتی تھی اچھی معلوم ہوتی ہے نقار خانہ کے سامنے ایک بڑا وسیع شاندار مکان ہے کہ جسمین بہت سی قطارین کھمبون کی موجود ہین ان کھمبون پر اور مکان کی چھت پر سونے اور رنگ آمیزی کا کام ہو رہا ہے یہ مکان زمین سے اونچا اور ہوادار ہے اور تین طرف سے کھلا ہوا ہے اوس دیوار کے بیچ مین جو محلسرا ہی کے ملحق اور فرش سے اونچی ہے ایک بڑی کھڑکی ہے کہ جسکو جھروکہ کہتے ہین یہان پر دوپہر کے وقت بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین اون کے دائین بائین شہزادے بیٹھے ہوتے ہین اور چارونطرف خواص مورچھل وچنور لئے نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے رہتے ہین تخت کے نیچے ایک جنگلہ چاندی کا لگا ہوا ہے اوس کے اندر راجہ وامراء و ایلچی ہاتھہ باندھے اور نیچی نگاہ کئے ہوئے مودبانہ کھڑے ہوتے ہین اوس سے پرے منصب دار یا چھوٹے درجہ کے امیر ادب کے ساتھہ کھڑے ہوتے ہین باقی مکان مین ہر قسم کے لوگ غریب وامیر جمع ہوتے ہین اور

چونکہ یہان پر بادشاہ ہر شخص کی دادرسی کرتے ہین اسلئے اسکو عام خاص کہتے ہین۔ دربار ڈیڑہ دو گھنٹہ رہتا ہے۔ پہلے شاہی گھوڑے پہر پلے ہوئے ہرن و نیل گاہی و بنگالی بہینسے و چیتے و شکاری کتے و ہر قسم کے شکاری پرند بادشاہ کے روبرو ہو کر نکلتے ہین اسکے بعد امراء کے رسالہ زرہ بکتر پہنے ہوئے اور بعض بعض امراء و منصب دار اپنے اپنے کرتب کہلاتے ہوئے نکل جاتے ہین۔ بادشاہ نہ صرف اپنے رسالہ کی طرف توجہ کرتے ہین بلکہ وہ ہر سوار و پیادہ کی حالت سے خود واقف ہین اور ترقی و تنزلی و موقوفی خود کرتے ہین تمام عرضیان بادشاہ کے روبرو پڑہی جاتی ہین اور جن اشخاص کو حکم ہوتا ہے وہ اونکے روبرو فوراً حاضر کئے جاتے ہین اور بادشاہ خود اونکا اظہار لیکر فوراً دادرسی کرتے ہین ہفتہ مین ایک دفعہ بادشاہ دو گھنٹہ تک مین دس غریب آدمیون کی عرضیان سنتے ہین انکو ایک نیک و معزز عمر رسیدہ آدمی پیش کرتا ہے ہفتہ مین دوسرے روز بادشاہ عدالت خانہ مین دو قاضی القضات کے ہمراہ جاتے ہین جب بادشاہ کی زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے جملہ حاضرین آسمان کی طرف ہاتہ اوٹہاکر کرامت کرامت کہتے ہین۔ ہر شخص کو خوشامد کی عادت ہے اور لوگون کی زبان پر یہہ شعر رہتا ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این	بباید گفت اینک ماہ و پروین

عام خاص کے برابر غسل خانہ ہے اوسمین بادشاہ افسران سلطنت سے ملاقات کرتے ہین اور اونکی رپورٹین سنتے ہین اور معاملات اہم پر غور کرتے ہین ہر امیر کا فرض ہے کہ اس دربار مین شام کو اور عام خاص مین صبح کیوقت حاضر ہو اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوسکو سزا ہوتی ہے خود بادشاہ بہی دونون دربار ون مین سوای اوس صورت کے کہ کام ضروری ہو یا بیماری سے لاچار ہون ضرور جاتے ہین اور اوسکی یہان تک پابندی ہے کہ اورنگ زیب سخت

بیماری کی حالت مین بہی اگر دونون وقت نہین تو ایک وقت دربار مین ضرور جاتا تہا اور
اسکی وجہہ یہہ تہی کہ اوسکی ایک روز کی عدم موجودگی سے بہی تمام ملک مین غدر ہوجاتا تہا اور
تمام دوکانین بند ہوجاتی تہین غسل خانہ کے متصل بادشاہ کی حرم سرای مین بڑے خوبصورت
مکانات حسب حیثیت بیگمون کے بنے ہوئے تہے ہر مکان مین پانی کی باولی و خوبصورت
باغ و بڑے بڑے دالان وصحن وچبوترے موجود تہے ہر شے آسایش کی وہان پر پائی جاتی
تہی دریا کی طرف سونے کے پتر سے آراستہ کیا ہوا خاص محل تہا- عیدالفطر وعیدالضحیٰ کے دربار
مین بادشاہ بڑی شان وشوکت کی پوشاک پہنکر تخت طاؤس پر بیٹہتے تہے اونکی پگڑی مین
علاوہ اور ہیرون کے ایک ہیرا ہشت پہلو کہ جسکا وزن ٹیورنیر صاحب یورپ کے جوہری
نے ۳/۲۵ ۱۵۲-۱ انگریزی کیرٹ تخمینہ کیا ہے لگتا تہا- تخت طاوس کے چہہ پائے سونے کے
تہے اون مین ہیرے ولعل و زمرد جڑے ہوئے تہے- یہ تخت شاہجہان نے اُن جواہرات
سے جو اوسکو مختلف ملکون کی لوٹ اور امیرون اور راجاؤن کی نذرون مین ملے بنا تہا اِس
تخت کے اوپر دو مور ہیرون اور موتیون سے جڑے ہوئے تہے یہ مور یورپ کے ایک
کاریگر لاگرنیز نے بنائے تہے- تخت کے پاؤن سے بیس پچیس انچہ اوپر بارہ پائے لگے ہوئے
تہے کہ جنپر چندوا لگتا تہا یہ سب پائے بہی سونے کے تہے اور ہیرون و موتیون ولعلون سے
جڑے ہوئے تہے- ایک ایک لعل کے گرد چار زمرد لگے ہوئے تہے بعض جگہہ ایک
زمرد کے گرد چار لعل لگے ہوئے تہے زمردون و لعلون کے بیچ مین سپاٹ ہیرے لگے
ہوئے تہے تخت پر چڑہنے کے لئے چار سڑہیان تہین تین سڑہیان تخت تک پہنچتی
تہین اون مین سے سب سے بڑی بادشاہ کی ہوتی تہی بادشاہ کی سیڑہی کے پیچہے بڑا تکیہ
لگتا تہا باقی سڑہیون کے پیچہے چہوٹے چہوٹے تکئے لگتے تہے- اس تخت کے اوپر ایک

ڈہال وتلوار وتیر وکمان ہیرون سے جڑے ہوئے لٹکتے تہے - چند وے مین ہیرے و موتی جڑے ہوئے تہے اور موتیون کی جہالر لگی ہوئی ہے - مور کے پنکہون مین نیلم جڑے ہوئے تہے مور سونے کا تہا اور اوسکی چہاتی مین ایک بڑا لعل جڑا ہوا تہا - مور کے دونون طرف سونے کے گلدستے تہے اونمین بہی ہیرے جواہر جڑے ہوئے تہے - سامنے ایک زیور رکہا جاتا تہا کہ جسمین ایک ہیرا جسکے چارونطرف لعل وزمرد جڑے تہے تہا چند وے کے بارہ کہمبون اور جہالرون کے موتی نہایت گول اور صاف تہے اور ایک ایک چہہ کیرٹ سے دس کیرٹ وزن مین تہا - تخت سے چار فیٹ پر دو چتر سرخ مخمل کے لگے ہوئے تہے اور اون مین بہی بڑے قیمتی لعل وہیرے وموتیون کی جہالرین لگی ہوئی تہین - تخت کے پیچہے ایک چہوٹا سا تخت تہا اس تخت کے اوپر کوئی چند وا نہین تہا - تخت طاؤس چہہ فیٹ لمبا اور چار فیٹ چوڑا تہا اور اوسکی قیمت دس ارب ستّر کروڑ روپیہ تہی اسی تخت کو نادرشاہ لوٹ کر لے گیا -

کوہ نور - شاہجہان نے وہ ہیرا جو کوہ نور کے نام سے مشہور ہے حاصل کیا یہ ہیرا میر جملہ نے جو گولکنڈہ کا حاکم تہا بادشاہ کو پیشکش کیا تہا وہ کلور کی کان سے کہ جو دریای کرشنا پر علاقہ حیدرآباد دکن مین واقعہ ہے نکلا تہا اور ۱۶۵۶ء یا ۱۶۵۷ء مین شاہجہان کو دیا گیا اوس وقت اوس کا وزن ۷۵۶ کیرٹ یعنی ۱۶۷ $\frac{۴}{۵}$ روپیہ بہر تہا - ایک کیرٹ چار گرین کا ہوتا ہے جسوقت کہ ٹیورنیر صاحب انگریز جوہری نے اوسکو دیکہا تہا تو وہ ۲۸۰ $\frac{۱۹}{۵}$ کیرٹ کا تہا اور اوسکو وینس کے ایک جوہری ہورٹنسیو بورجیو - نے کاٹا تہا ۱۷۳۹ء مین نادرشاہ اس ہیرے کو محمد شاہ بادشاہ سے لوٹ کر لے گیا اور اوسی نے اوسکو کوہ نور کے نام سے نامزد کیا پہر یہ احمد شاہ درّانی کے پاس ۱۷۵۱ء و شاہ زمان کے پاس ۱۷۹۳ء مین و شاہ شجاع

کے پاس ۱۷۹۵ء مین اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس ۱۸۱۳ء مین پہونچا اور جب انگریزون نے ۱۸۴۹ء مین پنجاب کو فتح کیا تو وہ ملکہ معظمہ کو پیش کش کیا گیا اب یہ ہیرا ۱/۱۶ ۱۸۶ کیرٹ ہے ۱۸۵۲ء مین وہ انگلستان مین تراشا گیا تو اوسکا وزن ۱/۱۶ ۱۰۶ کیرٹ رہ گیا۔ مصنف نے اس ہیرے کو لندن ٹوور مین شاہی جواہرات کے ساتھ رکھا ہوا دیکھا ہے وہ شکل مین گول ہے اور اوسکی خوبصورتی اور چمک دمک بیان سے باہر ہے۔

ملک کی حالت شاہجہان کے وقت مین

شاہجہان کے وقت مین مکّہ اور بصرہ اور بندر عباس وجاپان و فرانس ویورچگیل یعنے پرتگال وسیام ولنکا وچین سے جہاز اس ملک کے مال کی قیمت مین سونا وچاندی لاتے تھے اور وہ سب یہان ہی صرف ہوجاتا تھا شیشہ کے برتن انگلستان سے بانات وغیرہ فرانس سے پچیس ہزار کے قریب گھوڑے اوسبک وفارس وعرب ومکّہ وبصرہ وبندر عباس سے۔ میوہ جات سمرقند وبلخ وبخارا وفارس سے عنبر جزیرہ مالدیپ وموزمبیک سے۔ گینڈے کے سینگ وہاتھی دانت وغلام حبش سے مشک وچینی کے برتن چین سے موتی لنکا اور ٹوٹی کورن سے آتے تھے مگر ان سب چیزون کے بدلے بجای روپیہ کے یہان کی پیداوار جاتی تھی۔ دہلی کے بازارون مین حالانکہ وہ بہت چوڑے تھے تمام دن لوگون کا اژدہام رہتا تھا مگر اوس زمانہ مین خوش پوشاک لوگ بمقابلہ پھٹے کپڑے پہننے والون کی بہ نسبت آجکل کے کم ہوتے تھے امیر وراجہ ومنصب دار ہی اچھے اچھے کپڑے پہنکر شہر مین نکلتے تھے ہر جمعہ کے روز بادشاہ ہوئے ہے مین نماز پڑھنے جاتے تھے اور اونکی سواری بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلتی تھی اون مین سالگرہ کا جلسہ بہت دہوم دہام سے ہوتا تھا اور اوس وقت اُن کے روبرو پیش ہوکر سلطنت کے بڑے بڑے عہدہ دار تحفے تحائف بھیجتے تھے تب بادشاہ اوس روز سونے کے ساتھ تلتے تھے سوا لاکھ

روپیہ کا چبوترہ بعض بعض امرا، بادشاہ کے لئے بناتے تھے محل مین مختلف قسم کے میلے ہوتے تھے اور بیگمات منصب دارون اور امرا کی عورتون سے کمخواب وغیرہ خریدتی تھین بعض اوقات بادشاہ بھی اِن میلون مین جایا کرتے تھے اور مثل معمولی آدمیون کے قیمت پر عورتون کے ساتھہ پیسہ پیسہ پر جھگڑتے تھے اور عورتین بھی بادشاہ کو صاف سُناتی تھین بیگمون اور امیرون کی عورتون مین اس قسم کی ردّ و بدّل ہوا کرتی تھی مگر اخیر مین میلہ بہت خوشی کے ساتھہ ختم ہوتا تھا۔ دہلی سے آگرہ تک جو سڑک جاری تھی اوسمین برابر کوس مینار کہ جو بعض بعض اب بھی موجود ہین لگے ہوئے تھے۔ شہر آگرہ جیسا کہ اب بسا ہوا ہے بسا ہوا تھا مگر یہان پر چار پانچ بڑے لمبے بازار تھے آگرہ کے گرد منصب دارون و راجاؤن اور امیرون کے باغ تھے کہ جنمین شہر کی عمارتین دور سے چھپی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ آگرہ مین عیسائیون کا مدرسہ اور گرجا اوس وقت مین موجود تھا اور اون کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے مین پوری آزادی تھی اور اون کا دربار شاہی مین پورا ادب ہوتا تھا بعض پادری اپنے علم و فضیلت کے لئے جیسے اب مشہور ہوتے ہین مشہور تھے اون کی طرف سے مصیبت زدون و بیکسیون کو ویسی ہی خیرات ملتی تھی جیسے کہ اب ملتی ہے اور وہ لوگون سے ویسے ہی حلم و اخلاق سے پیش آتے تھے جیسے کہ بعض اون مین سے اب پیش آتے ہین اس شہر مین ڈچ لوگون کی بھی کوٹھی تھی۔ یہ لوگ بانات و شیشہ کے برتن و لوہے کی چیزین بیچتے تھے اور نیل وغیرہ اس ملک سے خرید کر بھیجا کرتے تھے لکھنؤ مین بھی اوسوقت مین فرنگی محل بنا ہوا تھا اور وہان پر ڈچ لوگ کپڑا خریدتے تھے اور مصالحہ بھیجتے تھے۔

روضۂ تاجگنج۔ آگرہ مین شاہجہان نے وہ عمارت بنائی کہ جسکی وجہ سے اوس کا نام ہمیشہ روشن رہیگا۔ ہر ملک کے لوگ جو تاج کو دیکھنے آتے ہین اوسکی تعریف مین قاصر رہتے ہین۔

فرگسن صاحب اپنی تواریخ تعمیرات ہندوستان مین تحریر فرماتے ہین کہ تاج مین ایسی ایسی
خوبصورت چیزین بنائی گئی ہین اور ایک کو دوسری کے ساتھہ ایسی نسبت ہے کہ دنیا مین
کوئی عمارت اوس کے مقابل نہین ہوسکتی ہے اور کیسے سے کیسا ہی لاپرواہ آدمی ہو اُسکے
دل پر بہی ضرور اس خوبصورتی کا اثر ہوگا۔ بعض انگریز کہتے ہین کہ تاج مین سنگ مرمر کے
ذریعہ سے خواب کی کیفیت کو اصلی کر دکہایا ہے۔ ہنٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس عمارت
کو دیوؤن نے بنایا اور جوہریون نے مرصع کیا۔ یہ عمارت ۱۶۴۸ء مین پوری ہوئی مگر انگریز
کہتے ہین کہ اوس کا نقشہ ایک فرانسیسی مصور نے جس کا نام اوسٹن ڈی بورڈو تہا تیار کیا فارسی
مین اوسکو اوستاد عیسیٰ نادر العصر کہا گیا ہے اسکی تعمیر بائیس برس تک جاری رہی اور
بیس ہزار آدمی لگے رہے اور کل عمارت کا خرچ تین کروڑ سترہ لاکہہ اڑہتالیس ہزار چہبیس روپیہ
ہوا اگر ڈہائی سو برس کے بعد بہی اوسکی حالت وہ ہی ہے کہ جو روز تعمیر پر تہی اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہان کے معمار اوس زمانہ مین کس لیاقت کے آدمی ہوتے تہے اسطرح پر اگر آگرہ
کے قلعہ کی عمارتون کو دیکہا جاوے تو یہ معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی انجینیری کے مقابلہ مین اُس
وقت کی معماری کیا تہی اگر موتی مسجد کو جو شاہجہان نے سنہ ۱۶۵۴ء مین بنائی دیکہو گے تو یہ معلوم
ہوگا کہ صفائی و سادگی مین یہان کی عمارتین دنیا کی کسی عمارت سے کم نہین ہین اگر اعتماد اللہ
کی طرف خیال کروگے تو ضرور یہ معلوم ہوگا کہ ملک مین کتنی دولت ہوگی کہ جب بادشاہون
کے وزیر بہی اتنی بیش قیمت عمارتین بناتے تہے۔

غرضکہ شاہجہان کے وقت مین ملک نہایت آباد و رونق پر تہا اور برنیر صاحب کا یہ کہنا
کہ میری آنکہین اس خوبصورت ملک کو دیکہکر سیر نہین ہوتین درست ہے۔

گوشائین تلسی داس۔ شاہجہان کیوقت مین گوشائین تلسی داس شمالی ہندوستان مین

اور بابا تو کارام دکھن مین ہوئے گوشائین تلسی داس سمت ۱۵۸۹ مین پیدا ہوئے اور سمت ۱۶۸۱ تک رہے اور جو کام کہ اونہون نے عوام کو اصلی ہند و مذہب مین تعلیم دینے کا کیا وہ ہمیشہ اس ملک کے لئے یادگار رہیگا اون کی راماین و بنے پترکا و دوہاولی و ست سئی وغیرہ ہزارون عورتون مردون غریبون امیرون بڑون چھوٹون مین وید سے بھی زیادہ مانی جاتی ہین - ادہر پنجاب سے لیکر بھاگلپور تک ادہر ہمالیہ سے نربدا تک اونکی سچی بھکتی کا اثر برابر قایم ہے - وہ کہتے ہین کہ مین یقیناً کہتا ہون اور کوئی جہوٹ یا فضول بات نہین کہتا کہ جو شخص سری رام چندر جی کا بھجن کرتے ہین وہ اس دنیا سے کہ جس سے چھوٹنا مشکل ہے جلد نجات پاوین گے - پانی سے گھی یا بالو سے تیل نکل آوے مگر پرمیشور کی بھکتی کے بغیر انسان کی موکش نہین ہوسکتی - ہزارون آدمیون کی زندگی اونکے نیک کلام کی وجہ سے سُدہر گئی اور جیسے کہ سری کرشن کی عوام مین پوجا کا رواج دینے کے باعث سورداس جی ہوئے ویسے ہی رام چندر جی کے لئے تلسی داس جی ہوئے -

زبان اُردو کی پیدایش اور اوس کی حالت - شاہجہان کے عہد مین کہ جب شہر دہلی بسایا گیا تو ہندو مسلمانون کے ملنے سے ایک نئی زبان پیدا ہوگئی جسکا نام اُردو ہے لفظ اُردو سے مراد لشکر ہے اور یہ لفظ ترکی زبان کا ہے شاہجہان کے وقت مین اُردو معلی یعنی لشکر اعظم دہلی کا نام ہوا اور اوس سے جو زبان کہ وہان بولی جاتی تہی وہ بہی اُردو کے نام سے مشہور ہوئی اسمین سنسکرت اور پراکرت الفاظ فارسی عربی و ترکی الفاظ کے ساتہ برابر شامل ہین اور یہ ہی تمام ہندوستان مین کم و بیش رائج ہے مگر اس زبان کی ترقی جیسی کہ ہونی چاہیئے نہین ہوئی - پہلے اس مین عربی و فارسی کے الفاظ استعمال کرنے کا زیادہ رواج تہا - اب سادگی آتی جاتی ہے بہت سے شاعرون نے کہ جنکے کلام اب تک مشہور ہین اس زبان

مین لکھا مگر اون کی تصنیفات زمانہ حال کے خیالات کے مطابق نہین ہے۔ اُردو شاعری
مین ایک بڑا نقص یہ ہے کہ وہ خیالی باتون پر بمقابلہ مفید یا کارآمد باتون کے زیادہ متوجہ مین
علم ادب یا تاریخ یا فلاسفی یا سائنس کی کتابین سوای اُن کے کہ جو انگریزیدانون یا انگریزی
خیالات کے لوگون نے لکھین اس زبان مین بہت کم ہین اور جیسی ترقی کہ بنگالی و مرہٹی و
گجراتی وغیرہ زبانون کی ہوئی اوسکا عشر عشیر بھی اس زبان مین نہین ہوئی۔ سودا۔ آتش۔
ناسخ۔ ذوق۔ غالب۔ ظفر۔ وغیرہ کے کلام کیسے ہی فصیح ہون مگر وہ زبان کے علم
ادب کی کسی اعلی حالت کو نہین دکھلاتے نہ کوئی شخص اون کو پڑھکر اپنے خیالات مین ترقی
پا سکتا ہے۔ فی زمانہ اس زبان مین ناول کہ جو بیشتر انگریزی سے ترجمہ کیئے جاتے ہین بہت
چل گئے ہین مگر بہت مفید اور کارآمد کتابون کی بہت ہی کمی ہے اور یہ کمی جب تک رفع
نہین ہوگی کہ جب تک انگریزی دان اوسکی طرف ویسی ہی توجہ نہ کرینگے۔ عام شکایت یہ
ہے کہ آجکل کے انگریزی دان انگریزی کو بمقابلہ اپنی دیسی زبانون کے زیادہ آسانی و فصاحت
سے لکھہ پڑھ سکتے ہین اور روزمرہ کی گفتگو مین بلا ضرورت بھی انگریزی کے الفاظ استعمال کر کے
اپنی زبان کو بگاڑتے ہین جبتک یہ شکایت رفع نہین ہوگی زبانکی ترقی نہین ہو سکتی۔

اورنگ زیب شاہجہان کے بعد اسکے بیٹے اورنگ زیب نے ۴۹ برس یعنی ۱۶۵۹ء سے ۱۷۰۷ء
تک بادشاہت کی اسکے عہد حکومت مین سلطنت مغلیہ کے عروج کی اخیر حد ہوکر زوال
شروع ہوگیا وجہہ یہ تھی کہ وہ مثل اکبر و جہانگیر و شاہجہان کے اپنی ہندو رعایا و ہندو راجاؤن
کی دلجوئی کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوا اور اپنی متعصب مزاجی سے اونکو اپنے سے علیحدہ کردیا۔
۱۶۵۷ء مین جب شاہجہان بیمار ہوا تو اوسکے چارون لڑکے تخت لینے کی لئے آمادہ ہوئے
مگر اورنگ زیب ہی اپنے سب بھائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔

جس وقت شاہجہان بیمار ہوا انتظام سلطنت داراشکوہ کے ہاتھ مین تھا اوس نے بادشاہ کی
بیماری کی خبر پھیلنے نہ دی مگر روشن آرابیگم نے کہ جو اورنگ زیب سے ملی ہوئی تھی اوسکو یہ
خبر پہونچادی اور پھر وہ عام ہو گئی۔ چونکہ بادشاہ کئی روز تک جھروکہ مین نہین گئے لوگون نے
مشہور کر دیا کہ وہ مر گئے۔ داراشکوہ۔ شاہ شجاع۔ مرادبخش نے تخت کے لئے لڑائی شروع
کر دی اور ہر ایک اپنے اپنے کو بادشاہ کہنے لگا اورنگ زیب ہی صرف خاموش رہا اور ہر
طرف نگاہ رکھی وہ یہ جانتا تھا کہ دارا کی تعجیل اور شجاع اور مرادبخش کی سستی سے کچھ نہو سکیگا
اور اوسکی ہی فتح ہوگی۔ دارا وغیرہ نے تو تخت کے لئے علانیہ کوشش کی مگر اورنگ زیب
نے خفیہ اور پیچیدہ طور پر سعی کی اوسکو دھوکا اور حکمت عملی سے مطلب پورا کرنا خوب آتا تھا۔
دارا نے شجاع اور مراد کو آسانی سے فتح کر لیا مگر اورنگ زیب کے فتح کرنیکے لئے آگرہ سے
بہت بڑی فوج لیکر فیروزآباد گیا وہان پر بڑے زور شور سے لڑائی ہوئی اور اورنگ زیب
بہت ہی استقلال سے لڑا جس وقت فوج بھاگنے لگی تو ہاتھی کے پیر بندھوا دئے تاکہ وہ
پیچھے نہ ہٹے۔ اِس سے اوسکے لوگون کی ہمت بندھ گئی اور بجائے شکست کے فتح ہوئی
پھر دارا بھاگ گیا اور اورنگ زیب نے آگرہ پہونچکر شاہجہان کو قید کر لیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے
صرف دارا کو دبانے کے لئے ایسا کیا ہے مگر غرض یہ تھی کہ رعایا اُس کے قابو مین ہو جاوے
اورنگ زیب نے شاہجہان کے ساتھ بہت ہی اچھا برتاؤ کیا اور اوسکی آسایش کی
سب چیزین مہیا کر دین شاہجہان کو قید کرکے اوس نے مرادبخش کو کہ جسکو اب تک وہ بادشاہ
کہتا تھا قید کر لیا اور ۱۶۵۸ء مین خود تخت پر بیٹھ گیا اسکے بعد اوس نے دارا کا تعاقب کیا اور
کئی شکستون کے بعد دارا کے نمک حرام ہمراہیون نے اوسکو اورنگ زیب کے حوالہ کر دیا اور
اورنگ زیب نے اوسکو کافر کہکر مروا ڈالا اور اوسکا سر شاہجہان کے پاس بھیجا۔

اورنگ زیب کا انتظام سلطنت۔

اورنگ زیب نے شروع مین تو اکبر کے بڑے مسئلہ عدم مداخلت کو مدنظر رکھا مگر رفتہ رفتہ اپنا بندوبست پورا کرکے ہندوؤن کو ہر طرح سے دبانا شروع کیا جزیہ جو کہ اکبر نے معاف کردیا تھا پھر جاری کیا مگر اوسی کے ساتھ اسّی کے قریب چھوٹے چھوٹے محصول معاف کردئے۔ فوجی انتظام اس طرح پر تھا کہ منصب دار پانچسو سے لیکر دوازدہ ہزاری تک کے اور خاص خاص لوگ پانزدہ ہزاری تک ہوتے تھے مگر یہ لوگ تعداد معینہ کے گھوڑے نہین رکھتے تھے۔ ان منصب دارون کو تنخواہ نقد یا زمین دیجاتی تھی۔ بادشاہ کی فوج زیادہ تر انہین منصب دارون اور کچھہ راجاؤن کی دی ہوئی تھی راجاؤن کو بھی تنخواہین ملتی تھین ہزاری کے منصب کے نیچے کے بیشمار لوگ تھے ان مین سے قریب دو تین سو کے دارالخلافت مین ہمیشہ موجود رہتے تھے ہر ایک سوار کے پاس دو گھوڑے کم از کم ہوتے تھے کیونکہ ایک گھوڑے کا سوار ایک ٹانگ کا آدمی خیال کیا جاتا تھا۔ ہر سوار کو پچیس روپیہ ماہوار ملتا تھا کچھہ روزینہ دار بھی ہوتے تھے جنکو روزینہ تنخواہ ملتی تھی امرا اور چھوٹے منصب دارون کی جائدادین اونکے مرنے کے بعد ضبط ہوجاتی تھین چاہے وارث ہو یا نہ ہو اسی خیال سے اکثر ہوشیار لوگ اپنی دولت چھپاکر یا زمین مین دفن کرکے رکھتے تھے تاکہ اگر اون کے ورثا کو سرکار سے کچھہ نہ ملے تو بھوکے نہ مرین۔ پیادے دو لاکھہ پندرہ ہزار تھے اس کے علاوہ ہر قسم پر بہت سے خدمتگار اور کاریگر اور سپاہیون کے بی بی بچے تک جاتے تھے اس سے لشکر دو تین لاکھہ آدمیون کا ہوجاتا تھا اور فضول خرچ اور تکلیف کا باعث ہوتا تھا کچھہ توپین بھی لشکر مین رہتی تھین کچھہ شتربان بھی ہوتے تھے مگر تلوار اور تیر زیادہ کام مین آتے تھے۔

انتظام ملکی بھی قریب قریب اسی اصول پر مبنی تھا منصب دارون کی طرح جاگیردار ہوتے تھے

صوبہ دار اکثر منصب داروں میں سے مقرر کیے جاتے تھے اور اون کو بجائے نقد روپیہ کے زمین ملتی تھی یہ لوگ بادشاہ کے اسوجہ سے زیادہ تابع رہتے تھے کہ عہدہ جاگیرداری اور منصب داری اوسکے اختیار میں تھا۔ یہ لوگ پانچواں حصہ اپنی آمدنی کا مالگذاری میں دیتے تھے مگر منصب دار اپنے علاقہ میں بشیتر خود مختار ہوتے تھے اور حتی الامکان رعایا کو لوٹتے تھے چونکہ جاگیردار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے تھے تاکہ وہ ایک جگہہ پر رہنے سے قابو یافتہ نہ ہوجاویں اس لیئے بیچارے کسانوں اور تجاروں کی بڑی مصیبت تھی صوبہ کے حاکم جو چاہے سو کرتے تھے اور بادشاہ کو اوسکی خبر تک نہ ہوتی تھی اگر ہوجاتی تھی تو سزا بھی خوب ملتی تھی اورنگ زیب کی طرف سے مخبر اور افسر نگران مقرر تھے اور یہ اوس کو تمام خبریں پہونچایا کرتے تھے مگر صوبہ دار ان کو اکثر رشوت دیکر جو چاہے جو لکھوا دیتے تھے اگرچہ دہلی اور اور بڑے شہروں کے قرب وجوار میں تو یہ ناممکن تھا اور وہاں پر بادشاہ پورے طور پر انصاف کرسکتا تھا مگر دور و دراز کے صوبوں میں خرابی کو کوئی روکنے والا نہیں تھا اس طریقہ انتظام کا جو اثر رعایا پر ہوا اوسکی نسبت برنیر صاحب ہے کہ جنہوں نے بچشم دید لکھا ہے اور کوئی مستند شاہد نہیں ہوسکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے ظلم سے زیادہ اور کوئی چیز خیال میں نہیں آسکتی یہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جسکے روبرو مظلوم کاشتکار یا کاریگر یا پیشہ ور اپنی فریاد کرسکے کوئی بڑا امیر یا حاکم عدالت یا کوئی جماعت ایسی نہیں ہے کہ جو ان بیرحم ظالموں کے ظلم کو روکے۔ قاضیوں کو ان لوگوں کی دادرسی کرنے کا اختیار نہیں ہے اس ظلم ہی کیوجہ سے ہر قسم کی تجارت بند ہوگئی اور ہر شخص کے طریقہ برتاؤ پر برا اثر ہوا ہے کوئی شخص تجارت کرنے کی ہمت نہیں کرتا اگر کہیں دولت پیدا بھی کیجاوے تو بجائے اسکے کہ کمانے والا اپنی آسایش اور آرام کا سامان بہم پہونچاوے وہ یہی کوشش

کرتا ہے کہ مین اپنے کہانے پہننے سے غریب ہی نظر آؤن - اسی وجہ سے لوگ بہت سا سونا چاندی خرید کر زمین مین دفن کرتے ہین بادشاہ کو اگر وہ چاہے تو بہی اپنے ماتحت حاکمون کے ظلم کے روکنے کا کوئی ذریعہ نہین ہے - اِن لوگون کا ظلم اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس سے کاشتکار اور کاریگر کو روزمرّہ کی ضروریات کا بہی سامان بہم نہین پہونچتا اور وہ بیچارے بہوکون کے مارے تکلیف سے مرجاتے ہین - اِس ظلم کی وجہ سے اِن لوگون کے اولاد پیدا نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بچپن مین ہی مرجاتی ہے اسی ظلم کی وجہ سے کاشتکار اپنی جہونپڑی کو چہوڑ کر دوسری جگہہ اس امید سے بہاگ کر چلا جاتا ہے کہ وہان پر اُس پر کم ظلم ہوگا یا فوج مین داخل ہوجاتا ہے کہ جس سے وہ ظلم سے بچے زمین کی سوای جبر کے اور طرح پر کاشت نہین ہوتی کوئی شخص خندقون یا نہرون کی مرمت کرنے پر راضی نہین ہوتا کل ملک مین کاشت بہت خراب ہوتی ہے اور بہت سا حصہ بوجہہ نہونے آبپاشی کے بلا کاشت پڑا رہتا ہے مکانات بہی ویران پڑے ہین کوئی شخص نہ نیا مکان بنانا چاہتا ہے نہ پُرانے مکان کی مرمت کراتا ہے کاشتکار کو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ مین ایک ظالم کے لئے جو کل ہی آکر مجہے لوٹ کر تباہ کردیگا کیون محنت کرون اور استمرار دارون اور گورنرون اور ٹہیکہ دارون کا یہ خیال ہے کہ ہمکو زمین کی بربادی کی کیا فکر ہے ہم کیون اپنا وقت و روپیہ خراب کرکے اوسکو درست کرادین کیونکہ ہم سے ہی ایک لمحہ مین زمین چہین جاسکتی ہے اور ہماری محنت سے نہ ہمکو فائدہ ہوگا نہ ہماری اولاد کو پس خواہ کاشتکار بہوکا مرے یا بہاگ جاوے ہمکو تو زمین سے جو کچہہ مل سکے لینا ہی چاہئے اور جب ہم اوسکو چہوڑ کر جائین تو بیابان ہی چہوڑین یہی حال کاریگرون کا بہی ہے کوئی کاریگر اپنے کام مین دل نہین لگاتا کیونکہ اوسکو یہ معلوم ہے کہ وہ اپنی محنت کی کمائی سے کوئی زمین یا جائداد پیدا نہین کرسکتا بلکہ اوسکی یہی کوشش رہتی

ہے کہ جہان تک ہوسکے غریب ہی نظر آوٗن کوڑے کے زور سے ہی وہ کام کرتا ہے اگر
موٹا کہانا موٹا پہننا ملجاوے تو اوسکو غنیمت جانتا ہے اگر وہ روپیہ پیدا کرتا ہے تو اُس کے
پاس نہین رہتا بلکہ کسی ساہوکار کے پاس چلا جاتا ہے اور ساہوکار کو بہی یہ خوف برابر بنا رہتا
ہے کہ مین بہی نہ لٹ جاوٗن۔ پس اس ملک مین اگر جہالت نہ ہو تو کیا ہو نہ یہان پر کوئی
بڑے مدرسے ہین نہ کالج ہین نہ ایسے لوگ ہین جو کالج یا مدرسہ بناوین نہ لوگون کے پاس
ایسی جائدادین ہین کہ جو اس کام کے لئے کافی ہون اگر کسی کے پاس روپیہ ہو بہی تو وہ اِس
خوف سے کہ لُٹ نہ جاوے کوئی ایسا کام کرنا نہین چاہتا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی ایسا مدرسہ
بنے بہی تو طالب علمون کو اوس مین تعلیم کے لئے آنے کی رغبت نہین ہوتی کیونکہ اُن کے لئے
کوئی ایسا عہدہ یا منصب نہین معلوم ہوتا کہ جس مین وہ اپنی لیاقت کو دکہلا سکین ایسے
ملک مین کوئی ترقی نہین ہو سکتی کوئی شخص نظر نہین آتا کہ جو یورپ کے لوگون کی سی محنت سے
روپیہ پیدا کرے یہان ہر شخص کو خواہ کیسا ہی بڑا ہو یہ ہی فکر رہتی ہے کہ میری دولت دوسرون
پر ظاہر نہ ہو اگر کسی سوداگر کے پاس فوج بہی ہوتی ہے اور وہ سوداگری کرنے کی ہمت بہی
کرتا ہے تو اوسکو بہی یہ ہی خوف رہتا ہے کہ جس شخص کی فوج اوسکی حفاظت کے لئے ہے شاید
وہ ہی اوسکو نہ لوٹ لے۔ بادشاہ کے یہان شہزادے یا امیرزادے یا رئیس زادے یا
سوداگرون اور کارخانہ والون کے لڑکے جو تعلیم یافتہ ہون جنکو ادب آداب کا پورا سلیقہ ہو
جو بادشاہ کے ساتہہ محبت رکہین اور جو اپنے خاندان کی آبرو کو بہادری کے ساتہہ قایم رکہنے کو
مستعد ہون اور جنکو کارنمایان دکہلا کر ترقی کی امید ہو نہین ہین بلکہ جاہل و ظالم و غلام و خوشامدی
کہ جو نہایت نیچے درجہ سے اوس کے پاس پہونچگئے ہین جنہین نمک حلالی اور حب الوطنی کا
نام و نشان بہی نہین ہے جو اپنے غرور کے مارے مرے جاتے ہین اور جنہین ہمت و نیک

و بد کی تمیز نہین ہے بہرے ہوئے ہین - تمام ملک اس وجہ سے تباہ ہے کہ ایک بڑے
دربار کی شان و شوکت اور ایک بڑی فوج کا کہ جو ملک کو زیر متابعت رکھے خرچ چلے -
یہان کے لوگون کی مصیبتین خیال مین بہی نہین آسکتین کوڑہ وچابک کے زور سے ہی وہ
محنت کرنے پر مجبور رہتے ہین اور جب وہ کوڑے کو بہی برداشت نہین کرسکتے تو اون کے
باغی ہو کر فرار ہونے سے روکنے کے لئے جنگی فوج موجود ہے -
عمدہ قانون کی یہان پر کمی نہین ہے مگر عمدہ قانون جب تک کہ اوس پر عملدرآمد نہ ہو محض
بیسود ہے وہ ہی بادشاہ اور وزیر جو رعایا کی دادرسی کرسکتے ہین ظالم حاکمون کو مقرر کرتے
ہین اور اگر مستغیث کی دادرسی ممکن بہی ہو تو وہ اپنا گہر و کام چہوڑ کر ڈیڑہ سو کوس دار الخلافت
ریاست مین کس طرح پہونچ سکتا ہے اگر راستہ کے چورون اور رہزنون سے بچکر وہ دار الخلافت
تک پہونچ بہی جاوے تو اوسکا صحیح صحیح حال بادشاہ تک پہونچنا نا ممکن ہے کیونکہ وہان پر ظالم
حاکم کے دوست ہر وقت لگے رہتے ہین پس ہر صوبہ کا حاکم وہان کا خود مختار بادشاہ ہے -
حاکم صوبہ کو اختیار ہے کہ جیسے چاہے ویسے کرے اگر یہ کہا جائے کہ یہان پر قانون اور قانون
پیشہ لوگ کم ہین اور فارسی کا یہ مسئلہ کہ ناحق کوتاہ بہتر از حق دراز - تو اسکا جواب یہ ہے کہ
گو جائداد مین تمام رعایا کے حق ملکیت کو یک قلم بند کر دینے سے مقدمات مین کمی ہو گی اور
قانون پیشہ لوگ اور حکام عدالت کی ضرورت نہین رہیگی مگر یہ علاج بجای بیماری کے دفع
کرنے کے اوسکو اور بڑہا دیگا بجای ایسے حکام کے کہ جنکی ایمانداری پر بادشاہ کو اعتبار ہو ہر شخص
حاکم کی مرضی کے تابع ہو گا اور جو خرابی کہ اوس سے برپا ہو گی اوس کا کچہہ اندازہ نہین ہو سکتا
غریبون کا کہ جنکو رشوت دینے کی طاقت نہین انصاف ہو جاتا ہی لیکن عام طور پر جہان روپیہ خرچ
ہو سکتا ہے وہان انصاف نہین ہے غرضکہ یہان پر اسوجہہ سے کہ سرکار ہی تمام زمین کی

مالک سے ہر قسم کا ظلم و غلامی و وحشیانہ برتاؤ و افلاس و ناانصافی موجود ہی زمین بجای کاشت کیئے جانے کے جنگل ہے۔ برنیر صاحب کا سفرنامہ (صفحات ۲۰۱ لغایتہ ۲۳۸) وجہہ اس خرابی کی اورنگ زیب کا اپنے ماتحت سرداروں و رعایا کی دلجوئی نہ کرنا تھی۔
اکبر اور اوسکے جانشینون کی خوش انتظامی اور نیک برتاؤ کی بدولت بہت سے ہندو راجہ مغلون کے بڑے پاسدار ہوگئے تھے اورنگ زیب کے وقت مین ہندوؤن کے ساتھہ مخالفت ہونے سے سلطنت کو زوال پہونچا۔ ادہر راجپوت اودہر پٹھان ادہر فارس کے لوگ اور اودہر دکن کے مختلف فرق اورنگ زیب کے سامنے موجود تھے اور ان سب سے اپنے تئین محفوظ رکھنے کے لئے بادشاہ کو ایسی فوج کہ جو محض اوسی کے اوپر منحصر ہو رکھنی لازمی تھی اور جو خرابیان کہ جنگی گورنمنٹ سے ہوتی ہین وہ برپا ہوئین اگر ہندوؤن کو ظلم برداشت کرنے کی عادت نہوتی تو بادشاہت جلد ختم ہوجاتی لیکن اون کو بہی صبر نہوسکا اور ملک مین چارونطرف فساد پہیلنے لگا۔
سنہ ۱۶۶۴ع مین جب بادشاہ نے کشمیر کا سفر کیا تو ملک مین ہر طرف امن وامان تھا اور جب وہ سنہ ۱۶۶۵ع مین واپس آیا تو اوس نے تمام ملک مین وہ ہی امن وامان پایا۔ سیواجی نے اوسکی اطاعت قبول کرلی تہی اور سنہ ۱۶۶۸ع مین جے سنگہ کہ جو ہمیشہ سے بادشاہ کا حامی اور مددگار تھا اور جسونت سنگہ کہ جو اوسکا دوسرا مشہور جنرل تھا مر گیا پس بادشاہ کو ہندوؤن کو زیر کرنے کے لئے اون تدبیرون کو کہ جنکو وہ ایک عرصہ سے سوچ رہا تھا عمل مین لانے کا موقع ملا۔ چنانچہ اپریل سنہ ۱۶۶۹ع مین اوسکو معلوم ہوا کہ بنارس اور اور دیگر ہندوؤن کے بڑے مقامات کے پنڈت اپنا علم نہ صرف اپنے ہی لوگون کو بلکہ مسلمانون کو بہی سکھلاتے ہین بادشاہ کو اسکی برداشت نہ ہوسکی اوس نے تمام صوبون کے حکام کے نام حکم جاری کیا کہ کافرونکے تمام

مدرسون اور مندرون کو خوب غارت کرو اور بت پرستی کی تعلیم اور اوسکا عملدرآمد قطعاً مسدود کردو۔ اس حکم کی پوری تعمیل تو نہین ہوئی اور چند برہمنون کو دہمکا کر اور چند بڑے مندرون کو غارت کرکے رہ گئے۔ مگر اس طوفان مین بشونا تہہ کا مندر بنارس مین اور متہرا مین ایک بڑا مندر توڑ کر مسجدین بنائی گئین اور مورتیان لاکر آگرہ مین مسجد کی سیڈہیون کے نیچے دفن کی گئین اسکے تین چار برس بعد چار پانچ ہزار ہندو جو میوات کے ست نامی کہلاتے تہے باغی ہوگئے بادشاہ کے ایک افسر نے اون مین سے ایک کو مارا تہا اسی سے وہ سب لوگ مرنے کو تیار ہوگئے اور کئی دفعہ غالب آکر آخیر کو مغلوب ہوئے اور مارے گئے۔ اورنگ زیب نے اپنی سلطنت کے گیارہوین سال مین حکم دیا کہ کوئی تاریخ بادشاہی دفتر مین جیسا کہ اکبر کے وقت سے چلا آیا تہا نہ لکہی جاوے چنانچہ جو کچہہ کسی کو ملا وہ یا تو خفیہ لکہتا تہا یا زبانی یاد رکہتا تہا ۱۶۷۵ء مین اوس نے ہندوؤن پر جزیہ لگایا اور اکبر کے اس مسئلہ کو کہ محصول لینے والے کی نگاہ مین سب رعایا برابر ہے کوئی پاک یا ناپاک نہین ہے رد کردیا۔ راجہ جسونت سنگہ والی جودہپور نے جو اس وقت سلطنت کے بڑے رکنون مین تہے بادشاہ کو اس کارروئی سے روکنا چاہا اور ایک خط کہ جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے لکہا مگر اورنگ زیب نے نہ سنا اور محصول لگایا۔

مجہے اطلاع ہوئی ہے کہ اس بندہ خیرخواہ کے استیصال کے لئے اتنی دولت خرچ ہوچکی ہے کہ خزانہ شاہی خالی ہوگیا ہے اوسکے معمور کرنیکے لئے جزیہ لینا قرار پایا ہے۔

حضور کے جد اعلی محمد جلال الدین اکبر عرش آشیانی نے باون برس سلطنت عدالت اور شفقت کے ساتہہ کی جس سے رعیت نے آسایش اور آرام پایا اور وہ خوش و خورم رہی اوسنے عیسائی یہودی۔ داؤدی۔ محمدی۔ برہمن۔ لامذہب۔ دہریہ کو ایک ہی نگاہ سے دیکہا سب پر دیا ہوسکتا ہے وہان ... عاطفت فرمائی اس لطف و کرم کا معاوضہ یہ ملا کہ جگت گورو اسکا خطاب

ولقب ہوا۔ اسی طرح نورالدین جہانگیر جنت مکان نے بائیس برس تک شہنشاہی کی اور رعیت
کو ظل عاطفت مین رکھا اور اپنے دوستون کی نیک خواہی اور خیرخواہی کیوجہ سے فتحمند رہا۔
شاہجہان نے بھی اپنی ۳۲ برس کی فرمانروائی مین کچھ پہلے بادشاہون سے نیک نامی کم
نہین حاصل کی رحمدلی اور نیکوکاری سے نیک نامی دوام پائی۔

یہ حضور کے باپ دادا کے رفعت وکرم وعدالت کا حال تھا جب وہ ان اصول عدالت و
بزرگی کے پیرو ہوئے تو جہان اونہون نے قدم رکھا وہان فتح وظفر ہمرکاب ہی۔ بہت سے
قلعے اور ملک اُن کے قبضہ اور تصرف مین آئے مگر حضور عالی کی مملکت مین سے بہت سا
ملک نکلگیا اور آیندہ اور نکلنے والا ہے سارے ملک مین تباہی اور غارت گری وقزاقی کا بازار
گرم ہے اور کوئی اوسکی روک ٹوک نہین۔ رعایا ویران اور برباد ہوگئی۔ سارا ملک بھوکا مرتا
ہے روز بروز دشواریان اور مشکلات جمع ہوتی جاتی ہین جب بادشاہ اور بادشاہزادون کے
گھرون مین افلاس آگیا ہو تو وای برحال امیران۔ سپاہ واویلا مچا رہی ہے سوداگر شکایت
کر رہے ہین مسلمان ناراض بیٹھے ہین ہنود وبنیوا وبیدست وپا ہو رہے ہین بدنصیب خلقت
کو رات کو روٹی میسر نہین ہوتی دن کو وہ غصہ کھاتے ہین اور رنج کے مارے سر کو دیدے مارتے
ہین کس طرح اوس بادشاہ کا جاہ وحشم باقی رہ سکتا ہے جو ایسی رعایا سے جسکا افلاس حد غایت
کو پہونچگیا ہو سخت محصول وصول کرے۔ اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک یہہ شہرت
ہو رہی ہے کہ بادشاہ ہندوؤن سے جلکر برہمنون۔ سنارون۔ جوگیون۔ بیراگیون سنیاسیون
سے جزیہ لیگا۔ اپنے خاندان تیموریہ کے ننگ ونام وعزت واحتشام کا خیال کچھہ نہین کرے گا
بیگناہ تارک الدنیا آدمیون پر زبردستی کریگا۔ اگر جناب عالی کو کتب الہامی پر ایمان واعتقاد
ہو تو آپ کو یہہ ہدایت ہوسکتی ہے کہ خدا رب العالمین ہے فقط رب المسلمین نہین ہے ہندو

مسلمان سب خدا کے نزدیک برابر ہین اوس نے اُن کے رنگ اپنے حکم سے مختلف بنائے ہین وہ ہی سب کو پیدا کرتا ہے مساجد مین اذان ہوتی ہے بتخانون مین گھنٹہ بجتا ہے مگر دونون جگہہ ایک ہی خدا کی عبادت ہوتی ہے کسی غیر مذہب و رسم و رواج مین دست اندازی کرنا اور اوسکو بیعزت کرنا خدا کو ناراض کرتا ہے اگر کسی تصویر کو بگاڑیئے تو مصور کے دل مین کینہ خود بخود بے اختیار پیدا ہوتا ہے کسی شاعر نے سچ کہا ہے کہ قدرت کے مختلف کامون کی عیب جوئی نہ کرو۔

القصہ جو ہندوؤن سے جزیہ مانگا جاتا ہے وہ عدالت کے برخلاف ہے اور حضور کی صلاح دولت کے لئے مضر ہے۔ وہ ملک کو مفلس بنائے گا وہ ایک بدعت ہے اور ہندوستان کے قوانین وآئین کے خلاف اگر حضور کو اپنی شریعت کی پابندی اس جزیہ لینے پر مجبور کرتے ہے تو عدالت کا مقتضا یہ تہا کہ اول رام سنگہ سے جو سارے ہندوؤن کا منڈہ ہے جزیہ طلب کرتے بعد اوسکے اس خیر خواہ سے مانگتے جسکا مقابلہ حضور آسانی سے کرسکتے ہین بہادر جوانمردون کو چیونٹون اور مکہیون کا ستانا زیبا نہین۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ اراکین سلطنت نے غفلت کی کہ حضور کو ثواب و بزرگی کے قواعد پر ہدایت نہین کی۔

بعض مسلمان مورخون کے نزدیک یہ خط اصلی نہین ہے یا اگر لکہا گیا تو اورنگ زیب کے پاس نہین بہیجا گیا کیونکہ اسکا ذکر کسی مسلمانی تاریخ مین نہین ہی مگر کین صاحب اپنی کتاب زوال سلطنت مغلیہ Fall of the Moghul Empire. مین اوس کا لکہا جانا صحیح قرار دیتے ہین۔ جسونت سنگہ جودہپور کا راجہ تہا۔ وہ بڑا اصاف گو آدمی تہا اور سچ کہنے مین کبہی دریغ نہین کرتا تہا اسکی لیاقت معمولی نہین تہی اور وہ بادشاہ کے بڑے وزیرون مین شمار کیا جاتا تہا اور خود اورنگ زیب اوس سے ڈرتا تہا گجرات۔ دکہن۔ مالوہ۔ اجمیر۔

کابل مین اوس نے اپنی لیاقت کو برابر ظاہر کیا تہا پس ایسے خط کا لکہنا اوس سے ناممکن نہین ہے جزیہ اس طرح پر لگایا گیا کہ برہمنون پر ایک مہر اور غریبون پر ساڑہے تین روپیہ اور سوداگرون پر ساڑہے تیرہ روپیہ لگائے۔ لوگون نے بہت واویلا مچائی اور محل اور قلعہ کے گرد جمع ہوکر اورنگ زیب کو گالیان دین اور جب وہ مسجد مین نماز پڑہنے کو گیا تو ہزارون آدمیون نے اوسکی سواری کو گہیر کر بہت غل مچایا اور دنگہ و فساد برپا کیا مگر بادشاہ کے ہاتہیون نے سیکڑون کو کچل ڈالا۔ تاہم رعایا کی مخالفت کم نہ ہوئی اسی عرصہ مین جسونت سنگہ بہی مرگیا اور اورنگ زیب نے جو برتاؤ اوسکے لڑکون کے ساتہہ کیا اوس سے راجپوتون مین شعلہ مخالفت اور بہی بہڑک گیا اوس نے جسونت سنگہ کے دونون لڑکون کو دہلی مین لاکر مسلمان کرلیا راجپوتون کو اسکی برداشت نہ ہوئی اور جب اونکو یہ خبر ہوئی کہ بادشاہ نے ہر شخص پر جو شرع محمدی کو قبول نہ کرے جزیہ لگایا تو ان کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی چنانچہ اونہون نے اس محصول کو قبول نہ کیا اور دونون راجکنوارون کو بادشاہ کے چنگل سے چہوڑانے کی کوشش کی بادشاہ کو یہ خبر نہین تہی کہ میری اس کارروائی کا کیا نتیجہ ہوگا چنانچہ جب وہ راجپوتانہ مین گیا تو اوس نے اودیپور اور جودہپور کی ریاستون کو اپنے مخالف پایا اس لڑائی مین بادشاہ نے اپنی حکمت عملی سے فتح پائی مگر شعلہ مخالفت کا نہ دبا راجپوتون کے دلون مین جو زخم کہ ان کے مذہب اور ان کے سردارون کی ہتک سے ہوا تہا نہین بہرا اور وہ لوگ جو شروع سلطنت مین پایہ تخت تہے اب ایسے علیحدہ ہوگئے کہ پہر اونکا ملنا ناممکن ہوگیا۔

اورنگ زیب کا آخر وقت اور سلطنت مغلیہ کے زوال کا تذکرہ۔

اورنگ زیب کی تمام زندگی باوجود اسقدر جاہ و حشمت کے بڑی بے آرامی سے گذری اور باوجود اسقدر لیاقت اور محنت کے وہ سلطنت کے زوال کو نہین روک سکا اوس نے گولکنڈہ اور بیجاپور کو فتح کرکے یہ سمجہا کہ

مین دکہن کا مالک ہوگیا لیکن مرہٹے برابر سر اوٹہاتے اور بادشاہ کی فوج کو برابر تنگ کرتے
رہتے اورنگ زیب نے اونکو دبانے کی بڑی کوشش کی لیکن اودہر تو اوسکے سپاہیون اور
افسرون مین آرام طلبی پہیل گئی تہی ادہر مرہٹون کو سختی برداشت کرنے کی عادت تہی - پہر
دونون کا مقابلہ کیسے ہوسکتا تہا مغل تو زرہ بکترون کے نیچے گدگدے کپڑے پہنتے تہے
اون کے گہوڑون کے زین اور ساز مخمل کے ہوتے تہے اور وہ اتنا زیور پہنکر لڑائی مین جاتے
تہے کہ گویا کسی سواری کے جلوس مین جاتے ہین معمولی سپاہی بہی اگر اونکے خیمون مین دہلی اور
آگرہ کی سی آسایش نہین ہوتی تہی تو بہت گہبراتے تہے لشکر مین اسقدر ہجوم ہوتا تہا کہ ڈہائی
سو بازار لگتے تہے ہر امیر کا ایک بازار ہوتا تہا اور لشکر بیس میل مین پڑتا تہا اور جہان کہین
جاتا تہا وہ ملک تباہ ہوجاتا تہا برخلاف اسکے مرہٹے باجرہ کی روٹی اور ایک پیاز کی گہٹی
پر گذارا کرکے لڑتے تہے اور جب ایک قلعہ سے نکالدئے جاتے تہے تو دوسرے کو آگہیرتے
تہے اور کبہی مغلون کی فوج پر گرتے تہے کبہی اونکی رسد روک لیتے تہے اور کبہی اونکا راستہ
بند کردیتے تہے اس سے مغلون کا نقصان زیادہ ہوا اور فتح کم ہوئی اور تمام فوج نہایت
پریشان ہوگئی اور مرہٹون کے نام سے ڈرنے لگی - بادشاہ نے بہت صبر اور بہادری سے
ساتہہ تمام تکلیفون کو برداشت کیا اور خطرہ کی جگہہ مین جانے سے مطلق نہ گہبرایا جیسی محنت
پہلے کرتا تہا ویسی ہی برابر جاری رکہی لیکن اوسکی بے اعتباری کی وجہہ سے سلطنت مین چارون
طرف بدانتظامی تہی ادہر شمال مین اودہر راجپوتانہ مین فساد برپا ہوگیا آگرہ کے قریب جاٹ
اور ملتان مین سکہون نے سر اوٹہایا دکہن پہر علیحدہ ہوگیا مغلون کی فوج کمزور ہوگئی خزانہ خالی
ہوگیا لوگ تنخواہ کے لئے واویلا مچانے لگے اور مرہٹون کو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ لشکر مین
آکر لوٹ مار کرنے لگے اور بادشاہ کو کہلی کہلی سنانے لگے کوئی شخص لشکر کے باہر بغیر ہمراہیون

کے نہین جاتا تہا اور بادشاہ مجبور ہوکر اپنا بقیہ لشکر لیکر مرہٹون سے بہاگ کر احمد نگر مین داخل ہوا یہان پر گو اوسکو یہ معلوم ہوگیا کہ میرا اخیر وقت آگیا مگر پہر بہی اوسکو کسی پر اعتبار نہین تہا اور ہر وقت یہی خوف غالب تہا کہ مبادا میرے بیٹے میرے ساتہہ ایسا نہ کرین کہ جیسا مین نے اپنے باپ کے ساتہہ کیا تہا۔ جو خط کہ اوس نے اپنے ایک بیٹے کو لکہا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی کارروائی سے کتنا پشیمان تہا۔ وہ لکہتا ہے۔

خط۔ تم خوش رہو اور تمہارے متعلقین خوش رہین۔ میری ضعیفی آئی اور کمزوری کی زیادتی ہے اعضاء کی قوت جاتی رہی اپنا ہوکر آیا پرایا ہوکر چلا۔ مجہکو اپنی خبر نہین کہ مین کون ہون اور کس کام کا ہون جو دم بلا ریاضت گیا اوس کا افسوس رہا مالگذاری ورعیت کی پرورش مجہسے نہ ہوسکی پیاری عمر مفت گئی خدا میرے گہر مین موجود ہے مگر اوسکی روشنی مین نے اپنی اندہی آنکہون سے نہ دیکہی زندگی کا قیام نہین اور جو دم گیا اوسکا کوئی نشان باقی نہ رہا آیندہ کی امید بہی جاتی رہی اور حرارت بہی نہ رہی گوشت اور کہال علیحدہ ہوگئے فوج بے سروسامان ہے اور مثل میرے بیقرار اور پریشان ہے مین خدا سے غافل ہوکر بیقراری کی حالت مین ہون مین نے یہ نہین جانا کہ صاحب نعمت یعنی خدا میرے پاس ہے اور مین اپنے ساتہہ کچہہ نہین لایا اور بہل گنا ہون کا اپنے ساتہہ لیچلا مجہکو نہین معلوم کہ کس عذاب مین گرفتار ہونگا سراسر خدا کی رحمت اور مہربانی کی مجہکو امید قوی ہے لیکن اپنے اعمال و افعال کے خیال سے مجہکو فکر ہے لیکن جب مین ہی نہ رہا تو دوسرے کا کہان خیال۔ جو کچہہ ہو سو ہو ہم نے ناؤ پانی مین ڈالدی ہے۔

چوتہی مارچ ۱۷۰۷ء کو اورنگ زیب پچاس برس حکومت کرکے دنیا سے رخصت ہوا اور اپنی کارروائی کا اثر سلطنت مغلیہ پر ایسا چہوڑا کہ جس سے پہر وہ نہ جیتی۔ ہر کام جو

اوس نے کیا وہ آخر کو بے سود ہی ہوا۔ ہر مہم جو اوس نے اختیار کی وہ ناکامیاب ہوئی یہ ایک مسلمان مورخ کا قول ہے کہ جو اوسکی ریاضت اور انصاف و جوانمردی وصبر و خوش تمیزی کا بڑا مداح ہے وجہہ یہ تھی کہ اورنگ زیب نے تمام دنیا کو اپنے خلاف کرلیا تہا اور اوسکی تمام نفس کشی یا محنت یا منصف مزاجی اس وجہہ سے کہ وہ دوسرون کی راے کی مطلق پروا نہین کرتا تہا محض بیکار تہی۔

بعض مسلمان مورخ اوسکو خدا پرست اور ولی اللہ کہتے ہین اونکا قول ہے کہ وہ اپنے افعال پر بہروسہ نہین رکہتا تہا بلکہ خدا کے لطف و کرم پر لیکن اوسکا برتاؤ غیر مذہب کے لوگون کے ساتہہ خاصکر ہندوؤن کے ساتہہ ایسا تہا کہ جو کسی بادشاہ کا نہین ہونا چاہئے اور یہ متعصبانہ برتاؤ اور کسی پر اعتبار نہ کرنا ہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا اور اوس کا بویا ہوا بیج سو برس مین ہی سلطنت مغلیہ کو کہا گیا۔

باب ہفتم
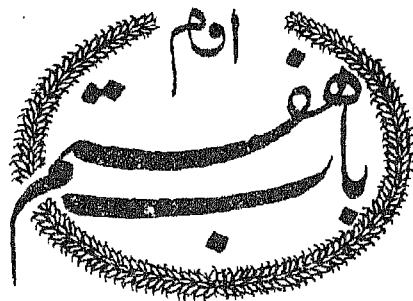
سلطنت مغلیہ کا زوال

سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک

سلطنت مغلیہ کا اختتام۔

اورنگ زیب کے بعد پہلے بہادر شاہ اور پہر جہاندار شاہ بادشاہ ہوا ان دونوں کے وقت مین ذوالفقار خان مالک سلطنت رہا پہر فرخ سیر سنہ ۱۷۱۳ء سے سنہ ۱۷۱۹ء تک بادشاہ ہوا اور وہ حسن علی اور عبداللہ دو سیدون کے تابع رہا اور اونہون ہی نے اوسکو مار ڈالا۔ اسکے بعد دو لڑکے بادشاہ ہوئے کہ جو چند ماہ مین ہی مر گئے۔ پہر سنہ ۱۷۱۹ء مین محمد شاہ بادشاہ ہوا اسکے عہد مین صوبہ دکہن علیحدہ ہوگیا اور نظام نے اپنی سلطنت حیدرآباد مین قایم کی صوبہ اودہ بہی علیحدہ ہوگیا اور ریاست کے اندر بغاوت اور باہر سے حملہ ہونے شروع ہوئے۔ نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور اوسکو رہا سہا تباہ کر دیا جو قتل عام اوس کے حکم سے شہر دہلی مین ہوا اور جو لوٹ کہ اوس نے اوس بد قسمت شہر سے لی وہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہیگی۔ فریزر صاحب ایک لاکہہ بیس ہزار سے ڈیڑہ لاکہہ تک آدمیون کا صبح سے دوپہر تک قتل ہونا بیان کرتے

ہین۔ نادر نامہ مین بیس ہزار آدمیون کا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ کوتوالی کے پاس
سنہری مسجد کی وہ سیڑہی کہ جہان پر نادر شاہ نے بیٹھکر قتل عام کا حکم دیا تہا اور بند کیا تہا دہلی
مین اب تک موجود ہے۔ نادر شاہ نے نہ صرف تمام شاہی خزانہ اور زیورات اور تخت طاؤس
لوٹے بلکہ بڑے بڑے رئیسون کے مال متاع اور عام شہر کے لوگون کے پاس جو کچھہ تہا وہ
بہی بڑی بیرحمی سے لیا۔ شہر کے لوگون کی نیند اور آرام اوڑ گئے ہر مکان مین آہ و زاری ہی
سنائی دیتی تہی پہلے قتل عام ہوا اور پہر قتل خاص ہوا پہر اوس نے صوبون کے گورنرون
سے جو کچھہ مل سکتا تہا لیا اور جب یہ دیکہا کہ ملک خالی ہوگیا تو اٹھاون (۵۸) روز رہکر اپنے ملک
کو چلا گیا۔ کہتے ہین کہ سوائے تخت طاؤس کے سونے چاندی کے برتن اور اسباب قیمتی
ہر قسم کا اور زیورات اور ہاتہی و گہوڑے و اونٹ اور سیکڑون کاریگرون کے علاوہ وہ
دو کروڑ روپیہ نقد لے گیا۔ اس کے بعد مرہٹون نے مالوہ پر تسلط کر لیا اور اوڑیسہ و بنگال
سے خراج لیا۔ سنہ ۱۷۴۸ع مین احمد شاہ درّانی نے ہندوستان پر حملہ کیا مگر اوسکو شکست ہوئی
اوسی سال مین محمد شاہ مرا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ تخت پر بیٹہا اوسکے زمانہ مین اودہ مین روہیلون
نے بادشاہی فوج کو شکست دی اور مرہٹون نے اونکو دبایا پہر احمد شاہ درانی نے دوسری
مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور پنجاب اوسکو دیدیا گیا۔ سنہ ۱۷۵۴ع مین احمد شاہ تخت پر سے
اوتارا گیا اور عالمگیر ثانی تخت پر بیٹہا اور سنہ ۱۷۵۶ع مین پہر احمد شاہ درانی نے ہندوستان پر
تیسری مرتبہ حملہ کیا اور دہلی کو لوٹا اور سنہ ۱۷۵۹ع سے سنہ ۱۷۶۱ع تک مرہٹون نے کل ہندوستان
کو فتح کرنے کا ارادہ کرکے دہلی کو گہیر لیا پہر پانی پت کی بڑی لڑائی مرہٹون اور احمد شاہ درانی
مین ہوئی کہ جسمین مرہٹون کی شکست ہوئی اوسی وقت سے سلطنت مغلیہ برای نام رہگئی
مغلون کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی اور بنگال بہار اور اوڑیسہ کی دیوانی شاہ عالم نے انگریزون

کو ۱۷۶۵ء مین دیدی اور بادشاہ انگریزون کا پنشن خوار ہوکرالہ آباد مین رہا اسکی مصیبتون کی جو کیفیت کین صاحب نے اپنی کتاب فال آف دی مغل امپائر مین لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطنت مغلیہ کی کیسی تباہی ہوگئی تھی۔ شاہ عالم کی آنکھین غلام قادر نے ایسی بیرحمی کے ساتھہ نکالین اور بیگمون کے ساتھہ ایسی بیرحمی سے پیش آیا کہ بیچارہ شاہ عالم پھر مرہٹون کی مدد سے نجات پانے کا منتظر ہوا اور انکا قیدی ہوکر ۱۸۰۳ء تک رہا۔ اوس سال لارڈ لیک صاحب نے مرہٹون پر فتح پائی اور شاہ عالم انگریزون کا پھر پنشن خوار ہوکر ایک لاکھہ روپیہ ماہواری پاتا رہا۔ شاہ عالم کے بعد ۱۸۰۶ء مین اوسکا بیٹا اکبر ثانی براے نام بادشاہ ہوا اور وہ ۱۸۳۷ء تک رہا پھر ۱۸۳۷ء سے محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ مغلون کا ہوا اور وہ ۱۸۵۷ء تک مثل اپنے باپ کے براے نام بادشاہ رہا مگر چونکہ وہ انگریزی گورنمنٹ کے خلاف باغیون کا مددگار ہوگیا تہا وہ معزول ہوکر رنگون کو بہیجدیا گیا اور وہان ۱۸۶۲ء مین مرا۔ اور اوسکے ساتہہ چراغ خاندان مغلیہ کا گل ہوگیا۔ شاہ عالم سے پہلے ہی مغلون کی حکومت براے نام تہی مگر اوسکی اور اوسکے جانشینون کی تو گئے وقت مین بالکل جاتی رہی اور گو تعظیم و تکریم اکبر شاہ اور بہادر شاہ کے وقت مین تہوڑی بہت تہی اور قلعہ مین اونکی حکومت رہی مگر خاندان مغلیہ کا تو اورنگ زیب کے وقت مین ہی خاتمہ ہوگیا۔

ملک کی حالت سلطنت مغلیہ کے اختتام پر۔

دہلی مین قلعہ کے اندر کی کیفیت سلیمن صاحب اس طرح پر لکہتے ہین کہ جس مکان پر یہ شعر لکہا تہا ؎

اگر فردوس بر روی زمین است	ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

وہان پر مین نے اوس قلعہ کے اندر جو حالت دیکہی وہ بہشت سے بہت مختلف تہی کیونکہ یہان پر بارہ سو سلاطین جو ایک دوسرے کو کہائے جارہے ہین جمع ہین گورنمنٹ

انگریزی نے بادشاہ کی پنشن مین سے ہر ایک شہزادے اور بیگم کا حصہ مقرر کر دیا ہے اور اس
سبب سے یہ شہزادے باہر نہین جاتے بلکہ بیسیون یہان ہی پڑے ہوئے سڑتے ہین۔
بعضون کے نہ تن پر کپڑا ہے نہ پیٹ کو روٹی ہے تاہم اُن کا دماغ ایسا بڑہا ہوا ہے کہ
وہ انگریزون کے قایمقام سے اس بات پر اصرار کرتے ہین کہ وہ اپنے تئین اُن کا فدوی
خاص لکہے اور جواب مین یہ لکہے کہ غلام کے پاس حضور کا حکم پہونچگیا۔ ملک مین کوئی انتظام
کسی قسم کا نہین تہا۔ پیرو صاحب ایک فرانسیسی جنرل جو اوس زمانہ مین علیگڈہ کے سندہیا کی
طرف سے حاکم تہے اُن کے عہد حکومت کی کیفیت کین صاحب اپنی کتاب مغل امپائر مین اسطرح
پر لکہتے ہین کہ وہ تومثل بادشاہ کے محصول جمع کرتے تہے یہ محصول فوج کے ذریعہ سے وصول
ہوتا تہا اگر کوئی زمیندار مقابلہ کرتا تہا تو اوسکا گانون غارت کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات اُسکی
جان بہی خطرہ مین ہوتی تہی۔ انصاف کا طریقہ نہایت ناقص تہا کوئی ضابطہ مقرر نہین تہا نہ
شرع محمدی یا دہرم شاستر کی پابندی کیجاتی تہی جرایم کو بند کرنا فرض نہین گنا جاتا تہا ایک افسر بخشی
عدالت کے نام سے تہا جسکے پاس دیہات کے عاملون کی رپورٹین آتی تہین اور وہ پیرو
صاحب کے حکم کے لئے مجرمان گرفتار شدہ کی فہرست بہیجتا تہا کوئی کارروائی باضابطہ نہین
ہوتی تہی عامل کی رپورٹ ہی شہادت تہی اور اوس پر پیرو صاحب جو چاہے سو فیصلہ کرتے
تہے ملک ایسا کمزور تہا کہ زمیندار لوگون پر جیسا چاہے ظلم کرتے تہے اور جو محصول کہ جمع کرتے
تہے اوسکو اپنے کام مین لگاتے تہے پیرو صاحب کے پاس اکتالیس لاکہ ساڑہے بارہ ہزار روپیہ
کا علاقہ تہا مگر اونکے عہد مین قصبہ علیگڈہ مین کوئی شخص پختہ مکان اس خوف سے نہین بناتا تہا کہ
مبادا مالداری کا شبہ ہو کر لوٹ لیا جاؤن لوگ موٹا کہاتے پہنتے تہے۔ شادیون مین روپیہ نہین
خرچ ہوتا تہا عورتین زیور نہین پہن سکتی تہین روپیہ زمین مین دفن کر دیا جاتا تہا اور بعض اوقات

جب اوس کا مالک مرجاتا تھا تو وہ کسی دوسرے کے ہاتھہ مین چلا جاتا تھا۔شہر کا بازار بہت تنگ تھا پیر وصاحب یا بوین صاحب کو کوئی پروا لوگون کی حالت درست کرنے کی نہین تہی اونکا تمام وقت فوج کے درست کرنے اور لڑائی لڑنے مین جاتا تھا۔ہر بڑے گاؤن مین ایک سائر چبوترہ ہوتا تھا کہ جہان پر راہداری کا محصول لیا جاتا تھا تعلقدار ٹھگون اور چورون کی لوٹ مین شریک ہوتے تہے سڑکین ویران پڑی ہوئی تہین مسافر اُن پر چلنے کی جرأت نہین کرتے تہے ہر طرف لوٹ کا بازار گرم تھا اسلئے بیچارے مسافر بڑی سڑکون سے بچکر چلتے تہے لٹیرون اور رہزنون کو جنگلون اور قلعہ مین جو ملک مین بہت سے تہے پناہ لینے کا بہت موقع ملتا تھا۔غرضکہ انتظام نا ک بلا قانون۔امرا بلا اظہار رای۔راستے بلا آمدرفت اور کہیت ویران۔یہی حالت اوس وقت مین ملک کی تہی (کین صاحب کی ڈیکلاین اینڈ فال آف دی مغل امپائر چیپٹر ۴۔)

دہلی کی بابت پورانے لوگ کہا کرتے تہے کہ محرم مین کوئی ہند و سُرخ کپڑے پہنکر بازار مین نہین جا سکتا تھا نہ رمضان مین کوئی حلوائی شام سے پہلے اپنی بھٹی جلا سکتا تھا اگر کوئی عورت یا مرد سُرخ کپڑا پہنکر بازار مین نکل جاتا تھا تو اوس کو بے عزتی کا احتمال تھا لوگ اچھا کپڑا یا زیور پہنکر نکلنے کی جرأت نہین کرسکتے تہے۔تجارت بہت کم رہگئی تہی لوگ روپیہ دفن کرکے زیادہ تر رکہتے تہے۔لکھنؤ کی کیفیت یہ تہی کہ گو نواب آصف الدولہ کے زمانہ مین وہان کا دربار بڑی شان وشوکت کا تھا مگر کل دولت ریاست کی نواب کے ذاتی آرام اور شان وشوکت کیلئے ہی تہی آصف الدولہ کا ہر وقت یہ خیال تھا کہ مین نظام یا ٹیپو سے ہاتھیون یا جواہرات کی شان وشوکت مین کس طرح پر سبقت لیجاؤن چنانچہ اوسکے بیٹے وزیر علیخان کی شادی مین بارہ سو ہاتھیون کی برات گئی شاہزادہ تیس لاکھہ روپیہ کا زیور پہنکر گیا تھا مگر رعایا کی جو کیفیت تہی

اوسکو ٹینیٹ Tennant نامی ایک مسافر انگریزی نے اس طرح پر لکھا ہے کہ کل نوابی مین باوجودیکہ زمین زرخیز ہے ہرطرف لوٹ مار ہی نظر آتی ہے روہیلکھنڈ مین ایک ایکڑ کا سووان حصہ بھی زیر کاشت نہین ہے چارونطرف اندھیرا اور پریشانی ہی دکھائی دیتی ہے سوائے میان الماس کے علاقہ کے اور کہین بہبودی نظر نہین آتی شہر لکھنؤ کی نسبت وہ کہتا ہے کہ مین نے کہین بھی ایسی تباہی اور ناپاکی اور برائی نہین دیکھی"۔

اصف الدولہ کے بعد ۱۷۹۸ء مین سعادت علیخان نے اپنی آدہی سلطنت انگریزون کو دیکر اونکی فوج سے اپنے قلعون کی حفاظت کرائی اوسوقت اودہ کے نوابون مین اور بھی عیاشی کا بازار گرم ہوگیا کوئی کام رعایا کی بہبودی کا اختیار نہین کیا گیا بجائے مسجدون یا کنوؤن یا قلعون یا پلون کے محل پر محل صرف کثیر سے صرف نواب صاحب کے آرام کے لئے بنتے گئے سعادت خان اور اوسکے دو جانشین تو کرایہ کے مکانون مین رہتے تھے آصف الدولہ نے امام باڑہ و چوک بازار بنائے مگر نصیر الدین حیدر کے وقت مین بہت سے محل بنے اور واجد علیشاہ کے وقت مین تو اوسکی ۳۶۰ حرم علیحدہ علیحدہ محلون مین رہتی تہین قیصر باغ جو واجد علیشاہ نے بنایا اوسکی تعمیر مین اسی لاکھہ روپیہ صرف کیا اور ریاست کے انتظام کیطرف سے ایسی بیخبری تہی کہ انگریزون کے اصرار پر بھی کوئی اصلاح کی کوشش نہین کی گئی چنانچہ کرنیل اسلیمن صاحب ۱۸۵۱ء کی کیفیت اس طرح پر لکھتے ہین کہ بادشاہ کی فوج کو پوری تنخواہ نہین ملتی تہی اور وہ لوگون سے لوٹ کر اپنا پیٹ بہرتی تہی ہندو سردار علیحدہ علیحدہ قلعون مین رہتے تہے اور اونہون نے آس پاس کے ملک کو اس واسطے ویران کر رکھا تھا کہ دربار یا اوسکی فوج اونکو نہ لوٹے۔ گانون کے لوگ ایسے زبردست تہے کہ وہ گورنمنٹ کا جب کبھی کہ وہ اون پر ظلم کرتی تہی مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتے تہے تمام زمیندار آپس مین اتفاق رکھتے

تھے اور ایک نشان کے دکھاتے ہی سب ایک دوسرے کی مدد کو آموجود ہوتے تھے زبردست آدمی کا ہی قابو اودہ کی گورنمنٹ مین چلتا تھا اور اونکے افسران کے ظلم یا حملہ کے روکنے کے لئے سب زمینداروں نے آپسمین اتفاق کر رکھا تھا بادشاہ کے نوکر محصول کے وصول کرنے یا اوسکے احکام کی تعمیل کرانے کی طاقت نہین رکھتے تھے گھنٹہ بھر مین ایک نشان کے دکھاتے ہی بارہ بڑے گانون کے آدمی جمع ہوکر بادشاہ کی بڑی سے بڑی فوج کو شکست دیدیتے تھے اور یہ ہر سال ہوتا تھا ملک کا بہت سا حصہ جنگل تھا اور وہان پر چور بہت رہتے تھے بادشاہ کی فوج سوای اوسکے کہ جو یوروپین افسرون کی ماتحت تھی زمینداروں پر حملہ کرنے کی جرأت نہین رکھتی تھی اور جب افسران مقامی کو فوج کی مدد نہین ملتی تھی تو وہ زمینداروں کے ساتھ صلح کر کے اونکی مالگذاری کم کردیتے تھے۔ غرضکہ ۱۸۵۵ء سے پہلے اودہ کے لوگون کو وہان کی نوابی کے ظلم اور غدر سے بڑی تکلیف تھی اور اون کو کوئی ذریعہ بہتری کا نظر نہین آتا تھا (ہنٹر صاحب امپیریل گزٹیر جلد ۱۰)۔

غرضکہ مسلمان حاکمون کا رعایا کو تعصب مذہبی سے تکلیف اور اذیت پہونچانا۔ ہر طرف رشوت کا بازار گرم ہونا ایک بڑے شاندار دربار کا خوشامدیون اور متعصبون اور عیاشون سے بھرا رہنا ہی شاہان دہلی اور نوابان اودہ کی تباہی کا باعث ہوا۔ خودمختار چھوٹے چھوٹے حاکمون کا ملک مین بڑھنا غیر قومون کے ساتھ لڑائیون مین ناکامیابی مختلف مذہبی فرقون کا بار بار بغاوت کرنا محصول مین سختی اور ظلم کا ہونا ان اسباب سے رعایا تباہ اور سلطنت ایسی کمزور ہوگئی کہ پھر وہ نہ چھیتی بغاوت اور سرکشی ہی چارون طرف پھیل گئی۔ رعایا کا کوئی حاکم جو اوسکے جان و مال کی حفاظت کرنے کی کچھ بھی لیاقت رکھتا ہو نہ رہا۔ چنانچہ ۱۷۴۶ء مین کرنل جیمس ل نے آسٹریا کے بادشاہ کو لکھا کہ بنگال کا فتح کرنا بہت آسان ہے کل ہندوستان جو مغلون کے تابع ہے ایسا کمزور اور

ہیدست وپا ہے کہ جای تعجب ہے کہ یورپ کے کسی بادشاہ نے کہ جسکے پاس تھوڑی سی بہی بھری فوج ہو اوسکے فتح کرنے کا ابتک ارادہ نہین کیا اگر کوئی ایسا کرے تو وہ اوراوس کی رعایا فوراً لاانتہا دولت کی مالک ہوجاوے مغلون کا طریقہ انتظام خراب ہے انکی قوم اور بہی بدتر ہے اُن کے پاس کوئی بھری فوج نہین ہے"۔

مسلمانون کی کل گورنمنٹ جنگی تہی اُن کے امرا فوجی اور تمام اعلیٰ عہدے جنگی ہی ہوتے تہے بادشاہ کل زمین کا مالک تہا وہ نوکرون کے ذریعہ سے محصول جمع کرکے اپنے حظ نفس مین اوس کو خرچ کرتا تہا۔ ہر مسلمان کہ جسکے پاس قرآن مجید ہوتا تہا خود اپنا مشیر قانونی تہا رعایا کے قایمقام کسی میونسپل یا قانونی جماعت مین نہین بیٹھتے تہے۔ کوئی قانون پیشہ یا حکام عدالت یا ممبران کسی جماعت یا علم وہنر یا کسی فن مین ترقی کرنیوالے لوگ کہین نہین ملتے تہے نہ روپیہ کسی بڑی تجارت یا کارخانہ مین لگایا جاتا تہا سوای جنگی افسران کے اور کوئی بڑا آدمی ملک مین نظر نہین آتا تہا نہ کوئی سلسلہ ایسا تہا کہ جس سے ہر شخص کو اپنے عہدہ کے قیام کا اطمینان ہو یا جسے معمولی سپاہی یہ جانتے کہ اگر ایک افسر مرجائیگا تو اوسکی جگہہ دوسرا فوراً ہوجاویگا اور اوس کا حکم سب مانین گے پس جب کوئی افسر مرجاتا تہا تو تمام لوگ منتشر ہوکر دوسرے افسر کے پاس کہ جو اُن کو کہانے کو دینے کو تیار تہا فوراً چلے جاتے تہے۔ بعض سردارون کے پاس کہین کہین کچھہ موروثی علاقہ تہے مگر عام طور پر ریاست کے افسران کے پاس سوای اون کے مکانات و باغات و قبرستانون کے اور کچھہ نہین تہا او نکو اپنے عہدہ کے قیام کا بہی بہروسہ نہین تہا پس جب وے ایک حاکم کا ستارہ زوال پر دیکھتے تہے تو فوراً دوسرے کے پاس چلے جاتے تہے بڑے آدمیون مین بڑی رقابت تہی ہر شخص اپنی اور اپنے بچون کی جان بچانے کو لڑتا تہا ایک دوسرے کا دشمن ہوتا تہا بہائی بہائیون مین فساد رہتا تہا اور ہر شخص کی یہی کوشش

ہوتی تھی کہ مین اکیلا ہی ریاست پر قابض رہون میرا کوئی شریک یا بہائی میرے مقابلہ مین نہ رہے گانون کے لوگ بیچارے ان باتون سے علیحدہ رہتے تھے مگر اونکو بھی اپنے گانون کے آس پاس لڑائی کا برابر خوف رہتا تھا گورنمنٹ وقت کو اونکی بہتری کی کوئی فکر نہین تھی بلکہ اگر اوسکی تشخیص نرم ہوتی تھی اور وہ غیر ملک کے لوگون کے حملہ سے انکو بچا سکتے تھے تو وہ اوسکو غنیمت سمجھتے تھے لیکن پچھلے وقت مین گورنمنٹ سے یہ بھی نہ ہو سکا۔
بعض بعض حصے ملک کے ضرور ایسے تھے کہ جہان کچھہ خوشحالی تھی چنانچہ بشپ ہیبر صاحب ایک پادری جو اوسوقت مین ہندوستان مین آئے اونکی تحریر سے پایا جاتا ہی کہ بھرتپور مین کاشت بہت تھی مردم شماری مین ترقی تھی کاریگری مین کمی نہین تھی لوگ بڑے خوش اخلاق تھے بہت سے شاداب قطعہ زمین کے موجود تھے روئی کی فصل بہت ہوتی تھی۔ بہت سے کولھو اور نیشکر کے کھیت نظر آتے تھے اور بھرتپور اور راجپوتانہ مین بجائی اسکے کہ لوگ چورون وغیرہ سے خوف کھا کر کھیتی سڑک سے دور کرین وہ سڑک کے کنارہ کھیتی کرتے تھے اور اونکی حالت فارغ البالی کی تھی۔
رامپور کی بابت وہائٹ صاحب اپنی کتاب برٹش انڈیا مین جو ۱۸۲۲ء مین چھپی لکھتے ہین کہ یہان پر کاشت بہت ہی ایک جگہہ بھی کاشت سے خالی نہین ہی نواب فیض اللہ خان کا انتظام تمام ملک مین مشہور ہے وہ مہذب اور فیاض رئیس اپنا وقت اور توجہ اور روپیہ اپنے ملک کی بہبودی مین صرف کرتا ہے جہان کہین کسی بڑے کام کی ضرورت ہوتی ہی وہ بنواتا ہے نہرین اور مفید تعمیرات کہ جنسے رعایا کو فائدہ ہو تیار کی جاتی ہین اور جہان کہین رعایا اوسکی مدد چاہتی ہے وہ برابر اوسکی مدد کرتا ہے بمقابلہ اودہ کے بیشک انگریزی علاقہ مین زیادہ بہبودی ہے مگر ہندو راجاؤن کے علاقہ مین بمقابلہ انگریزی علاقہ کے اور بھی زیادہ ہی

ملک مین تجارت بہی باوجود گورنمنٹ کی بدانتظامی کے بند نہین تہی بیوپاریونمین صداقت باقی تہی چنانچہ کرنیل سلیمن صاحب لکہتے ہین کہ ہندوستان کے تجارون سے بڑہکر معاملہ کے سچے لوگ مین نے کہین نہین دیکہے۔ ہندوستانی گورنمنٹون مین مہاجنون کا بہی کہاتہ آیت وحدیث گنا جاتا ہے اور کوئی افسر ہندوستانی گورنمنٹ کا اوسکو ضبط کرنے کا قصد نہین کرتا بلکہ جوکچہہ اوس مین لکہا ہوتا ہے برابر مان لیا جاتا ہے معزز ساہوکارون مین فریب یاد ہوکہ نہین ہوتا لوگ ساہوکارون سے سود لیکر بیشتر گذران کرتے ہین اور چونکہ ساہوکار بہی اپنی حیثیت سے زیادہ بیوپار نہین کرتے اس لئے وہ دیوالیہ بہی نہین ہوتے یہی ساہوکار ہماری گورنمنٹ کی مضبوطی اور رعایا کی بہبودی کے باعث ہونگے اور انکو بہی ہماری گورنمنٹ سے بڑا فائدہ ہوگا۔ یہ کفایت شعار لوگ وقتاً فوقتاً اپنا روپیہ نیک کامون مین لگاتے ہین اونکی فیاضی سے اُن کے ہموطنون کو بڑا فائدہ ہوتا ہی بڑے بڑے تالاب۔ باغ۔ کنوئین۔ مندر کہ جنسے ہندوستان کی رونق ہی وہ انہین لوگونکی فیاضی کی بدولت ہین اونکو جہوٹا خیال کرنا درست نہین ہے عدالتون مین اُنکی کارروائی اونکے روزمرہ کے برتاؤ کا کوئی نمونہ نہین ہوسکتی۔ انگلستان مین بہی ایک پارٹی کے لوگ اپنے مخالفون کی نسبت ایسے ایسے اتہامات لگاتے ہین کہ جنکو وہ صحیح نہین سمجہتے اگر کوئی شخص انگلستان کے لوگون کی سچائی کو ان اتہامات سے جانچے تو وہ یہ کہیگا کہ اُن لوگون مین کہ جنسے یہان کے وزرا و واضعان قانون مقرر ہوتے ہین سچائی اور ایمانداری کا نام ہی نہین ہے لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ ان اتہامات کی وجہہ سے محض اپنی پارٹی کا فائدہ اور دوسری پارٹی کو نقصان پہونچاتا ہے پس جیسے کہ اون سے انگریزون کی صداقت کا کوئی نمونہ نہین ملتا ویسے ہی ہندوستانیون کی صداقت کی بہی عدالتون کی کارروائی سے

کوئی جانچ نہین ہوسکتی۔ جب کوئی انگریز اپنے کسی نوکر مین کوئی قصور دیکھتا ہے تو وہ یہہ خیال کرتا ہے کہ سب ہندوستانی ایسا ہی کرتے ہین مگر جیسے کہ عدالتون کی کارروائی سے عام ہندوستانیون کے برتاؤ کو نہین جان سکتے ویسے ہی انگریزون کے نوکرونکی کارروائی سے بھی اور ہندوستانیون کے عادات معلوم نہین ہوسکتے۔

سلطنت مغلیہ کا زوال کیون ہوا۔

ان باتون سے ظاہر ہوگا کہ مسلمانون کی گورنمنٹ کا زوال رفتہ رفتہ کس طرح پر ہوگیا جو لوگ کہ یہ خیال کرتے ہین کہ اس ملک کی بہبودی دیسی گورنمنٹون سے ہی ہوسکتی ہے اونکو یہ معلوم رہے کہ اکبر یا شاہجہان جیسے بادشاہ ہمیشہ خودمختار حاکمون مین نہین ہوتے۔ خودمختار حاکم کے لئے نہ صرف یہ ضرور ہے کہ وہ خود نیک ہو بلکہ اوسکا دوراندیش ہونا بھی لازمی ہے اُسکو اپنی ریاست کے ہر صیغہ کے انتظام کا بخوبی علم ہونا چاہیئے اُسکو دن رات اپنے کام پر ویسی ہی توجہ کرنی پڑیگی کہ جیسے معمولی آدمی کو اپنے کام پر کرنی پڑتی ہے اُسکو اپنی رعایا سے ہر صیغہ کے لئے لایق و ایماندار آدمی منتخب کرنے پڑینگے اور اپنے پاس ایسے آدمی ہر وقت رکھنے پڑینگے کہ جو اپنی لیاقت و نیکی سے دوسرون کے لئے ضرب المثل ہون ایسے اوصاف عام طور پر کیا بلکہ خاص طور پر بھی بادشاہون مین نہین ملتے پس کوئی تعجب نہین ہے کہ ایک ریاست جو ایک شخص کی لیاقت و جانفشانی سے قایم کیجاوے اُسکے جانشینون کے ہاتھہ مین پہنچکر تھوڑے عرصہ مین ہی اُسی حالت ترقی پر کہ جو اُسکے وقت مین تھی نہ رہے عیاشی و کاہلی دولت کے بڑھنے سے بیشتر آجاتی ہی پس شاہان مغلیہ مین بعد اورنگزیب کے انتظام ملک کی لیاقت نہ رہنا کوئی عجیب بات نہین تھی تمام دنیا کی تاریخ مین ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہی صرف اُن ملکون مین کہ جہان رعایا کو انتظام ملک مین دخل ہے اور پبلک اوپینین Public Opinion (عام رائے) رئیس اور اُسکے ماتحت عہدہ دارون کی

ہر کام کی نگران رہتی ہے اور بلا نکتہ چینی کے کسی کو نہین چھوڑتی گورنمنٹ کچھ عرصہ تک کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے برخلاف اسکے جہان خود پسندی اور کام سے غفلت اور رعایا کے حقوق سے لاپروائی ہو کہ جیسا خود مختار گورنمنٹون مین لازمی ہے گورنمنٹ ایک عرصہ تک کامیابی کے ساتھ نہین چل سکتی۔ مغلون کیوقت مین رعایا کو گورنمنٹ مین کوئی دخل نہین تہا نہ پبلک اوپینین کا کوئی اثر تہا بادشاہ خود اپنے حظ نفس مین غرق تھے تمام گورنمنٹ جنگی تھی پس وہ ایک عرصہ تک نہین چل سکتی تھی۔ یہی کیفیت کم وبیش ہندوستان کی بہت سی ریاستون کی اسوقت بہی ہے اور اگر اونکی گورنمنٹ مین بہی وہ ہی خرابیان جو مغلون کی گورنمنٹ مین تھین ملین تو اُن کا باعث وہی پبلک اوپینین کا نہونا اور رعایا کے حقوق پر لحاظ نہ ہوتا ہی۔ ہندوؤن کا زوال تو اونکے نفاق اور مسلمانون کا انکی عیاشی و تعصب مذہبی کیوجہ سے ہوا اور جو کچھ یادگار مسلمانون کی حکومت کی اس ملک مین موجود ہے وہ صرف اونہین لوگون کی قایم کی ہوئی ہی کہ جنہون نے رعایا کے ساتھ نیک برتاؤ کیا اور کاہلی اور آرام طلبی کو جگہہ نہ دی اونکی عمارتین مثل تاج اور اُن کی زبان و طرز معاشرت کا لوگون پر اثر ہے اور رہیگا۔ مسلمان ہندوستان مین رہکر رفتہ رفتہ رعایا مین ملگئے تھے اور گو پہلے وہ غیر ملک کے لوگ تھے مگر بعد کو اس ملک مین بود و باش اختیار کرنے سے انکی لوٹ مار سے بہی ملک کا روپیہ ملک کے باہر نہین جاتا تہا اسی سے گو رعایا تباہ تھی مگر افلاس آجکل کے مقابلہ مین ضرور کم تہا۔ اب مسلمانون کی حکومت کا چراغ گل ہوتا ہی اور چھ ہزار میل سمندر کے پار رہنے والے لوگون کی حکومت کا آفتاب طلوع ہوتا ہی اوسکی روشنی مین جو تاریکی اس ملک سے دور ہوئی اور جو ترقی کہ اوس نے تعلیم و تہذیب مین کی وہ اگلے حصہ مین دکہلاوینگے اوس سے پہلے ہندوؤن کی دو قومون کا کہ جنہون نے کچھ عرصہ تک اپنی بہادری اور کارگذاری سے ملک کو ہلا دیا تہا تذکرہ کرنا ضرور ہے۔
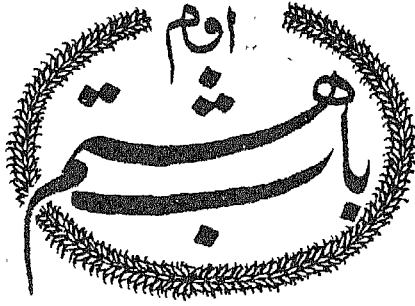
ہندوستان مرہٹون و سکھون کیوقت مین

سنہ ۱۶۳۴ء سے ۱۸۴۹ء تک

مرہٹون کی ابتداء وسیواجی۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتھ ہی مرہٹون اور سکھون کا فروغ ہوا۔ اورنگ زیب کی زندگی مین ہی یہ دونون قومین پنجاب مین سرآوردہ ہوگئین انگریزی مورخون کا قول ہے کہ انگریزون نے ہندوستان مغلون کے ہاتھ سے نہین لیا بلکہ سکھون اور مرہٹون کے ہاتھ سے اور اونکی بڑی بڑی لڑائیان مغلون یا اونکے بڑے گورنرون کے ساتھ نہین ہوئین بلکہ مرہٹون اور سکھون کی جماعتون سے ہوئین۔ پس اگر انگریز نہ آتے تو ضرور سکھہ اور مرہٹے اس ملک کے حاکم ہوتے اور سلطنت مغلیہ کے چراغ گل ہوتے ہی ملک اون کے ہاتھہ مین چلا جاتا۔ سنہ ۱۶۳۴ء سے پہلے مرہٹون کا نام بھی کوئی نہین جانتا تھا اوس سال مین ساہوجی بہونسلا نے احمد نگر و بیجاپور کی ماتحتی مین مغلون سے لڑنا شروع کیا مگر اوسکے بیٹے سیواجی سے پہلے مرہٹون کو کوئی فروغ نہین ہوا سیواجی نے ہی مرہٹون کی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور وہ سلطنت سنہ ۱۸۱۸ء تک اس زور شور کے

ساتھہ قایم رہی کہ تمام ہندوستان کو ہلا دیا۔ بادشاہان دہلی اُنکے ہاتھہ مین ہوگئے جسکو چاہتے تہے بادشاہ کرتے تہے اور اونکا خوف ایسا غالب تہا کہ مرہٹون کی کہائی کے نام سے کلکتہ تک مین ایک جگہہ تہی کہ جسکے باہر لوگ جاتے ہوئے ڈرتے تہے۔

سیواجی ساہ جی بہونسلے کے بیٹے ان باپ کی دونون نسلون سے چہتری تہے تاہم اون کو اودیپور کے چہتری کہ جنسے وہ اپنا تعلق قایم کرتے تہے نہین مانتے تہے اُنکے باپ ساہ جی مالوجی بہونسلا کے بیٹے تہے مالوجی اپنے پانچ برس کے لڑکے ساہ جی کو لیکر جادو راؤ ایکدوسرے سردار کے یہان گئے تہے یہ جادو راؤ ملک احمدنگر کے سردارون مین تہا جادو راؤ نے ساہ جی کا ہاتھہ پکڑکے اپنی بیٹی کے ہاتھہ مین دیدیا اور کہا کہ اب ان دونون کی شادی ہوگئی مالوجی نے فوراً لوگون کو گواہ کردیا کہ لو اب میرے لڑکے کی سگائی جادو راؤ کی لڑکی سے پختہ ہوگئی جادو راؤ نے وہ بات مذاقاً کہی تہی اور وہ مالوجی کی کارروائی سے سخت ناراض ہوا۔ اور دونون مین لڑائی ہوئی لیکن مالوجی جو اوس وقت مین ایک چہوٹے رتبہ کا سردار تہا بہت جلد مالدار ہوگیا اور احمدنگر کے بادشاہ کے یہان پنجہزاری ہوا اور اوسکو ایک بڑی جاگیر کہ جسکا دارالخلافت پونہ تہا ملگئی وہ جادو راؤ کی لڑکی کے ساتھہ اپنے لڑکے کی سگائی پر برابر قایم رہا اور آخرکار جادو راؤ نے بہی منظور کرلیا اور لڑکی کی شادی ساہ جی سے ہوئی۔ اسی عورت سے ساہ جی کے یہان سیواجی مئی ۱۶۲۷ء مین پیدا ہوا اوس عرصہ مین بوجہ اسکے کہ سیواجی کے باپ اور نانا مین نااتفاقی تہی سیواجی کے مان باپ مین بہی نااتفاقی ہوگئی اور ساہ جی نے دوسری عورت سے شادی کرلی اون کی مان جی جی بائی مسلمانون کے ہاتھہ پڑگئی مگر اونسنے سیواجی کو ایسی جگہہ چہپا رکہا کہ جس سے وہ مسلمانون کے ہاتھہ سے بچگیا۔ سیواجی کی شروع تعلیم دادا جی کہنڈو کے تعلق تہی شروع سے ہی اُسکے دل مین مسلمانون سے نفرت پیدا ہوگئی تہی

چنانچہ ایک روز جب اوس سے کہا گیا کہ چلو تم کو بادشاہ کو سلام کرالاوین تو اونہون نے کہا
کہ ہم ہندو ہین اور بادشاہ یون اور ہمارا نیچ ہے ہم گئو برہمن کے داس ہین بادشاہ گئو برہمن
کا دشمن ہے ہمارا اوسکا میل نہین ہو سکتا۔ مین ایسے شخص کو بادشاہ نہین مانتا اور نہ اسکو سلام
کرنا چاہتا ہون"۔ مگر اوسکو مار پیٹ جبرًا و قہرًا دربار مین لیگئے لیکن اوس نے وہان جاکر بادشاہ
کو سلام نہین کیا نہ مجرا کیا اور واپس آکر اشنان کیا اور کپڑے بدلے دادا جی کھنڈو نے اوس کے
باپ کی جاگیر کا انتظام بڑی لیاقت کے ساتہ کیا اور وہان کی تمام رعایا کو جو بڑی لڑنیوالی تھی
اپنے زیر احسان کرلیا اوس نے سیوا جی کو نہ صرف فن سپاہ گری و گھوڑے کی سواری اور
تیراندازی و نشانہ بازی وغیرہ مین طاق کردیا بلکہ پوری پوری دہرم وکرم کی تعلیم بہی دی اور
مذہبی عقائد مین پکا کردیا اسی سبب سے سیوا جی کو کتہا سننے کا بڑا شوق تہا اور وہ بابا توکارام
کی کتہا برابر سنتا تہا اور بعض اوقات اپنی زندگی کو بہی خطرہ مین ڈالکر راماین و مہابہارت سننے
جایا کرتا تہا اوائل عمر سے ہی اوسکو اپنے ملک کے دشمنون سے سخت نفرت تہی وہ شروع
سے ہی نہایت آزادی پسند تہا اور سولہ برس کی عمر مین ہی اونہون نے دادا جی کے ہاتہ سے
نکلکر ماولی لوگون کے ساتہ [illegible] ون اور پہاڑون اور گہاٹیون مین گہومنا شروع کیا اور وہان
کے ہر ایک قلعہ و را[illegible] ے اور ہر قسم کی رعایا سے واقفیت پیدا کرلی یہ ماولی لوگ سیوا جی
کے شروع مین ساتہی ہوئے اور اوس نے انکو اپنے کام مین لگایا اوس زمانہ مین بیجاپور کے
قلعون کی کوئی نگہداشت نہین ہوتی تہی ایک مسلمان افسر تہوڑی سی فوج کے ساتہ رہتا تہا
اور اوسکو بہی تنخواہ نہین ملتی تہی بعض اوقات یہ قلعے ایک دیش مکہ کے ہاتہ مین چہوڑ دئے
جاتے تہے سیوا جی نے ان مین سے ایک قلعہ کو کہ جسکا نام تورنا تہا سنہ ۱۶۴۶ء مین بیجاپور
کے دربار سے اپنی حکمت عملی سے حاصل کیا پہر اوس نے اوسکے پاس کے پہاڑ پر ایک قلعہ

اور بنایا اور اپنی فوج کو جمع کر کے مستحکم کرنا شروع کیا اوس وقت مین سیواجی کی عمر صرف ۱۹ سال
کی تھی - یہ قلعہ تھوبدا کی پہاڑی پر بنایا گیا اور اوسکی تعمیر مین وہ خزانہ جو تورنا کے کھنڈہرون مین
ملا صرف ہوا اسی قلعہ کا نام راجگڈھ ہوا اور یہ ہی سیواجی کی راجدہانی تھی بیجاپور کے دربار کو
جب سیواجی کی اس کارروائی کی خبر ہوئی تو اونہون نے اوس کے باپ ساہ جی سے سخت
باز پرس کی اور حکم دیا کہ وہ سیواجی کو اوس سے باز رکھے داداجی و ساہ جی نے سیواجی کو بہت
سمجھایا مگر سیواجی کہان سنتا تھا تھوڑے عرصہ مین ہی داداجی مر گئے اور اونہون نے اپنے مرتے
وقت سیواجی کو یہ وصیت کی کہ مستقل مزاجی سے کام کرو گئو برہمن اور رعیت کی رکھشا کرو -
ہندوؤن کے مندرون کو بربادی سے بچاؤ اور اپنے لئے نام اور رتبہ پیدا کرو - پہر سیواجی
نے کھلی کھلی کارروائی شروع کر دی اور اپنے باپ کی جاگیر کا انتظام اپنے ہاتھ مین لینے کے بہانہ
سے اوس کا محصول روک دیا پہر اوس نے دو قلعون کو جو اوس کے باپ کے ماتحت افسرون
کے پاس تھے لے لیا اور اپنی جاگیر کا خود مختار ہو کر سنگہ گڈہ کے قلعہ کو وہان کے مسلمان حاکم
سے رشوت دیکر حاصل کیا - پہر پورندہر کے قلعہ کو دو برہمن بہائیون کے جو آپس مین لڑتے تھے
نفاق سے فائدہ اوٹھا کر حاصل کیا اور اپنی کارروائی کو آگے چلایا ان تمام معرکون مین کسی
خونریزی کا نہونا سیواجی کی لیاقت کو ثابت کرتا ہے پہر اوس نے چاکول اور منیرا کے درمیان
کے ملک کو حاصل کیا اور جیسے کہ ایک شیر پہاڑ کی گھاٹیون مین اپنے شکار کی تاک مین پڑا
رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تو فوراً قلانچ مار کر اسکو لے لیتا ہے اسی طرح پر سیواجی نے
پہاڑون مین چھپے چھپے تمام ملک کو موقع پا کر اپنا شکار کر لیا مگر اب وہ موقع آگیا کہ جب اوسکو
بالکل کھلی کارروائی کرنی پڑی ایک بہت بڑا خزانہ شاہی کونکن مین جاتا ہوا سیواجی نے لوٹ
لیا اور قبل اسکے کہ بادشاہ کو کوئی کارروائی کرنے کا موقع ملے اوس نے پانچ قلعون کو اپنے تابع

کر لیا پہر اوسکے ایک ماتحت برہمن افسر نے شمالی کونکن کے گورنر کو اچانک جا کر قید کر لیا۔
اور کلیان مین اپنا دخل کر کے کل صوبون کے قلعون کو اپنے تابع کر لیا سیواجی نے فوراً جتنے
مندر تباہ ہو گئے تہے اونکو پہر قایم کیا کل آشرمون کو از سر نو آباد کیا سیواجی گو اپنے عقائد مذہبی
کا بہت پابند تہا مگر اوسکی غرض بہی اوس مین برابر شامل تہی اسلیئے اوس نے اور بہی پابندی
مذہب کی اختیار کی اور بڑا دہرم آتما بنا اور اس بات کا دعوی کیا کہ مجھکو خواب مین الہام ہوا
ہے اور دیوتاؤن کی مجہپر خاص عنایت ہے بیجاپور کے بادشاہ نے اس بات کی خبر پاکر سیواجی
کے باپ شاہ جی کو ایک تاریک غار مین قید کر دیا سیواجی کو سخت حیرانی ہوئی کہ کیا کرون مگر
اوسکی عورت نے یہ صلاح دی کہ بجاے اطاعت قبول کرنے کے لڑنا ہی بہتر ہے چنانچہ سیواجی
نے شاہجہان سے میل کر کے پنجہزاری کا رتبہ حاصل کیا اور شاہجہان نے اُس کے باپ کو چہوڑا دیا
تہوڑے عرصہ کے بعد سیواجی نے ایک ہندو راجہ کو قتل کرا کر کل پہاڑی ملک جو پونہ کے
جنوب مین گہاٹون سے دریای کرشنا کے اوپر تک تہا حاصل کیا اور اور قلعون کو لیتا اور
بناتا رہا ۱۶۵۵ء مین جب اورنگ زیب دکہن مین گیا تو سیواجی نے ریاست مغلیہ کے نوکر
کے طور پر بادشاہ سے ملاقات کی مگر جب اوس نے اورنگ زیب کو گولکنڈہ کے بادشاہ
سے لڑتے ہوئے دیکہا اور یہ جان لیا کہ اب یہ لڑائی ایک عرصہ تک رہیگی اور اس سے
میرا فائدہ ہے تو اوس نے مغلون کی سلطنت پر حملہ کیا پہر اوس نے شہر جونیر کو لے لیا اور
احمد نگر پر اپنا ہاتہہ پہیلایا مگر کامیاب نہ ہوا اورنگ زیب کی کامیابی کیوجہہ سے سیواجی زیادہ
کامیاب نہ ہوسکا اور اوس نے اورنگ زیب سے اپنا قصور معاف کرا لیا جب اورنگ زیب
دہلی مین آیا تو سیواجی ظاہر امنّت وسماجت کی باتین کرتا رہا اور اپنے تئین ریاست مغلیہ کا
نوکر و تابعدار لکہتا رہا مگر کچہہ ریاست کا جو مغلون کے علاقہ کے اندر تہی دعوی بہی کرتا رہا۔

اورنگ زیب نے اوسکا قصور اس شرط پر معاف کیا کہ وہ فوج مین تھوڑے سے سوار
دے اور ریاست کے دعوی کی بابت آیندہ کو تحقیقات کئے جانے پر راضی ہو مگر سیواجی
بھی ویسا ہی چالاک تھا کہ جیسا اورنگ زیب پس اوس نے سوار نہین بھیجے اور محض زبانی
جمع خرچ کرتا رہا پھر سیواجی نے بیجاپور پر حملہ شروع کیا وہان کا بادشاہ اوسوقت نابالغ تھا مگر اوسکے
ولی نے افضل خان کے ماتحت ایک بڑی فوج سیواجی کے زیر کرنے کو بھیجی افضل خان کو اپنی
امارت پر بڑی شیخی تھی اور وہ سیواجی کو خاص حقارت سے دیکھتا تھا سیواجی نے اس بات سے
فائدہ اوٹھایا اوس وقت وہ پرتاب گڈھ کے قلعہ مین پڑا ہوا تھا سیواجی نے افضل خان سے
کہلا بھیجا کہ مین اطاعت قبول کرونگا اگر آپ تن تنہا صرف ایک آدمی لیکر مجھسے ملنے آوین۔
افضل خان نے اس بات کو منظور کیا اور وہ ایک ہمراہی کو لیکر چلا یہان پر مسلمان اور مرہٹے
مورخون کا اختلاف ہے کہ آیا سیواجی نے دغا کر کے بغلگیر ہوتے وقت افضل خان کو اپنے بچھوی
سے مار ڈالا یا کہ افضل خان نے پہلے ہی سے سیواجی کے مارنے کا ارادہ کیا تھا اور سیواجی نے
جب یہ دیکھا کہ افضل خان مجھکو مارنا چاہتا ہے تب اوس نے اوسکو مارا مگر اس کارروائی کا یہ
نتیجہ ہوا کہ سیواجی کا علاقہ بہت بڑھ گیا اور اوس نے تمام ملک کو جو گھاٹون کے قریب تھا اپنے
قبضہ مین کرلیا جس وقت کہ افضل خان مارا گیا اوسکی فوج کے بہت سے آدمی بھاگ گئے باقی
لوگ سیواجی کے تابع ہوگئے مگر فوج کے سردار نے سیواجی کی اطاعت قبول نہین کی۔ لیکن
سیواجی نے اوس کو خلعت دیکر رخصت کیا پھر بیجاپور کے دربار سے دوسری فوج سیواجی کے
زیر کرنے کو بھیجی گئی سیواجی اوسوقت پنالہ کے قلعہ مین تھا اور قریب تھا کہ وہ پکڑا جاوے
مگر ایک اندھیری رات مین وہ دشمن کو اطاعت کا دھوکہ دیکر قلعہ سے باہر نکل بھاگا اس کے
بعد خود بیجاپور کے بادشاہ نے اوس پر چڑھائی کی اور سیواجی کچھ عرصہ تک مغلوب رہا مگر آخر کو

ساہ جی اوس کے باپ نے بیجاپور کے بادشاہ سے صلح کرادی اور سیواجی کو ایک علاقہ جو ڈیڑہ سو
میل لمبا اور سو میل چوڑا تہا ملگیا یہان پر سیواجی کے پاس سات ہزار گہوڑے اور پچاس ہزار سوار
رہتے تہے مگر اوسکو کبہی چین نہین تہا اور اوس نے اورنگ آباد تک جو اوس زمانہ مین مغلون
کا بڑا دار الخلافت تہا لوٹ مار کرنی شروع کردی اس پر اورنگ زیب نے شایستہ خان کو ۱۶۶۰ء
مین دکہن کا وزیر اعظم کرکے بہیجا شایستہ خان کو ان لوٹیرون کو زیر کرنے مین بہت دقت پیش
آئی اور ہمیشہ لڑائی مین یہ لوگ پوری مردانگی دکہلاتے رہے شایستہ خان نے چاکنا کے قلعہ
کو فتح کرلیا اور اوسکا نام اسلام آباد رکہا اس عرصہ مین سیواجی ایک پہاڑ کے قلعہ مین چہپا ہوا تہا
شایستہ خان نے جو پونہ مین تہا بڑی احتیاط کی تہی کہ شہر مین کوئی مرہٹہ آنے نہ پاوے۔ مگر
سیواجی سنگ گڈہ کے قلعہ سے پچیس ماولیون کو لیکر ایک برات مین جو پونہ مین گاجے باجے
سے نکلتی تہی شامل ہوگیا رات کیوقت جب سب سوگئے تو سیواجی اور اوسکے ساتہی اوس مکان
پر جسمین شایستہ خان رہتا تہا اور وہ پہلے سیواجی کی پیدایش کی جگہہ تہی چڑہ گیا اور وہان پر
اوسکے ہمراہیون نے راستہ کرکے دخل کیا۔ شایستہ خان ایک کہڑکی کی راہ سے اوترنا چاہتا
تہا مگر اوسکی دو انگلیان کٹ گئین اوسکا بیٹا اور اوسکے بہت سے ہمراہی مارے گئے۔

سیواجی جتنی جلدی کہ مکان مین داخل ہوا تہا اوتنی ہی جلدی وہان سے بہاگ نکلا اور وہ اور
اوسکے ہمراہی مشعلین جلا کر پہر سنگ گڈہ مین جا داخل ہوئے۔ پہر اورنگ زیب نے راجہ
جسونت سنگ اور اپنے بیٹے شاہزادہ معظم کو سیواجی کے زیر کرنے کو بہیجا مگر سیواجی نے اسی
عرصہ مین سورت کو لوٹا اور ایک بڑا جہازون کا اس غرض سے تیار کیا کہ حج کے مسافرون
کو روکے اوس نے ایک مرتبہ ستاسی جہازون پر چار ہزار آدمی چڑہاکر بارسیلور کے بندر کو لوٹا
اور کچہہ جہازون کو جو حاجیون کو مکہ کو لئے جاتے تہے پکڑ لیا اورنگ زیب کو یہ کارروائی

سخت ناگوار ہوئی اور اوس نے راجہ جے سنگہ کو سیواجی کے مقابلہ مین بہیجا۔ جی سنگہ نے
سنگہ گڈہہ کے قلعہ کا محاصرہ کیا اور سیواجی نے اپنے قلعون مین سے بیس قلعے دینے کا وعدہ
کیا اور بارہ قلعے اپنے پاس رکہکر اورنگ زیب کی اطاعت قبول کی چنانچہ اوس کے بیٹے
سمبہاجی کو پنجہزاری کا رتبہ بادشاہ کے یہان سے عطا ہوا اور سیواجی نے بہی ریاست مغلیہ مین
ایک سردار ہونا قبول کیا پہر سیواجی جے سنگہ کے کہنے کے بموجب دہلی کو پانچسو سوار اور
ایک ہزار ماولی لیکر آیا مگر اورنگ زیب نے بجای اسکے کہ اوس سے اچہا برتاؤ کرکے اوسکو اپنا
مطیع بنا وسے اسکے ساتہ اچہا برتاؤ نہین کیا۔ بادشاہ کو پہلے سے ہی سیواجی سے سخت نفرت
تہی اوسکے دل مین سیواجی کی کارروائیون کی آگ نہین بجہی تہی اور وہ یہ جانتا تہا کہ سیواجی اپنی
عظمت ثابت کر دکہا رہا ہے چنانچہ جسوقت سیواجی دربار مین آیا تو وہان پر درباریون کے
تین درجے کئے گئے۔ پہلے درجہ مین سنہری فرش تہا دوسرے مین روپہلی اور تیسرے مین
سفید سنگ مرمر کا۔ سیواجی کو سنہری فرش کے طبقہ مین بیٹہنے کا حکم ہوا یہ فرش پنجہزاری لوگون
کے لئے تہا مگر سیواجی اوسکو برداشت نہ کرسکا اوسکی آنکہین غصہ سے لال ہوگئین اور اوسنے
بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر بدعہدی کا الزام لگایا اور کہا کہ جو درباری مجہسے اوپر بیٹہے ہین
اگر اونمین سے کسی کو مجہسے زیادہ قابلیت ہے تو وہ میرے سامنے آکر اپنا جوہر دکہاوے
اور میرا جوہر دیکہے۔ سیواجی کو اس بات کا مطلق ڈر نہ تہا کہ مین اکیلا ہون اور یہانپر تمام مغلون
کی فوج اور سردار موجود ہین اورنگ زیب نے اوسوقت تو کچہ نہین کہا اور سیواجی بلا مجرا کرنے
یا خلعت لینے کے دربار سے چلا گیا مگر بادشاہ نے اوسکو نظربند کرلیا اور اوسکے قتل کا ارادہ
کیا سیواجی کو راجہ جے سنگہ کے بیٹے کنور رام سنگہ نے آگاہ کردیا چنانچہ سیواجی نے بیماری کا
بہانہ کرکے علاج شروع کیا تہوڑے روز بعد غسل صحت کی خبر اوڑائی اور بڑے بڑے ٹوکرون مین

مٹھائی مندرون اور مسجدون مین بھیجی شروع کی اور ایک رات کو ایک مٹھائی کے ٹوکرے
مین چھپکر اور اپنے ایک ساتھی کو جو اوس سے شکل اور شباہت مین بہت ملتا تھا پلنگ پر
سُلاکر نکل بھاگا۔ سیواجی شہر کے باہر نکلتے ہی گھوڑے پر سوار ہوا اور متھرا پہونچا وہان پر اوسنے
فقیری بھیس کرکے روپیہ۔ ہیرے۔ جواہر پوپلی چھڑیون مین رکھہ لئے اور الہ آباد پہونچا الہ آباد
سے بنارس کو روانہ ہوا پھر ایک مسلمان فوجدار نے اوسکو گرفتار کیا مگر اوسکو وہ بڑے جواہر
دیکر اور آزادی حاصل کرکے تھوڑے عرصہ مین اپنے علاقہ مین پہونچگیا اور پھر اپنی کارروائی شروع
کی سب سے پہلے اوس نے اپنے علاقہ کو فتح کیا اور تمام قلعون پر اپنا قبضہ کرلیا جسونت سنگہ
نے پھر بادشاہ سے اوسکی صلح کرادی اور سیواجی کو بادشاہ نے راجہ قبول کیا اور گولکنڈہ اور
بیجاپور کے بادشاہون نے بھی اوسکو خراج دینا قبول کیا سیواجی نے رای گڈہ کو اپنا دارالخلافت
مقرر کیا اور اپنی سلطنت کے انتظام مین مصروف ہوا اکثر مرتبہ سیواجی کامیاب ہوا اور بعض
دفعہ ناکامیاب رہا مگر اوسکی ہمت اور تدبیر ایسی تھی کہ وہ ہمیشہ کارگر ہوتی تھی مگر سیواجی کی
لڑائیون مین بہادری و کامیابی ایسی قابل قدر نہین ہے جیسی کہ اوسکی انتظامی لیاقت بجائے
اسکے کہ اوسکی سلطنت مین لوٹیرون کے سردار کے سے قاعدہ ہون تعجب کی بات یہ تھی کہ
اوسکے یہان کے قاعدے مغلون سے بہتر تھے فوج مین سلسلہ افسرون کا برابر جاری تھا۔
پیادہ اور سوارون کی علیحدہ علیحدہ تفریق و درجہ قایم کئے گئے تھے دس سپاہیون کے سردار
سے لیکر پچاس سپاہیون کے سردار تک ہوتے تھے۔ اسی طرح سے پنجہزاری تک ہوا کرتے
تھے پنجہزاریون کے اوپر سوای سپہ سالار فوج کے کوئی نہین ہوتا تھا۔ یہ افسر جاگیردار نہین ہوتے
تھے بلکہ گورنمنٹ کے نوکر ہوتے تھے سپاہیون کو گورنمنٹ کے لوگ نوکر رکھتے تھے اور تنخواہ
دیتے تھے افسرون اور سپاہیون کو اچھی تنخواہ ملتی تھی مگر جو کچھہ لوٹ اونکے ہاتھہ مین آتی

تھے وہ سب سیواجی کے خزانہ مین جاتی تھے اُسکے ہر صیغہ مین نہایت درجہ کی کفایت شعاری
تھی اوسکی سول گورنمنٹ بہی ویسی ہی باضابطہ اور پُرزور تھی جیسے کہ جنگی افسرون ورمقدمون
کی طرف اوسکی بڑی نگاہ تھی اور وہ کاشتکارون کے اوپر نہ ظلم ہونے دیتا تھا نہ ریاست کو
لوٹنے دیتا تھا اوسکے تمام افسر برہمن تھے اشٹ پردہان یعنی آٹھ وزرا شاستر کے موافق مقرر
کئے گئے تھے۔ (۱) پیشوا جو وزیر اعظم کہلاتا تھا۔ (۲) سیناپتی یعنی سپہ سالار فوج۔
(۳) وزیر مال۔ (۴) سچو پنتہ یعنی محاسب اعلیٰ (۵) منتری (۶) سُمنت یعنی سکرٹری امور غیر ملکی۔
(۷) پنڈت راؤ۔ (۸) نیسا یادہیش یعنی چیف جسٹس۔
یہ سب لوگ اپنے اپنے صیغہ کے افسر ہوتے تھے پیشوا راجہ کے نیچے بیٹھتا تھا اوس کی
نشست گدّی کے داہنی طرف ہوتی تھی۔ سپہ سالار بائین طرف بیٹھتا تھا اُمات اور سچو کہ جو
افسر مال تھے پیشوا کے نیچے بیٹھتے تھے۔ سچو کے نیچے منتری بیٹھتا تھا۔ سُومنت کہ جو فورین سکرٹری
بھی ہوتا تھا سپہ سالار کے نیچے بیٹھتا تھا پنڈت راؤ اور چیف جسٹس اسکے بعد بیٹھتے تھے یہ
سلسلہ انتظام بہت کچھہ وہی تھا کہ جو انگریزی گورنمنٹ کا ہے عدالتہای دیوانی مین کام
بہت نہین تھا اور پنچ معاملات کو فیصل کرتے تھے یہ پنچ اوسی گانون کے یا اور گانون
کے لوگ ہوا کرتے تھے۔ ہر قلعہ مین ایک حولدار رہتا تھا اور اوسکے ماتحت اور افسر ہوتے
تھے اور ایک اہلکار رسد رسانی کا انتظام کرتا تھا قلعہ کے چار و نطرف پوری صفائی رہتی
تھی۔ ملک مختلف پرنتون مین منقسم تھا ہر ایک پرانت پون لاکھہ سے ایک لاکھہ تک کی آمدنی
کا ہوتا تھا ہر ایک صوبہ دار کی تنخواہ سو روپیہ ہوتی تھی آراضی کی پیمائش پورے طور پر کیگئی
تھی مالگذاری زمینداروں اور نمبرداروں کے ذریعہ سے وصول نہین کی جاتی تھی بلکہ افسران
سرکار وصول کرتے تھے کاشتکارون سے سالانہ قبولیت لیجاتی تھی مالگذاری جنس کے

ذریعہ سے نہین لیجاتی تھی - پانچ حصہ مین سے دو حصہ راجہ کے ہوتے تھے قحط کے وقت
مین تہائی مالگذاری لیجاتی تھی اور بذریعہ اقساط کے وصول کی جاتی تھی فوجداری کا کام
صوبہ دار کرتے تھے حساب صحت کے ساتھہ رکھا جاتا تھا اور اوسکی پوری پرتال ہوتی تھی
اور اگر غلطی ہوتی تھی تو اوسکی سزا دیجاتی تھی - سال کے آخر مین کل ریاست کا حساب تیار
ہوتا تھا اگر راج کے ذمہ کچھہ باقی نکلتا تھا تو فوراً دیدیا جاتا تھا - دس سپاہیون پر ایک نایک
پانچ نایکون پر ایک حولدار دو حولدارون پر ایک جمعدار دس جمعدارون پر ایک افسر ہزاری
سات افسر ہزاریون پر ایک سرنوبت ہوتا تھا - سوارون مین بارگیر دار اور شلی دار ہوتے تھے
بارگیر دارون کے پاس سرکاری گھوڑے ہوتے تھے اور شلی دارون کے پاس اپنے گھوڑے
ہوتے تھے پچیس بارگیرون یا شلی دارون پر ایک حولدار ہوتا تھا دس ہزار سوارون پر ایک
پنجہزاری ہوتا تھا ہر ایک افسر جنگی کے ماتحت ایک محرر اور ایک حساب دان رہتا تھا تعلیم
کے لئے پنڈت اور پاٹ شالہ مقرر کئے گئے تھے اور مندرون کے لئے جاگیرین معاف کی
گئی تھین سیواجی نے بنارس سے بہت سے پنڈت بلاکر سنسکرت کی تعلیم کو بڑی رونق دی
تھی - دسہرہ کے روز تمام فوج دیکھی جاتی تھی اور ہر ایک سپاہی کے سامان کی فہرست تیار کی
جاتی تھی اگر اوسکی کوئی چیز کھوئی جاتی تھی یا گھوڑا مرجاتا تھا تو اوسکو سرکار سے دیاجاتا تھا تمام
مورخ اس بات پر متفق ہین کہ سیواجی کے راج مین رشوت بے ایمانی و بدمعاملگی بالکل نہین
تھی وہ بڑا منصف مزاج و باخبر تھا ہر یک قلعہ و ہر یک صیغہ و ہر یک محکمہ کی خبر اوسکو پورے
طور پر صحیح پہونچ جاتی تھی اوسکی بہادری کے بھی سب مورخ مداح ہین اور گو سخت مزاجی -
دشمنون کے لئے بیرحمی - دہوکا - فریب اور چالبازی روا تھی لیکن اگر اوسکے روزمرہ کیحالت
پر خیال کیا جاوے تو اوسکا اخلاق و سخاوت و قدرشناسی و محنت پر تعجب بھی ہوتا ہے

کہ کیسا اجتماع ضدین تہا کیسی چہوٹی سی حالت سے شروع کیا اور اخیر کو اپنے تئین اور اپنی قوم کو کسحالت
پر پہونچا دیا - ایک مسلمان مورخ لکہتا ہے کہ گو سیواجی سرکشی و لوٹ و مردم آزاری برابر کرتا تہا
مگر اوس مین کوئی کمینہ پن نہین تہا وہ مسلمانون کی عورتون و بچون کی جب وے اوس کے
ہاتہہ مین پہونچ جاتے تہے برابر حفاظت کرتا تہا کبہی اون کی بے عزتی نہین کرتا تہا عورو
اورنگ زیب کہتا ہے کہ وہ بڑا جوانمرد تہا میری فوج اونیس برس تک اوس سے لڑتی
رہی اور ہمیشہ اوسکی ریاست مین ترقی ہوتی رہی - سیواجی کی راے مین دنیا کو چہوڑکر جنگل
مین جانے سے فرض انسانی پورا نہین ہوتا چنانچہ جب اوس نے سنا کہ دونکاجی دنیا کو چہوڑنا
چاہتا ہے تو اوس نے لکہا کہ اپنا کام اچہی طرح سے انجام دینا سستی کو دور کرنا کم ہمتی اور غم
اپنے پاس نہ آنے دینا اپنی رعایا کی حفاظت کرنا فوج کو اپنے قابو مین رکہنا اور مناسب طریقہ
سے کام لیکر نام پیدا کرنا انسان کا بڑا فرض ہے" - عورتون کی بیحرمتی کی طرف اوسکی اسقدر
سخت نگاہ تہی کہ جب اوسکے بیٹے سمبہاجی نے ایک برہمن کی لڑکی پر بری نظر ڈالی تو اوسنے
اوسکو فوراً قید کر دیا - سیواجی دوسرون کے مذہب مین کبہی مداخلت نہین کرتا تہا مسجدون
مین مسلمانون کو نماز پڑہنے کی ویسی ہی آزادی تہی جیسیکہ ہندوؤن کو اور اسبات کا خافی خان
مورخ شاہد ہے - مردم شناسی اوسکی اس سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ دشمنون کی فوج سے لوگ
اوسکے یہان آتے تہے اوسکی فوج سے کوئی دشمن کی فوج مین نہین جاتا تہا - راماین و مہابہارت
اور اور کہتاؤن کے سننے کا ایسا شوقین تہا کہ جہان کہین دس بیس کوس پر بہی کتہا ہوتی
ہتی یا شاستر آرتہہ ہوتا برابر پہونچتا تہا اور اپنا پوجا پاٹ نت کرم برابر کرتا تہا - ۱۵ - اپریل سنہ ۱۶۸۰ع
مین ۵۳ برس کی عمر مین سیواجی یکایک مرگیا مگر اوس کا نام ہمیشہ ہندوستان مین یادگار
رہیگا ایسا شخص جو چالیس برس تک ہندوستان کے بڑے بڑے بہادرون و راجاؤن

اور بادشاہون کا مقابلہ کرتا رہے اور جسکے سامنے پہاڑ۔ دریا۔ سمندر۔ جنگل۔ درند وپرند کچھہ نہ ٹہرین جو اپنی موت کو کچھہ نہ سمجھے اور جو ایک ناچیز قوم کو بہت کچھہ کر دکھاوے وہ واقعی مین معمولی شخص نہین ہوسکتا اور اوسکی جسقدر صفت کی جاوے بجا ہے۔

سیواجی کے جانشین۔

بعد سیواجی کے اوس کا بیٹا سمبھاجی ہوا مگر وہ عیش وعشرت مین مشغول رہا اور انتظام کی لیاقت مطلق نہین رکھتا تہا اِسلیئے اوس کیوقت مین سیواجی کی سلطنت کا انتظام بگڑنے لگا اور ہرطرف غدر مچ گیا اور آخرش سمبھاجی اورنگ زیب کے ہاتھہ مین پڑگیا اور اوس نے اوسکی آنکھین نکالکر اوسکو مرواڈالا اوس کا بیٹا ساہوجی بھی اورنگ زیب کے قبضہ مین آگیا تہا مگر اوس نے بادشاہ کی اطاعت قبول کرکے رہائی پائی اوس نے بہی اپنی زندگی کو عیاشی مین کہو دیا مگر اوسکے وقت مین چند لوگ مرہٹون مین ایسے پیدا ہوگئے تہے کہ جنہون نے باوجودیکہ اُن کے پاس کوئی سامان نہین تہا اپنے ملک کو مسلمانون سے چہین لینے کا عہد کیا اُن کا سردار سیواجی کا چہوٹا بیٹا راجہ رام تہا کہ جسمین بہادری اور فراخ دلی اور لوگون مین اپنا اعتبار بڑہانے کی لیاقت غایت درجہ کی تہی اسی وقت مین بالاجی وشوناتہہ ساہو کا پیشوا یعنے دیوان ہوا مگر رفتہ رفتہ وہ کل مرہٹون کا سردار ہوگیا بالاجی وشوناتہہ نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے سب سے پہلے ریاست کا انتظام کیا اور لوٹ مار کو بند کردیا پہر ساہو اور مرہٹون کے دیگر سردارون مین سلوک کرا کر وہ جماعت کہ جسکا نام مرہٹہ کون فیڈریسی Marahtta Confederacy ہوا قایم کی اس جماعت نے اتفاق باہمی سے تابع کرنے کا عہد کیا اور دس برس مین ہی مرہٹون کو پہر فروغ ہوگیا یہانتک کہ شاہان دہلی بہی اونکو ماننے لگے اور دہلی کے سردار جو سلطنت کے لیئے لڑتے تہے اونکی مدد ڈہونڈہنے لگے بالاجی نے سیواجی کے طریقہ انتظام کو از سر نو

قایم کیا صرف اوسمین اتنی ترمیم کی کہ بڑے بڑے افسرون کے منصب اور اختیارات برابر کر دیئے یہ ہی انتظام سو برس تک چلا آیا اور اسی کی بدولت مرہٹون نے گجرات ۔ مالوہ ۔ بندیلکھنڈ ۔ اڑیسہ ۔ گنڈاون ۔ نیمار ۔ کرناٹک کو فتح کر کے راجپوتانہ اور دہلی مین اپنا قابو جمایا اور بادشاہون تک کو اپنی مرضی کے موافق تخت پر بیٹھایا اور تخت سے اوتارا ۱۷۱۸ء مین بالاجی نے سیدون کی مدد پر ایک فوج بھیجی اور ۱۷۲۰ء مین اوس نے دکھن کی آمدنی سے چوتھ یعنی چہارم حصہ وصول کرنے کا فرمان شاہ دہلی سے حاصل کیا اوسی کیوقت مین مرہٹون کو پونہ اور ستارہ کے پاس کے ملک کا حاکم مانا گیا بالاجی نے اپنی خوش لیاقتی سے اپنے تئین مالک نہ سمجھا بلکہ ساہوجی سیواجی کے پوتے کو ظاہرہ مالک بنا کر سب کام اوسکے نام سے کیا چوتھہ اور سردیش مکھی کا وصول کرنا اسطرح پر تقسیم کیا کہ سردارون مین آپسمین جھگڑا نہ ہو فوج کے ساتھہ ایک بڑا دفتر حساب کتاب کا از نام صدر فرنس یعنی (صدر فردنویس) قایم کیا اور ہر لشکر کے ساتھہ اوس دفتر کا نائب متین کیا گیا یہ لوگ تمام لشکر کی کارروائی کے نگران رہتے تھے اور اونکو ڈاک دار کہتے تھے اور وہ بلا منظوری صدر دفتر کے برخاست نہین ہو سکتے تھے اون کا کام تھا کہ جو کچھہ بے ضابطگی لشکر مین دیکھین اوسکی صدر کو رپورٹ کرین یہ سلسلہ مثل اوس سلسلہ حساب کتاب کے ہی کہ جو انگریزی گورنمنٹ مین اب جاری ہے ۔ بالاجی کے بعد دوسرا پیشوا باجی راؤ ۱۷۲۱ء سے ۱۷۴۰ء تک ہوا اور اوس نے مالوہ اور اوس ملک کو جو نربدا سے چنبل تک ہے مغلون سے چھین لیا اور بائی سن کو پورچوگیز لوگون سے فتح کیا تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ نے جو ۱۷۴۰ء مین ہوا تمام سلطنت مغلیہ مین تہلکہ پھیلا دیا اور چار ونطرف حملے کرنے شروع کئے اور بنگال مین لوگ مرہٹون کے نام سے اتنے ڈرنے لگے تھے کہ مرہٹہ ڈچ Mahratta Ditch یعنی مرہٹون کی خندق جو

کلکتہ کے پاس ہے اوس کے باہر نہین جاتے تھے - اِس عرصہ مین مرہٹون کی دو شاخین ہوگئین ایک پونہ مین اور دوسری برار مین چنانچہ برار کے مرہٹون نے بنگال تک پہونچکر وہان کے صوبہ سے چوتھ لی اور پونہ کے مرہٹون نے پنجاب تک اپنا دخل کر لیا پہر ۱۷۶۱ع مین احمد شاہ ابدالی کے ساتھہ پانی پت کی لڑائی مین مرہٹے مغلوب ہوئے - بعدہ جیساکہ ہندوستان مین ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے دونون ریاستون مین نفاق ہوا اور آپسمین جنگ وجدل کی نوبت پہونچی ۱۷۶۱ع سے پہلے سندہیا اور ہلکر دو اور شاخین مرہٹون کی سلطنت کی قایم ہوگئی تہین اور اونہون نے اپنا اپنا قبضہ اندور اور گوالیار مین جما لیا پس گو پیشوا حاکم رہا لیکن ناگپور مین بہونسلون کا خاندان گوالیار مین سندہیا اندور مین ہلکر اور بڑودہ مین گیکوار قابو یافتہ ہوگئے ۱۷۷۲ع سے پیشواؤن کا اقبال گھٹنے لگا اور یہ پانچون ریاستین بڑہنے لگین اِن مین سے ہلکر جو گڈریہ تہا اور سندہیا جو کفش بردار تہا بہت بڑہ گئے تہے اور پانی پت کی لڑائی سے دس برس کے اندر اونہون نے مالوہ مین اپنا راج قایم کرکے راجپوتون جاٹون اور روہیلون کے ملکون کو پنجاب سے اودہ تک اپنے قبضہ مین کر لیا اور شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر برائے نام اپنا قیدی بناکر رکہا ہلکر اور سندہیا کے خاندان مین بہت سے شخص لایق ہوئے ہین اون مین سے مادہوجی سندہیا بڑا مدبر اور نہایت درجہ کا لایق بہادر تہا اوس نے اپنے وقت کے لوگون کی عادتون اور خیالات مین انقلاب پیدا کردیا اوسکے خیالات بہت صاف اور معقول تہے وہ اپنے منشا سے کبہی غافل نہین ہوتا تہا - یہ شخص سنہ ۱۷۴۳ع مین پیدا ہوا تہا پانی پت کی لڑائی کے وقت اوسکے تمام بہائی مر چکے تہے اور وہ راستہ مین اکیلا پڑا رہ گیا بدن پر بہت سے زخم لگے تہے اور اگر ایک بہشتی وہان سے اوسکو اوٹہا کر نہ لاتا تو وہ وہان ہی مر جاتا اس لڑائی مین اوسکو یہ سبق ملا کہ فوج کا انتظام باقاعدہ ہونے سے

فتح ہوسکتی ہے چنانچہ اوس نے کل مرہٹون کے رسالہ کو باقاعدہ الگ الگ کمپنیون مین
تقسیم کرکے ہر ایک کو تلوار اور بندوقین دین اور اپنے توپخانہ کو درست کیا اور تمام فوج
کو فرانسیسی اور انگریز حاکمون کے تابع کیا برای نام وہ پیشوا کا نوکر تہا مگر دراصل وہ ایک خودسر
حاکم تہا کہ جسکی ریاست ہندوستان مین سب سے زیادہ زبردست تہی شاہ دہلی اوس کی پناہ
دہونڈہتا تہا راجپوت اوس سے لڑنے کے قابل نہین تہے اور اوس نے ۱۷۹۳ع مین پیشوا
اور سالبائی کا عہدنامہ کرایا - جب غلام قادر نے شاہ عالم کو بہت تنگ کرکے اوسکی انکہین
نکال لین تو اوس نے مرہٹون کی مدد چاہی چنانچہ سندہیا اوسکی مدد پر پہونچا اور بادشاہ کو اپنے
قابو مین کرکے غلام قادر کے ساتہہ وہی سلوک کیا جو اوس نے بادشاہ سے کیا تہا - ڈیبوین جسنا
اپنی یادداشت مین لکہتے ہین کہ گو مغلون کا زوال بہت ہوگیا تہا مگر مرہٹے اونکے نام کا ادب
کرتے تہے لیکن دراصل شاہ دہلی مرہٹے ہی تہے مادہو راؤ نے اپنی عادتون کو ہمیشہ سادہ رکہا
اور اپنے اختیار پر فخر نہ کیا - یہ شخص اپنے مزاج پر قادر اور مصیبت مین ہمیشہ ثابت قدم تہا اوسکے
نیک برتاؤ اور ایمانداری پر اوسکے ماتحتون کو بڑا اعتبار تہا وہ لڑائی مین بہی ایسا ہی بہادر تہا
جیسیکہ انتظام ملک مین لیئق تہا - اوسکا یہ منشا تہا کہ ادہر انگریزون سے اور ادہر مرہٹہ
کونفیڈریسی سے علیحدہ رہکر خود اپنی حکومت قایم کرے پورا نہ ہوا مگر تمام انگریز مورخ مثل جناب
سر ولیم ہنٹر و سر الفریڈ لائل صاحب اس بات پر متفق ہین کہ وہ بڑا بلند نظر - مدبر اور بہادر تہا اور
اوس نے فوجون کا وہ باقاعدہ سلسلہ کہ جنمین یوروپین افسر اور عمدہ توپخانہ تہا جاری کیا کہ جس
کی بدولت مرہٹے بمقابلہ انگریزون کے اسقدر عرصہ تک لڑ سکے -

اہلیہ بائی - اسی عرصہ مین رانی اہلیہ بائی اندور مین ہوئی کہ جسکو مالوہ کے لوگ اوتار مانتے
ہین اور اوسکے زمانہ کو ست یگ کہتے ہین اہلیہ بائی کی گدی اندور مین اب تک پوجتی ہے -

سنہ ۱۷۶۵ء مین ملہار راؤ ہلکر کی وفات کے بعد اوسکا پوتا مالی راؤ راجہ ہوا مگر وہ تہوڑے روز حکومت کرکے مرگیا اوسکی مان اہلیہ بائی نے جو پہلے گوشہ نشین رہتی تہی جب یہ دیکہا کہ ریاست کا انتظام کرنے والا کوئی نہین ہے تو اوس نے خود انتظام کو اپنے ہاتہہ مین لیا اور تمام رشوت خوار اور ظالم اور غافل عہدہ دارون کو ریاست سے نکالدیا اس پر گنگادہر یشونت جوراج کا پنڈت تہا سخت ناراض ہوا مگر اہلیہ بائی نے اوس سے یہ کہا کہ آپکی مین مذہبی معاملات مین اطاعت کرونگی مگر ملکی معاملات مین آپ دخل ندین اس پر گنگادہر نے راگہوداد اور اور لوگون کو جو قابو یافتہ تہے اپنے ساتہہ ملاکر اہلیہ بائی کو ایک چٹہی اس مضمون کی لکہی کہ تم عورت ہو جب ایک طرف سے انگریز اور دوسری طرف سے راجپوت حملہ کررہے ہین تو تمہین گدّی پر نہین رہنا چاہیئے مگر اہلیہ بائی اس بغاوت کے لئے ہمیشہ تیار تہی اور اُسنے راگہوداد کو لکہا کہ مین تمکو بغاوت کرنے نہین دونگی مین رانی ہون اور قوم سے مرہٹن ہون تم ہوشیار رہو اور مین تمکو ابہی قید کردونگی چنانچہ اہلیہ بائی کے افسرون نے راگہوداد کو قید کرلیا مگر جب اوس نے معافی مانگی اور اطاعت قبول کی تو وہ رہا کردیا گیا پہر اوس نے راجپوتون کے ساتہہ ملکر اندور پر حملہ کرانے کی کوشش کی اور راجپوت اندور پر چڑہ آئے۔ اہلیہ بائی نے اسکی خبر پاتے ہی توکاجی راؤ اپنے سپہ سالار کو پہلے بہیجا اور پہر خود فوج لیکر لڑنے لگی اس پر راجپوت بہاگ گئے اور اہلیہ بائی کی ریاست پر پہر کسی نے آنکہہ اوٹہاکر نہ دیکہا اہلیہ بائی جیسے کہ لڑائی مین بہادر تہی ویسے ہی انتظام ملک مین بہی باخبر تہی اوسکے وقت مین ریاست مین ٹہگ اور ڈاکو بہت تہے چنانچہ اوس نے دربار مین یہ کہا کہ جو کوئی ریاست کو ان لوگون سے پاک کردیگا اوسکو مین اپنی بیٹی بیاہ دونگی۔ یشونت راؤ نے اس بات کو اپنے ذمہ لیا اور چوری اور ڈکیتی یک قلم ریاست اندور سے بند کردی اہلیہ بائی انصاف کی طرف پوری نظر

رکہتی تہی لایق آدمیون کو حاکم عدالت مقرر کرتی تہی اور سب اپیل آپ سنتی تہی اوسکے وقت
مین کوئی افسر رعایا پر ظلم نہین کرسکتا تہا ایک دفعہ بیسیا گانون مین پرکم داس ایک مالدار
بیوپاری ایک بیوہ چہوڑکر مرگیا اوسکی بیوہ متبنی کرنا چاہتی تہی مگر ریاست کے افسرون نے اوسکو
متبنی کرنے سے اس غرض سے روکا کہ اوس کا مال ریاست کو ملجاوے مگر اہلیہ بائی نے
اپنے افسر کو بلاکر سخت ملامت کی اور عورت کو متبنی کرنے کی اجازت دی دوسری مرتبہ پہر
للتا داس اور بیرم داس دو بڑے مالدار لوگون کی عورتون نے آکر اہلیہ بائی سے کہا کہ ہم
تیرتہہ جاترا کو جاتے ہین آپ سب ہماری دولت لے لیجے۔ اہلیہ بائی نے جواب دیا کہ بہنون
مین تمہاری عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون میرے پاس بہت دولت ہے مجہے دولت کی
پروا نہین ہے تم اس روپیہ سے جہان پانی نہین ہے وہان تالاب بنواؤ اور لوگون کے
لیئے دہرم سالہ وغیرہ بنواؤ۔ اہلیہ بائی خود شان وشوکت سے نہین رہتی تہی اوسکی پوشاک
بہت ہی سادہ ہوتی تہی جتنا روپیہ آتا تہا وہ سب خیراتی کامون اور رفاہ عام مین جاتا تہا
کوئی گانون اوسکی ریاست کا ایسا نہین تہا جہان اوس نے تالاب یا کنوان یا دہرم سالہ
نہ بنائی ہو وشنو پاد کا مندر جو گیا مین سب سے مشہور ہے اوس نے بنوایا تہا اور جب تک
وہ مندر رہیگا اہلیہ بائی کا نام قایم رہیگا بنارس، چیتر کوٹ وغیرہ تیرتہون مین اہلیہ بائی کے
بنائے ہوئے آشرم اب تک موجود ہین اور اونکے متعلق کافی آمدنی جائداد کی مقرر ہے اس
نے پرندون اور حیوانون کے لیئے اپنے قلمرو مین چرنے اور پہرنے کی جگہہ بنائی اور بوڑہے
اور بیمار حیوانون کے لیئے پنجرہ پول قایم کی ۱۷۹۵ء مین اہلیہ بائی مرگئی اور اوسکی وفات کا
نہ صرف اوسکی قوم نے بلکہ تمام ملک نے رنج مانا۔ اندور کا دربار اب تک اہلیہ بائی کا دربار
کہلاتا ہے مالوہ کی تاریخ مین کوئی وقت ایسا نہین ہوا کہ جب لوگ ایسے خوش ہون کہ جیسے

اہلیہ بائی کے وقت مین تھے وہ خوبصورت نہین تھی مگر اوسکے چہرہ پر ایشور کا تیج بہت تھا

مرہٹون کی مذہبی کارروائی

مرہٹے راجاؤن مین یہ قاعدہ تھا کہ نہ صرف رعایا کی حفاظت کرین بلکہ اُن کی دہرم اور کرم کے بھی نگران رہین چنانچہ سیواجی کیوقت مین اشٹ پردہان یعنی آٹھہ وزیرون مین جو پنڈت راؤ ہوتا تھا اوسکا یہ کام تھا کہ جو اشخاص کہ دہرم کے خلاف چلین اونکو سزا دے وہ آچار بیوہارا اور پرایشچت سے متعلق جتنے کاغذات ریاست کی طرف سے جاری ہوتے تھے اُن پر دستخط کرتا تھا اور جتنے فاضل اور لائق پنڈت وہان پر آتے تھے اونکی مہمان نوازی کرتا تھا یہ عہدہ صرف کاغذی نہین تھا بلکہ دراصل اُس سے کام لیا جاتا تھا چنانچہ ایک آگیا پتر مین جو سنہ ۱۷۱۱ء مین راجہ شمبھو چھترپتی کولہاپور کی طرف سے جاری ہوا یہ لکھا گیا تھا کہ راجہ کا فرض ہے کہ ادہرم کو اپنی رعایا سے دور کرادے پس وہ لوگ جو ناستک ہون یا جنکے خیالات دہرم کے خلاف ہون وہ ریاست مین نہ رہنے پاوین اور اگر وہ کہین ملین تو اونکی تحقیقات کرکے سزا معقول دیجاوے باجی راؤ پیشوا کے وقت مین ایک حکم ریاست کی طرف سے جاری ہوا کہ کوئی برہمن پرانت وائی مین لڑکی کی شادی مین نہ روپیہ لے نہ دے نہ کوئی ایسے معاملہ مین دخل دے اور جو کوئی اس معاملہ مین دخل دے یا روپیہ لے یا دے تو اوسکو سزا دیجاوے۔ پیشواؤن کے وقت مین جو عورت کہ بدچلن ہوتی تھی اوسکو عجیب طرح پر سزا دیجاتی تھی چنانچہ تلی گانون مین ایک برہمن عورت ایک مسلمان کے ساتھہ رہتی تھی وہان کے برہمنون نے پونا مین جاکر ناتا فرد نویس سے شکایت کی اور اونہون نے یہ معاملہ پنچایت کے سپرد کیا مگر پنچان نے رشوت کہاکر مسلمان کے حق مین فیصل کردیا برہمنون نے نہ مانا اور وہ روز روشن مین مشعلین لیکر پیشوا کے خیمہ کے سامنے جا بیٹھے پیشوا نے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین اونہون نے کہا کہ جب تمہارے یہان اندھیر ہے

تو ہم مشعلین جلا کر آئے ہین اس پر پیشوا نے تحقیقات کی اور جب عورت کا جرم ثابت ہو گیا
تو مسلمان کو تو گدہے پر چڑہا کر پہلے پونہ کے بازارون مین پھرایا اور پہر ہاتہی کے پاؤن سے
دبا کر مروا ڈالا اور عورت کو جلا وطن کر دیا۔ سیواجی کے وقت مین جیسے کہ ہندو راجاؤن کا
راج ابہی ٹہیک ہوتا تہا کیا گیا اوس زمانہ مین مرہٹے لوگ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین اسقدر
صرف کرنے لگے تہے کہ رام شاستری نے مادہو راؤ پیشوا سے یہ کہا کہ جب آپ چہتریون کا
کام کرتے ہین تو آپ اپنا وقت سندہیا وغیرہ مین کم دین یہ ہی نصیحت اونکی دادی گوپکا بائی
نے بہی کی تہی۔ ازدواج بیوگان و سمندری سفر کی نسبت پیشواؤن کے خیالات بہت آزاد
تہے پرسرام بہاؤ پٹوار دہن ایک سردار کی بیٹی سات آٹہہ برس کی شادی کے دو ہفتہ بعد
بیوہ ہو گئی پرسرام نے رام شاستری سے جو اوس زمانہ مین مشہور شاستری تہا مشورہ کیا اور اُس
نے یہ راے دی کہ لڑکی کی شادی پہر ہو سکتی ہے چنانچہ یہ معاملہ بنارس کے پنڈتون کے روبرو
پیش کیا گیا اور اونہون نے بہی یہ ہی راے دی کہ شادی ہو سکتی ہے لیکن پرسرام بہاؤ نے
اس وجہ سے کہ ایسا کرنا خلاف رواج ہوگا اوس شادی کو نہین کیا سنہ ۱۷۶۶ع مین راگہو دادا
کے وقت مین دو برہمن انگلستان گئے جب وہ واپس آئے تو اُن سے پرائشچت کرا کے
ذات مین داخل کر لیا گیا اور یہ بات مان لی گئی کہ جو لوگ غیر ملکون کو جاوین وہ برادری سے
خارج نہ ہون اوس زمانہ کے مرہٹے برہمنون مین شادی صغیرسنی کا رواج تہا۔ شوہرون کے
مرنے کے بعد عورتین ستی ہوتی تہین مگر گو برہمنون کا بڑا زور تہا تاہم ذات کے قاعدون کی
پابندی مین ایسی سختی نہین تہی کہ جس سے قوم کی ترقی مین ہرج واقع ہو۔ چنانچہ آنریبل جہادیو
گوبند رانا دی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہین کہ نام دیو رامداس۔ ایکناتہہ گیان دیو وغیرہ
کی اصلاحون کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرہٹون مین علم ادب مفید پیدا ہو گیا ذات کی سخت قید دور ہو گئی

شودرون کا رتبہ اتنا بڑہ گیا کہ وہ مثل برہمنون کے مانے جانے لگے عورتون کی حالت مین
بہتری ہوگئی قوم مین رحم کو زیادہ دخل ہوگیا اور دوسرون کے مذہبی عقائد پر دست اندازی
کرنے کی عادت کم ہوگئی مسلمانون کے ساتہہ صلح اور اتفاق رکھنے کی عادت بڑہ گئی رسوم
ظاہری کو بمقابلہ تدیا و دہیان و بہکتی کے فروغ نہین رہا اور عام طور پر قوم اپنی لیاقت اور
کارگزاری مین ایسی حالت پر لائی گئی کہ جس سے وہ اپنی سلطنت پہر قایم کر سکے۔ (رایز آف
دی مرہٹہ پاور صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۲)

اہلیہ بائی اور مادہوجی سندہیا کے بعد مرہٹون کا زوال ہی ہوتا گیا اور اون مین کوئی ایسا
لایق آدمی نہوا کہ جو اپنا نشان ہندوستان کی تاریخ پر چہوڑے۔ سندہیا۔ ہلکر۔ گیکوار کے
خاندان اب تک موجود ہین اور اون مین کوئی کوئی لایق آدمی ہوئے مگر ایسے نہین کہ جنکی
لیاقت یا تدبیر کا اثر تمام ملک پر ہوا اور پیشوا کے خاندان معدوم ہوگئے اور اونکے علاقہ
انگریزی سلطنت مین داخل ہوگئے۔ سیواجی کا بہی خاندان باقی نہین رہا اور ستارہ مین بہی
انگریزی حکومت ہے۔ اس قوم کے زوال کا باعث عیاشی یا کاہلی نہین ہوا بلکہ آپس کے
بغض اور بے اعتباری زیادہ تر ہوئی۔ اگر ان لوگون مین سیدہا برتاؤ اور راستبازی ہوتی
تو جیسا کہ انگریز مورخ کہتے ہین وہی ہندوستان کے مالک ہوتے۔

سکہون کی ابتدائی حالت۔

سکہون کی ابتدائی حالت کا کچہہ تذکرہ پہلے کیا گیا ہے گورونانک کے
بعد گورو ارجن سنگہ نے اونکی اور اور مہاتماؤن کی تحریرات جمع کرکے
ایک گرنتہہ بنایا جسکو آدی گرنتہہ کہتے ہین مسلمانون نے اونکے مسلمان کرنے کی بڑی کوشش
کی مگر یہ لوگ اپنے دہرم پہ ہمیشہ قایم رہے اور سخت مصیبت برداشت کی مگر اپنے عقیدہ سے
نہ ہٹے چنانچہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر کو جو سکہون کے گورو تہے بلوا کر کہا کہ یا تو مسلمان

ہو جاؤ یا کرشمہ دکہلاؤ اوہنون نے دونون باتون سے انکار کیا اورنگ زیب نے بہت سا
لالچ دیا اور کہا کہ میری سلطنت مین پیر ہو جاؤ گے لیکن وہ اوسکو خیال مین بہی نہ لائے اور
بیدہڑک قیدخانہ مین چلے گئے وہان پر جاکر اوہنون نے یہ پڑہا کہ ؎

چنتا تا کی کیجیئے جو ان ہونی ہوئے
یہ مارگ سنسار کا نانک تہر نہین کوئے
جو اوپجیو سو بنس ہی پرو آج کہ کال
نانک ہرگن گائی چہاڈ سکل جنجال

چیت چرن کنول کا آسرو چیت چرن کنول سنگ جوڑئے
من لوچی برایئیان گور شبدین آیہ ہوڑئے
بانہہ جنہا ندہی پکڑئے سر دیجئے بانہہ نہ چہوڑئے
گورو تیغ بہادر بولیا دہرپئے دہرم نہ چہوڑئے

اِس پر اورنگ زیب کو اور بہی غصہ آیا اور اوس نے تیغ بہادر کا سر کٹوا دیا اور پہر اُن کے
دو مریدون مین سے جو باپ بیٹے تہے قیدخانہ مین جاکر باپ نے اپنے تئین مار کر ڈالدیا اور
اور اپنی بجائے تیغ بہادر کی لاش لڑکے سے اوٹہوادی اور بادشاہ کو اسکی خبر تک نہ ہوئی
تیغ بہادر کے بعد وزیر خان ناظم نے گورو گوبند سنگہ کے دو چہوٹے لڑکون کو مسلمان کرنا
چاہا مگر اوہنون نے منظور نہ کیا اور اوس سے کہا کہ ہم گورو نانک جی کی گدی پر ہین ہمکو اپنا
سر دینا منظور ہے تمہارے جی مین آوے وہ کرو چنانچہ ناظم نے اُن دونون لڑکون کو
دیوار مین چنوا دیا مگر وہ مطلق نہ ڈرے۔ آورنگ زیب اور اوس کے جانشینون کی ایسے
ہی متعصب اور ظالم برتاؤ سے اِس قوم مین وہ جوش جنگی پیدا ہو گیا کہ جس سے وہ آج تک
ہندوستان کی بہادر قومون مین شمار کی جاتی ہے اِن کے پاس نہ روپیہ کا زور تہا نہ
حکومت تہی اِن کے دشمنون کی تعداد بمقابلہ اِن کے سیکڑون درجہ زیادہ تہی تاہم محض دہرم
کا سہارا لیکر اوہنون نے اپنے دلون کو مضبوط رکہا اور جسقدر کوشش اُنکے دبانے کی کیگئی
اُتنے ہی وہ آگے بڑہتے گئے۔ گورو گوبند سنگہ کے جانشین گورو باندا نے اورنگ زیب

کے جانشینون کی فوجون کو کئی بار شکست دی مگر وہ ۱۶۱۷ء مین گرفتار ہوکر دہلی کو لایا گیا اور
پہلے اوس کے ہاتھہ سے اوسکا بیٹا مروایا گیا اور وہ پہر نہایت بیرحمی سے مارا گیا ۱۷۶۱ء تک
سکھہ لوٹ مار کرتے رہے اور اس سال مین اونہون نے احمد شاہ کے نائب زین خان حاکم سرہند
پر فتح پاکر ستلج کے اوس پار کی ریاستون کے کہ جو اب تک قایم ہین تہین قایم کرنے کی بنیاد
ڈالی تاہم مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت تک انکی حکومت کو وہ زور جو بعد کو ہوا نہین ہوا پس
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے ساتھہ ہی سکھون کا فروغ اور زوال سمجھنا چاہیئے —

مہاراجہ رنجیت سنگہ سردار مہان سنگہ کے بیٹے ۱۷۸۰ء مین پیدا ہوئے تہے وہ قوم
کے سانسی جاٹ تہے اور منجملہ بارہ مثلون یعنی جرگون کے جنمین اوسوقت کے سکھہ منقسم تہے
وہ شکرچکیا کے جرگہ مین تہے یہ سب فرقے ایک دوسرے سے برابر لڑتے رہتے تہے ۱۷۹۲ء
مین جب انکے باپ مرے تو اونکی ساس رانی سداکنور نے اونکی ریاست کو اپنے ہاتھہ مین لیلیا
پہلے اونہون نے سردار جیسا سنگہ کے قلعہ میانی پر جو دریای بیاس پر واقعہ تہا حملہ کیا مگر کامیاب
نہ ہوئے پہر اونہون نے اپنی ساس سے اپنے تئین علیحدہ کرنے کی کوشش کی ۱۷۹۷ء مین شاہ
زمان احمد شاہ کا پوتا پنجاب پر چڑہ آیا اور اوس نے لاہور کو لے لیا اوسوقت کچھہ سکھہ افغانون
کی فوج کے پچھلے حصہ کو لوٹتے رہے اور کچھہ نے شاہ زمان کی اطاعت قبول کی رنجیت سنگہ
بہی مثل اور سکھون کے ستلج کے جنوب کے ملک کو لوٹتا رہا اور جب شاہ زمان افغانستان کو واپس
گیا اور اوسکی بارہ توپین دریای جہلم کی طغیانی کی وجہہ سے پہنس گئین تو اوس نے رنجیت سنگہ
سے یہ اقرار کیا کہ اگر تم ان توپون کو میرے پاس بہیجدو گے تو مین تم کو لاہور کا شہر اور ضلع اور
راجہ کا خطاب دونگا رنجیت سنگہ نے ایسا ہی کیا اور آٹھہ توپین شاہ زمان کے پاس بہیجدین
شاہ زمان نے اپنا اقرار پورا کیا مگر رنجیت سنگہ کو لاہور اپنے قوت بازو سے حاصل کرنا پڑا لاہور